بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا۔ اس سورۂ فاتحہ کے نازل
ہونے کا سبب مولانا یعقوب چرخی نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے یوں بیان کیا ہی کہ یہہ سورہ مکے میں نازل ہوا اور اسکی حقیقت یہہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ یا محمد
اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونیکے تخت پر آسمان و زمین کے درمیان معلق کھڑا ہی
میں اس آواز سے ڈر کر بھاگتا تھا جب ایسا معاملہ کئی بار ہوا ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی
بی بی خدیجہ علیہا السلام کا تھا وہ انجیل اور توریت کے علم سے خوب واقف تھا اور اسنے
نصارا کے عالموں سے بہت علم حاصل کیا تھا اسنے یہہ بات کہی کہ جب وہ آواز سنو مت بھاگو
اور کان لگا کر سنو کہ کیا کہتا ہی ویساہی میں نے کیا جب پھر آواز آئی کہ یا محمد میں نے کہا لبیك
اسنے کہا میں جبرائیل ہوں اور تو اس امت کا نبی پھر کہا * اشهد ان لا اله الا الله
واشهد ان محمدا عبده ورسوله * پھر کہا کہہ الحمد لله تا آخر سورہ یہہ فائدہ دوسری کتاب سے ہی۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب سارے جہان کا * الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۙ بہت مہربان نہایت رحم والا * مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ مالک انصاف کے دن کا *

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۞ تجھی کو ہم بندگی کرین اور تجھی سے مدد چاہین * اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۞ چلا ہمکو راہ سیدھی * صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۞ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۞ راہ انکی جن پر تونے فضل کیا نہ جن پر غصے ہوا اور بہکنے والے * فایدہ * یہہ صورت اللہ صاحب نے بندونکی زبان سے فرمایا ہی کہ اِس طرح کہا کرین جن جن لوگونے فضل کیا اُن سے چار فرقے مراد ہین نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین اور جن پر غصے ہوا اُن سے یہود اور گمراہونسے نصارا مراد ہین *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون عم سپارے کی تفسیر اللہ کے نام کی برکت سے جسنے ہمکو دنیا مین پیدا کیا اور روزی دی اور سب طرح کی نعمتین بخشین اور بخشنے والا ہی ہر مومن اور مسلمان کو آخرت مین اور بہشت مین لیجانیوالا ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عم سپارے مین پہلے سورت عم ہی مکے مین نازل ہوئی چالیس آیتین اور ایک سو تہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبری کی خلعت پہنی پیغمبر ہوئے اور حکم سے پروردگار حق تعالی کے مکے کے سارے آدمیونکو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور ایمان لانے کو فرمایا اور بت پوجنے سے منع کیا اللہ تعالی کی بندگی بجا لانیکے واسطے حکم فرمایا اور شرکت سے توحید کی طرف بلایا اور آیتین قران شریف کی سنائین آخرت کی حقیقت بیان کردی اور فرمایا کہ یہہ کلام اللہ کا ہی اُسوقت کے لوگ جو ان باتونکو سنکر ایمان لانے مسلمان ہوئے اور بہت لوگ جو کم بخت بد بخت تھے یہہ بات سنکر تعجب کرنے لگے اور بہت لوگونے نبی کی باتین قیاس کرکے انکار کیا اور آپس مین بیٹھکر اِن باتونکا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ یہہ کیسی بات ہی وہ جو محمد کہتا ہے اور کسطرح وہ پیغمبر ہوئے خدا کا کلام آسمان سے اُن پر کیونکر اُترا ہم سب ایک خدا کی بندگی کیونکر کرین اور آخرت کیونکر ہووےگی اور مردے سب کیونکر زندے ہووینگے قیامت کسطرح سے ہووےگی ایسی ایسی نادانی کی باتین آپس مین کہنے لگے اِن باتونکو سمجھانے کے واسطے جو کہ حضرت فرمانے تھے یہہ سورت اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا اِس سورے مین اللہ تعالی نے مومن مسلمانونکی اور کافر مشرکونکی حقیقت اور دنیا آخرت کا احوال اور بہت سا بیان فرمایا چھپے ہوئے بھید کو ظاہر کر دیا جو کوئی اُسکو بوجھے تو بہت سی دولت پاوے اللہ تعالی فرماتا ہی *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ * کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں یعنے آپس میں بات ٹھہرا اُنکی پیغمبر کو پوچھتے ہیں سوال کرتے ہیں اِس بات پر اشارت ہے کہ مکے کے رہنے والے قریش سب کئی برس سے جاہل ہو گئے تھے وہ لوگ حضرت ابراہیم اور اِسماعیل کی اولاد میں تھے پہلے دیندار مسلمان تھے پھر آخر کو نادانی آ گئی جاہل ہو گئے باپ دادے کی راہ رسم دین آئین طور طریق سب بھول گئے تھے مسلمانی کی باتیں بگڑ گئی تھی بتوں کو پتھروں کو درختوں کو پوجتے تھے اور دنیا کی بہتری کو بہتری جانتے تھے آخرت کی بھلائی برائی کی کچھ خبر نہ تھی اور یہہ سمجھتے تھے کہ دنیا کی برکت اور زیادتی مال اولاد کی اور سب کام کی انھیں بتوں کے پوجنے سے حاصل ہوتی ہے اِس خیال میں بہت سامان بتوں کے واسطے خرچ کرتے تھے اُونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے تھے اور حیوانوں کی طرح کھاتے تھے اگر دنیا کی خوبی اُنکے ہاتھ نہ لگتی تو برا جانتے اور آخرت کا عذاب ثواب درد دکھ سخت آگ میں جانا اور ہمیشہ کے آرام راحت اور عزت میں پہنچنا اور دوزخ بہشت کی خبر کبھی کسی سے نہیں سنتے تھے نادانی کے کوئے میں گمراہی کے بندی خانے میں پڑے تھے نافرمانی کرتے تھے کہ اِس درمیان میں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مہربانی فرما کر اور اپنے بندوں کو برے عذاب سے پھیر کر آرام و راحت کی دولت میں پہنچانیکے لیئے ایک اپنے بڑے پیارے بندے حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ و سلم کو سارے بندوں میں سے چنکر پسند کر کر اور سب طرح کی خوبیاں کمال بخش کر اور سب طرح کی مہربانیوں کے لایق کر اور سب طرح کے علم اور ہدایت دیکر اپنا رسول کیا آخر زمانہ کا پیغمبر کر بھیجا اور سب پیغمبروں کی ہدایت اور کار خانے کو اِس پیارے بندے اپنے محبوب کے اوپر تمام کر دیا اور دروازے پیغمبری کا قیامت تک سوائے اِنکے تمامی جہان پر بند کر دیا تو کوئی قیامت تک دعوی پیغمبری کا نکر سکے اور سب راہ ہدایت پر سوائے اِنکے سب پر قفل لگا دیا اگر کوئی چاہے کہ اللہ کے قرب کی دولت میں پہنچے ہمیشے کی خوبی حاصل کرے سو سوائے اِس ایک راہ کے کہیں نہ ہوئیگا جس کسی کو یہہ خوبی ملی ہے سو بھی ایک راہ سے ملی ہے پس جب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو اِس طرح کی پیغمبری دی اور کمالیت بخشی اور سب خوبیوں کے لایق کیا تب حکم فرمایا کہ تم خلق کو ہدایت کرو گمراہوں کو راہ بتاؤ جاہلوں کو

عالم کرو اور ناخبرداروں کو خبردار کرو غافلوں کو ہوشیار کرو سوتوں کو جگاؤ اندھوں کو سیدھی راہ
بتاؤ کہ یوں وہ لوگ سب جہالت کے اندھیارے میں گمراہی کے کوئے میں پھنس رہے ہیں
اُنکو علم کی روشنی اور ہدایت کے نور میں لے آؤ اور کفر سے ایمان میں اور شرک سے
توحید میں لے معرفت سے معرفت میں غفلت سے ہوشیاری میں بلاؤ ہمیشہ کی خرابی سے چھوٹنے کا
طور بتا کر ہمیشہ کی خوشی اور آرام و راحت کی راہ بتاؤ پھر اُس خاوند نے حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل کی معرفت جو بڑے مقرب فرشتے ہیں کتاب یعنی قرآن مجید
نازل کیا سب طرح کی نصیحتیں اور بہتیرے طریقے اس کتاب میں بندوں کے واسطے فرما کر بیان کر کر
چھپے ہوئے بھیدوں کو ظاہر کر دیا جب حضرت نے یہ دولت پائی تب حکم سے اللہ تعالیٰ کے
ہر کسیکو نیکی میں ہدایت کرنے لگے اور لوگوں کی طرف جا کے فرمانے لگے کہ میں خدا کا رسول ہوں
اللہ نے مجھکو تمہارے راہ بتانے کے واسطے پیغمبر کر بھیجا وہ خاوند سب کا پیدا کرنے والا اور
پالنے ہارا ہی اور آسمان و زمین کا بادشاہ مالک ہی اور جو کچھ اُس کے بیچ ہی سب کا پالنے والا
روزی دینے ہارا اور مارنے والا جلانے والا وہی ایک اللہ ہی دنیا اور آخرت سب اُسکے
اختیار میں ہی وہ سارے جہان کا بادشاہ مالک ہی کوئی اُسکا شریک نہیں اور کوئی اُسکے
برابر نہیں ہے سب دیکھنے ہو جسکو جو چاہے بخشے اور جسکو نہ چاہے نہ بخشے اور اول آخر کا بھید
اُسکو معلوم ہی کسیکی کچھ بات اُسکے آگے پوشیدہ نہیں ہر طرح کی قدرت اُسکو ہی اور وہ
خاوند سب طرح کے نقصان اور عیب سے پاک ہی اُس خاوند پر ایمان لاؤ سب کام اُسکا اچھا
ہی اور وہ عادل ہی اُسکا حکم قبول کرو اُسیکی بندگی بجالاؤ اُسے یاد کرو اور اُسکی بندگی میں
دوسرے کو شریک نکرو اور بت پرستی سے توبہ کرو اور کسیکے پوجنے سے کچھ فایدہ نہیں
دنیا آخرت کا فایدہ اُسیکی بندگی سے ہی سمجھ بوجھ کے دیکھو گمراہی سے راہ میں آؤ اور راہ
میں مت بھٹکو اور میرے اوپر ایمان لاؤ مجھکو سچا پیغمبر جانو میرا کہا قبول کرو اور ہر کام میں
ہر بات میں میرے تابع ہو رہو اور میں جو کہوں سو کرو اور جو منع کروں وہ ہرگز نہ کرو اور قرآن
کے اوپر ایمان لاؤ اور یقین جانو کہ یہ اللہ کا کلام ہی جبرئیل کی معرفت میرے اوپر نازل
ہوا ہی اُسکو پڑھو خوب سمجھو اُسکے مطابق عمل کرو تو تمہارا دنیا و آخرت میں بھلا ہوگا
اور آخرت کے اوپر ایمان لاؤ یقین کرو کہ مرنے کے بعد اللہ ساری خلق کو زندہ کریگا ایک

دوسری بار کے صور پھونکا جائیگا اُسکی آواز سے زمین آسمان سب پھٹ
جاوینگے سب خلق مر جاویگی نیست نابود ہو جاویگی سوا ذات پاک پروردگار کے کچھ چیز
باقی نہ رہیگی پھر جب وہ خداوند چاہیگا تو آسمان زمین پیدا کریگا اول آخر کے مردے سب
زندہ ہوونگے قیامت قایم ہوویگی اُس دن اللہ تعالی اپنے کو ظاہر کریگا اور ساری خلق کا
حساب کتاب ہوویگا اور ہر بندے سے اللہ تعالی سوال کریگا پوچھیگا دنیا میں تمکو پیدا کرکے
جان دل ہوش بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور کھانا پینا اور [illegible]
نعمتیں تمھیں اُن نعمتوں کا کیا کیا شکر بجا لایا اور کیا اچھا کام کیا پھر ان باتوں کو جتانے کے واسطے
تمہاری طرف نبی بھیجا کتابیں بھیجیں [illegible] کی خبر دی اور اچھی راہ بری راہ بتادی اور
دوزخ بہشت کی خبر دی کھول کھول کر کہہ دیا تھا کہ جو کوئی اللہ کے اوپر اور اُسکے رسول پر اور
کتاب پر ایمان لاویگا آخرت کو سچ جانیگا اور حکم کے مطابق عمل کریگا تو اُسکو بہشت میں
داخل کرونگا بہشت میں سب طرح کا آرام راحت عیش ہی کھانا پینا لذت مزا ہی ہمیشہ ہمیشہ
اُس آرام کے مقام میں رہیگا پھر کبھی وہاں مرنا نہیں اور جو کوئی ایمان نہیں لاویگا اور اُسکے
رسول کو سچا برحق نجانیگا امر و نہی کو شروع نہیں کریگا حکم کے مطابق کام نکریگا نافرمانی کرتا
رہیگا اور اُسکی کتاب پر ایمان نہیں لاویگا قرآن کو خدا کا کلام نہیں جانیگا آخرت کے اوپر
ایمان نہیں لاویگا اور دوزخ بہشت وہاں صراط حساب کتاب حوض کوثر عذاب ثواب اور جو کچھ
کہ اللہ نے اُس جہان کے واسطے پیدا کر مقرر کر رکھا ہی اور خبر بھی دی ہی جھوٹھ سمجھیگا اُسکو
دوزخ میں ڈالونگا دوزخ کے بیچ آگ ہی جلاتی ہی اور ہزاروں طرح کے عذاب ہیں کافر
مشرک منافق سب ہمیشہ اُس دوزخ کی آگ میں جلتے گلتے عذاب میں خواری میں خرابی میں
ہمیشہ گرفتار رہینگے پھر کبھی وہاں سے نجات پانیکا حکم نہیں ہوویگا اور جو لوگ کہ مومن
مسلمان ہیں اور متقی سنیچے پرہیزگار خدا رسول کے حکم پر قایم ہیں محکم ہیں اُنکے اوپر اللہ تعالی
فضل کرم فرماکر جانبخشیگا سب طرح کے غم فکر اور درد سے چھوٹ جاوینگے عزت حرمت سے
بہشت کے اندر داخل ہوونگے ہمیشہ کے آرام میں رہینگے اور کافر مشرک کو فرشتے سب اللہ کے
حکم سے بڑی سختی اور عذاب کے ساتھ برے حال سے خواری خرابی سے گھسیٹ کر
دوزخ میں ڈالینگے اور ساعت بساعت سختی عذاب کی اُن پر زیادہ ہوتی جاویگی اور

دوزخی سب دوزخ میں رو رو پکارینگے آہ و نالہ و واویلا کرینگے اور دم بدم موت مانگینگے
مرنیکی خواہش کرینگے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوگا اُن پر رحم نہیں کریگا بھوک پیاس درد دکھ
میں اور خواری خرابی میں سانپ بچھو ہزاروں طرح کی بلا میں ہمیشہ پڑے رہینگے اے مسلمانو
سمجھو تو آخرت میں ایمان داروں کے واسطے کیا فائدہ ہے اور بے ایمانوں کافروں کی کیا خرابی حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یے باتیں سمجھا کر پھر ڈرا کر کہا کہ میں تم سب کو خدا کی بندگی کی طرف
بلاتا اور دنیا آخرت کی خیر و خوبی کی دعوت کرتا ہوں کہ تم اگر ایمان لاؤ مسلمان ہو جاؤ
میرا حکم قبول کرو تو تمہارا دونو جہان میں بھلا ہوگا اور بے ایمانی و کفر و شرک سے دونو جہان
میں برائی ہی جب حضرت نے یہہ پیغام اللہ تعالی کی طرف سے کھول کھول کر کہہ دیے تمام
کر دیے سب جن لوگوں کو ہمیشہ کی دولت نصیب تھی ایمان لائے اور اُن باتوں کو غور کر کے
سمجھے یقین لائے اور حکم کے تابع ہو گئے سچے مسلمان ہوئے دنیا آخرت کی اور ہزاروں طرح کی
بزرگی بڑائی پائی اللہ رسول کی رضامندی حاصل کی اور جو لوگ کم بخت تھے سردار کہلاتے تھے
اپنے مال دولت اور مراد اولاد میں خوش تھے مغرور تھے غیر کے تابع ہوتے ہوئے شرماتے تھے اور
بہت سے لوگ اپنی احمقی اور نادانی سے اور جہالت کے سبب ان باتوں سے تعجب کرنے لگے
اور آپس میں بیٹھ کر ان باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک کہتا تھا کوئی کہنے لگا کہ محمد جو دعوی کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ میں پیغمبر ہوں اللہ نے مجھکو خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا یہہ کیسی بات ہے
ساری عمر ہم میں رہے وہ عبد اللہ کے بیٹے اور عبد المطلب کے پوتے ہیں یہہ کسطرح پیغمبر
ہوئے اور کوئی کہتا تھا کہ ہم نے تو کبھی محمد سے جھوٹی بات نہیں سنی یہہ بات بھی جھوٹ نہ
ہوگی پھر شبہ میں پڑتے اور دل اُن کا نادانی کے سبب سچی بات کو جھوٹ مقرر کر کے
قبول نہیں کرتا تھا اور کوئی کہتا تھا کہ محمد جو کہتے ہیں یہہ کلام خدا کا ہے بھلا پوچھو تو خدا کا کلام
آدمی کے اوپر کیونکر آویگا ہم میں بھی بہت لوگ بڑے بڑے دانا عقلمند ہیں ان پر کیوں
نہیں آیا جو ایک اُنھی پر آیا ہے اس میں معلوم ہوتا ہے کہ یے اپنی سمجھ سے آپ بنا بنا کر لاتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ یہہ کلام خدا کی طرف سے اُترا ہے پھر جب قرآن کی آیتوں پر نظر کرتا تو حیران
ہو کر کہتا یہہ آدمی کا بنایا کلام نہیں شک میں رہتے نہ سچ کہہ سکتے نہ جھوٹ پھر کبھی کہتے محمد
کہتے ہیں جو اُس ایک خدا کی بندگی کرو بھلا یہہ کیونکر ہو گا ہم سب اتنے بتوں کو پوجتے ہیں

نسبت پر بھی پورا کام سب مقصد ہمارا ہے بر نہیں آتے ہیں تو ایک خدا کے ہو جنسے سب مقصود ہمارا
کیونکر حاصل ہو ویگا اپنی بے وقوفی سے یہہ نہیں جانتے کہ وہ ایک اللہ ایسا ہی جو فقط تو جہان کے
مقصود اس کے حکم سے ایک پل میں حاصل ہو جاتے ہیں سوائے اُسکے دوسرے سے کچھ نہیں
ہو سکتا ہی اور کبھی کہتے محمد جو کہتے ہیں قیامت ہو ویگی آدمی سب مرے ہوئے خاک سے مٹی ہوئے
پھر کیسے زندے ہو وینگے حساب کتاب ہو ویگا اور دوزخ و بہشت ہی عذاب ہی ثواب ہی
یہ سب باتیں بڑے تعجب کی باتیں ہیں نہ کبھی ہم نے سنی ہوں نے ایسی بات اپنے باپ دادا
سے بھی سنی نہ تھی جو مرکر پھر زندے ہو وینگے یہہ بات کب یقین ہو وے ابھی ایسی باتیں آپس میں
کہتے تھے اور تعجب کرتے تھے نادانی کے کوئے میں اور جہالت کے بندی خانہ میں پھنس رہے
ہیں اور ناواقفی کے سبب یہہ تقریر آپس میں کرتے تھے اُن سوالوں کے مذکور میں اللہ تعالی فرماتا
ہی * عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ * کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں * عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ * اُس
بڑی خبر سے * الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ * جسمیں وے کئی طرف ہو رہے ہیں یعنے اختلاف
کرتے ہیں شک شبہے میں اور حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ جب
نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی پیغمبری کی خبر دی اور فرمایا کہ میں پیغمبر ہوا اللہ تعالی کی طرف سے
تمہارے اوپر پیغام لایا ہوں یہہ پیغام بڑی خبر ہی اسکے اوپر ایمان لانے سے ہزاروں لاکھوں
فائدے تمکو آخرت میں ملینگے سب خرابیوں سے چھوٹ جاؤگے اس بات پر وے نادان سب
اختلاف کرتے تھے کوئی کہتا کہ محمد کے دشمن دیوانے ہوئے ہیں جن کا اثر ہوا ہی اور کوئی کہتا
کہ اس بہانے سے لوگوں کے اوپر اپنی سرداری جتاتے ہیں اور لوگوں پر اپنے حکم چلانے کی خواہش
رکھتے ہیں اور معجزوں کو دیکھ کر کہتے کہ وے ساحر ہوئے ہیں جادوگر ہیں اور قرآن کی آیتوں کو
سنکر کہتے کہ وے شاعر ہوئے ہیں طرح طرح کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں اور لوگوں کو یہہ باتیں
کہہ کر اپنا تابع کر کر مال دولت لیا چاہتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کبھی ہمنے ایسی باتیں نہیں سنیں
اُن باتوں کو کسطرح مانیں اور کوئی کہتا تھا کہ یہہ بڑی مشکل کی بات ہی ہزاروں برس کے
مردے سڑے گلے خاک ہوئے کسطرح زندے ہو وینگے اسیطرح سے وے احمق نادان سب
اپنی اپنی نادانی کے سبب ایسی ایسی باتیں آپس میں کہتے تھے اختلاف کرتے تھے کچھ کا کچھ
بکتے تھے اُن باتوں کے جواب میں اللہ تعالی فرماتا ہی * كَلَّا سَيَعْلَمُونَ * یوں نہیں اب جان لینگے یعنے

شتاب جو تھوڑے دن تھے کہ بعد بے کافروں خلاف کرنے والے سچی خبرونکے بے شتاب جانینگے
تب مرنے لگینگے عذاب کے فرشتے انکی جانون وے سختی سے لینگے اور کہینگے ای کم بخت بد
کافر کیسا رہا خدا تعالی کی وحدانیت پر ایمان کیون نہ لایا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
سچا پیغمبر کیون نہ جانتا تھا اور قرآن مجید کیون نہ مانتا تھا اور قیامت کو کیون جھوٹھ جانتا تب
معلوم کرینگے پھر اسکے پیچھے جب قبر مین داخل ہونگے بہت اندھیرا دو فرشتے آئینگے بڑی ڈراونی
شکل سے بہت دھمکا کے سوال کرینگے پوچھینگے کہ تو کون ہی اور پروردگار تیرا کون ہی تو کسکے
حکم پر چلتا تھا اور کیا تیرا دین مذہب کس دین مین تو عمل کرتا تھا اور کس کتاب کے موافق
چلتا تھا اور کسکی حمایت ہی کافر ان سوالونکے کچھ جواب دے نہ سکیگا ہاے ہاے کرتا رہیگا اور
عذاب ہوتا جاویگا قبر آگ ہوجاویگی اور فرشتے بہت آگ کے گرز سے مارینگے اسوقت ان
خبرونکو سچ جانینگے اور اپنی بے ایمانی پر حسرت کرینگے افسوس کیا کرینگے لیکن اسوقت افسوس انکا
کچھ فائدہ نکریگا * ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ * پھر بھی یون نہین اب جان لینگے یعنے تحقیق مقرر سچ بے شتاب
اس معاملے کے پیچھے شتاب جانینگے جب حشر برپا ہوگا مردے سب زمین سے نکلینگے
ہزارون بلاؤن مین گرفتار ہوونگے تب ان حقیقتونکو معلوم کرینگے جو کہ پیغمبرون نے خبر دی
دین تھین اپنی آنکھون سے دیکھ پاوینگے اور سخت عذاب مین پھنسینگے اس وقت
آپہی آپ معلوم کرینگے سچ جانینگے جو بتونکو پوجنا جھوٹھ تھا بندگی کرنی سواے اللہ کے دوسرے کو
سزاوار نہ تھا اور محمد صلعم جو فرماتے تھے وہ سب راست تھا اور قرآن مجید سچ اللہ ہی کا کلام
تھا اور قیامت کا ہونا اور مرنے کے بعد زندہ ہونا راست ہی اور حساب کتاب دوزخ بہشت
عذاب ثواب برحق پھر اپنی بے ایمانی اور بدبختی کے اوپر ہزارون طرح کی افسوس کرینگے
روینگے اور آنکھون سے انکی آنسوونکی ندیاں بہہ چلینگی اور ہاے ہاے کرینگے اور کہینگے کہ ہم لوگ
ایمان لائے یقین کیئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتے تھے وہ سب ہم لوگون نے دیکھا معلوم کیا اب
ہم عاصیون پر مہربانی کرو نجات بخشو لیکن کوئی ان پر رحم نکریگا اسوقت کا جاننا اور ایمان لانا
کیا فائدہ کریگا کچھ نہوگا ان باتونکے پیچھے اللہ تعالی اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہی بے خبرونکو
اپنے کمالونکی خبر دیتا ہی وہ قدرت کاملہ جو سبکے اوپر ظاہر ہی ہر کوئی ان کمالونکو رات دن
دیکھتے ہین اس مین لازم ہی ہر کسیکے تئین کہ اپنے دل مین خوب سوچین غور کرین کہ جسکو ہم

قدرت ہی وہ جو چاہے سو کرے اپنا کلام جس بندے پر کہ بھیجنے چاہے بھیجے جسکو چاہے
اُسکو پیغمبر کرے اور زندیکو مار ڈالے مردے کو جلا دے اور جسپر چاہے عذاب کرے
جسکو چاہے ثواب بخشے مجوا سب اقادر قدرت والا اور رحم کرنے والا ہی اُسکی
بندگی بجا لانا ہمسرا ابدی لایق ہی اُسکی بندگی میں سر اپنا زمین پر لگا دے اُسکا شریک
کسیکو بنانے اور آگے اُسکے عاجزی کرے اور اپنی حاجتیں اُسی سے مانگے وہ ایک ہی
کوئی اُسکا شریک نہیں * اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا * کیا ہمنے نہیں بنایا زمین بچھونا
واسطے آرام کے تمہارے تم سب اس زمین پر چلتے پھرتے ہو سفر کرتے ہو کبھی
سوداگری کرتے ہو محل عمارتیں بناتے ہو اور مرنا جینا بھی تمہارا اسی زمین پر ہی
کسیکو قدرت ہی جو ایسی چیز بنا سکے * وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا * اور پہاڑ میخیں جو زمین
جنبش نکرے کی تفسیروں میں مذکور ہی کہ اللہ نے جب زمین کو پانی کے اوپر بچھایا
کشادہ کیا تو زمین جنبش کرنے لگی تب اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی قدرت سے زمین کے اوپر
پہاڑوں کی میخیں بنادیں تو زمین اُسکے بوجھ سے قرار پکڑ گئی ہلنے سے موقوف رہی یہ بھی
ایک بڑی قدرت ہی اور بڑا فضل ہی بندوں پر اگر زمین ہمیشہ جنبش کرتی تو کوئی
اُسپر آرام کرنے نہیں سکتا اور چلنا پھرنا کھیتی کرنی کام کاج کرنا بھی موقوف ہوجاتا اور
دنیا کا کار بار بند ہوجاتا اس قدرت کے فضل سے ہمارے کاربار عالم کا بن گیا سب طرح
سے امن چین حاصل ہو گیا * وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا * اور پیدا کیا ہمنے تمکو جوڑے جوڑے
نر مادہ بھانت بھانت کے یہ بھی ایک بڑی قدرت ہی بڑی حکمت ہی بڑا فائدہ ہی
اگر سبکے سب مرد ہوتے یا سب عورتیں ہوتیں تو کچھ خوبی نہوتی لذت مزا نہ ملتا اور نسل جاری
نہوتی اور اگر سبکے سب ایکہی شکل پر ہوتے تو پہچان نہوتی آپس میں خراب ہونے لگتے بھلی
بری صورتوں میں تفاوت نہ سمجھتا خوب صورتونکی کچھ قدر نہوتی اِسواسطے اللہ تعالیٰ نے جوڑا
جوڑا طرح بطرح خوب صورت بدصورت قوی ضعیف زوردار ناتوان بھاری ہلکے موٹے
دبلے غنی فقیر پیدا کیئے بنائے اور ہر چیز کی پہچان ہر چیز سے معلوم کروادی یہ بھی ایک بڑی
قدرت ہی اور بڑی مہربانی ہی بندے پر * وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا * اور بنایا تمہاری نیندکو دفع
ماندگی کے یعنی واسطے آرام کے تمہارے اگر کسیکو نیند نہوتی ہمیشہ جاگتے رہتے تو جاگتے جاگتے تھک

جانیے یہ چیز فہمیتہ نیند کے سبب خلق کو بڑی راحت ہی. بڑا آرام ہی جب کوئی آدمی نیند سے
اُٹھتا ہی تو گویا کہ نئے سر سے تازہ ہوش ہوتا ہی نئی قوت پاتا ہی یہ بھی ایک بڑا
احسان پروردگار کا بندون کو لازم ہی کہ اِس احسان کے اوپر شکر گزاری کرین اور کہین
الحمد لله الذي احياني * پھر اُٹھکر اُسکی بندگی مین خدمت مین قایم ہووین اور جو کام
الله تعالی نے فرمایا ہی اُن کامون مین چستی کرین چالاکی کرین اور نئی تازی قوت کو
بے فرمانی کی راہ مین کھو نہ دیوین ایسا فرمایا * وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاساً * اور کیا ہمنے رات کین
لباس تمھارا ستر تمھارا اُسکی اندھیاری سب چیز کو پوشیدہ کر لیتی ہی ڈھانپ
لیتی ہی رات کے لباس سے آدمی سب کام سے رہ کر آرام پاتے ہین راحت لیتے ہین *
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً * اور کیا ہمنے دن کین وقت معاش کا زندگانی کا تمھارا سب کام
دنیا کے دن مین ہوتے ہین کبھی تجارت نوکری کسب آنا جانا ملنا بیٹھنا خرید فروخت سیر
و سفر اور ہر ایک کام کاج اور یہ رات اور دن دونو بڑی نشانیان ہین الله تعالی کے قدرت
کی کسیکو طاقت نہی جو دن سے رات کرے اور رات سے دن کرے سوای اُس قادر کریم
کے اور یہ دونو بڑی رحمتین ہین بندون کے اوپر جو ہمیشہ رات ہی رہتی دن نہوتا دنیا کی
زندگانی کے سب کام بار بند ہو جاتے معاش کا رخانے بگڑ جاتے ٹھیک نہ رہتا خلق کو جینا
زندگانی کرنی مشکل ہو جاتی تمام دنیا ویران ہو جاتی دن کو پیدا کرکے زندگانی کی قوت
پیدا کر دی ہزارون لاکھون طرح کی نعمتین پیدا کر دین کروڑون احسان کیئے اُس پاک
پروردگار کے کروڑون شکر بندون پر لازم ہین جس خاوند نے مفت اُن سبکے اوپر ایسے بڑے
احسان کئیے بے حد بے نہایت بخششین کین اور جو ہمیشہ دن ہی رہتا کبھی رات نہوتی آدمی
کام کرتے کرتے تھک جاتے آرام نپاتے وقت کو نہ پہچان سکتے مہینے برس نہوتے حساب کی
راہ نہ پا سکتے ہزارون کارخانے چال چلن ہو جاتے اور سورج کی گرمی سے کھیتیان جل جاتین
آدمی جلنے لگتے جینا مشکل ہو پڑتا ایسے فایدونکے واسطے اُن حکمتون کے ظاہر کرنے کے واسطے
رات اور دن کو پیدا کیا کبھی رات کو بڑھایا دنکو گھٹایا کبھی دن کو بڑھایا رات کو گھٹایا
جاڑا گرمی مہینے برس مہینے ساعت دنکے رات کے مقرر کر دئیے ایسی حکمتین سوای ایسے قادر
خاوند کے کون کر سکتا ہی * وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعاً شِدَاداً * اور بنایا تیار کیا ہمنے تمھارے سر دنکے

اُوپر چھات آسمان محکم مضبوط جو کبھی پرانے نہین ہوتے سست نہین ہوتے جب تک
اللہ تعالی چاہتا ہی ٹوٹ پھوٹ اُنمین نہین آسکتا ہی سوراخ شگاف ذرہ از جگہ نہین
آتا معلق بغیر ستون حکم کے باندھے ٹھہرے ہیئن موجود ہیئن ایسی بڑی محکم بنا ایسا جو محکم گھر بڑا
محل ایسی بڑی شان کے میانون آسمان سواے اللہ تعالی کے کسکا قدرت ہی جو بنا سکے اور بغیر
ستون کے قایم رکھ سکے اُن آسمانونکا پیدا کرنا ایسی بڑی شان کے ساتھ بڑے جہان مین بڑی
علامت ہی اللہ تعالی کی قدرت کی جو کوئی آسمانونکو دیکھکر تامل کرے غور کرے تو سمجھے
یقین لاوے اور جانے جس قادر کو ایسی بڑی قدرت ہی وہ قادر خاوند جو کچھ چاہے سو کر سکے
جو وعدہ کرے سو دے سکے کوئی کام اُسکے پاس اُسکی قدرت کے آگے بھاری نہین مشکل
نہین * وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا * اور کیا بنایا ہم نے آفتاب کو ایک بڑی خوبی کا چراغ روشن
تمام عالم کا روشن کرنے والا جس وقت نکلتا ہی اندھیاری رات کی سارے عالم سے دور ہوتی ہی
مشرق سے مغرب تک جہان روشن ہوجاتا ہی اگر سورج کو اللہ تعالی پیدا کرتا چاند بھی
نہوتا ہمیشہ اندھیارا رہتا ہزارون لاکھون کارخانے بند ہوجاتے اور کوئی جاندار اندھیارے کے
سبب اور جاڑے سے اور برف کے گرنے سے دنیا مین جیتا نرہتا سورج کا پیدا کرنا ساری
خلایق کے واسطے بڑی رحمت ہی بڑی قدرت ہی بڑا فضل ہی جو کوئی پروردگار کے ایسے
بڑے بڑے احسانون کی طرف نظر نہین کرتا غور نہین کرتا شکر نہین کرتا ایسے خاوند کی بندگی
نہین کرتا اُسکے حکم کو فرمانون کو اپنے دل وجان سے اپنا سر اور آنکھون پر نہین رکھتا وہ نادانی
کی تاریکی مین جہالت کی اندھیاری مین پھنس رہا ہی اندھا ہورہا ہی اُسکو کچھ نہین سوجھتا
رات دن ایسی بڑی قدرتین نعمتین پروردگار کی دیکھتا ہی اور کچھ نہین دیکھتا بندون کے
دلون کے اوپر ایمان کا آفتاب چمکتا ہی آنکھین اُنکی کھل گئین ہیئن دل روشن ہوگیا ہی ہر ہر ذرے
سے اللہ تعالی کی قدرت کا تماشا دیکھتے ہیئن اور نظر کرتے ہیئن اُس خاوند کے فضل کرم کے نعمتونکے
دم بدم ہزارون لاکھون دریا بہتے ہوئے دیکھتے ہیئن شکر کرتے ہیئن بندگی کرتے ہیئن ہر بات پر ہر
وعدے پر آخرت کے اللہ تعالی کے یقین کرتے ہیئن سمجھتے ہیئن ہر رات کو سارے عالم مشرق سے
مغرب تک سوجاتے ہیئن تمام عالم کے رہنے والے نیند مین آتے ہیئن مردونکی طرح گر رہتے ہیئن
بے خبر ہوجاتے ہیئن جو خاوند ہر رات کو سارے عالم کو اس حال مین لاتا ہی کیا تعجب ہی کیا بڑی

باعث ہی جو ایک حکم سے ایک صور دم کرنے مین تمام خلق کو نیست نابود کر ڈالیگا اور ہر دن
ہر صبح کو دیکھتے ہیں تمام خلق آدمی چرند پرند سے جاگتے ہیں خواب سے سر اُٹھاتے ہیں جان
خوش ہوتی ہی جو اسمین قوت آتی ہی تن بدنون کی قوت تازی ہوتی ہی کوئی اپنے اپنے
کام کو کھاتا ہی بوجھنے والے پوچھتے ہیں جو خاوند ہر دن ہر صبح کو سب کسیکو نیند سے اُٹھاتا
ہی کام مین لگاتا ہی اُس خاوند کو کیا مشکل ہی جو ایک دن ایک حکم سے سب مردونکو زندہ
کر دیوے قبرون سے اُٹھا کر کھڑا کرے سب کو ایک جاگہہ جمع کر دیوے کیا بڑی بات ہی
اہل یقین کے نور سے دیکھتے ہیں دیکھنے والے بوجھتے ہیں جس خاوند نے دنیا مین ایک سورج کا
چراغ روشن کر دیا ہی تمام عالم پر اُسکا غلبہ ہوگیا ہی ایک نور کی گرمائی مین نشو نما ہوتے دنیا کی
زمین سے بر تر ہی جو خاوند دنیا مین ایسی چیز پیدا کر سکتا ہی وہ خاوند قادر ہی جو آخرت مین
بہشت مین جو دنیا سے لاکھو نکروڑون بلے حد بے نہایت درجو نمین بڑی ہی مومنونکو اُسمین لاکھون گھر
کروڑون محل لعل یاقوت کے نور کے تیار کر دیوے بخش دیوے تو کیا تعجب ہی کیا مشکل ہی
اُس قادر خاوند کی قدرت کے آگے کچھ چیز نہین بہت آسان ہی * وَاَنزَلنَا مِنَ المُعصِرَاتِ مَاءً *
اور بھیجا ہم نے باد کے ساتھہ بادلون سے ابر سے پانی * ثَجَّاجًا * بہت گرتا ہوا برستا ہوا
لِنُخرِجَ بِہٖ * تو نکالین ہم اس پانی کے سبب * حَبًّا وَّنَبَاتًا * دانے بوئے گھاس ان بوئی
ظاہر کرین گیہو جو چاول موگ ماش اور سب جنس جو آدمیو کے کھانے مین آتا ہی اور گھاس
پالیلی بوٹا جو سب جانورون چرندے گھوڑا اونت گاے بیل بکری کے کھانے مین آتے ہیں
اور ہر طرح کی ترکاریان اور بوٹیان دوائیان جو بیماریون کے علاج مین لگتے ہیں ہزارون
کام آتے ہیں * وَجَنّٰتٍ اَلفَافًا * اور باغ آپس مین ملے ہوئے اُن مینہون کے برسنے مین زمینو نکو
پانی کے پہنچنے مین بڑے بڑے درخت ہر طرح کے پیدا کریں لاکھون کروڑون باغ تیار کر دیوین
بہاریں ظاہر ہو جاوین درخت شاخ در شاخ برہم درہم لپٹتے ہوے ہرے سبز ہو جاوین رنگ برنگ
کے گل پھول میوے درختون مین لگ جاوین دیکھنے والون کو تماشے نظر آوین کھانے والے
نعمت پاوین درختون کے سائے مین آرام پاوین خوشیان کرین راحت پاوین مینہو نکا
برسنا پانی کا آسمان سے آنا بڑی قدرت ہی پروردگار کی اور بہت بڑی رحمت ہی تمام
عالم کے واسطے رزق کا اور روزی دینے کا اس عالم مین دنیا مین یہہ ایک سبب کر دیا ہی ایک

ہزاروں لاکھوں ہی یہ خاوند کی حکمت کے کارخانے ہیں جو مینہہ نہ برسے تو دنیا میں کچھ چیز پیدا نہووے
سب جاندار آدمی چرند پرند بھوکے مر جاویں ہلاک ہو جاویں جب اُس خاوند روزی
دینے والے کا حکم ہوتا ہی دریا سے بخار اُٹھتا ہی ابر بادل ہوا میں ظاہر ہوتے ہیں باد کو جہاں
کہ چلیں کا جس شہر کے اوپر جس گانوں گنج کھیتوں باغوں میں ہر جگہہ حکم ہوتا ہی باد
بادلوں کو لیجاتی ہی حکم سے بادلوں کو پھیرتی ہی چھلنی کی طرح بادلوں میں سوراخ ہوکر
پانی برسنے لگتا ہی جتنا حکم ہوتا ہی اُتنا ہی برستا ہی زمین میں آتا ہی اور دریا سے بخار کا
اُٹھنا ہوا میں بادلوں کا تیار ہونا اور ابر سے پانی کا گرنا ظاہر کا اسباب ہی اور چھپے
ہوئے خلقت کی نظروں سے اور بھید ہیں ہر کوئی نہیں پاسکتا ہی پیغمبر اُن بھیدوں کو جانتے ہیں
حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جو عرش کے نیچے ایک دریا ہی بحر الحیات
اُسکا نام ہی اُس دریا میں سے فرشتے اللہ تعالی کے حکم سے پانی لاتے ہیں بادلوں میں رکھتے
ہیں جہاں انکا حکم ہوتا ہی وہاں لیجاتے ہیں برساتے ہیں پھر ہزاروں لاکھوں طرح کے فایدے خلق
کے واسطے دریا سے زمین سے پیدا ہوتے ہیں دریا سے موتی نکلتے ہیں بوندیں سیپیوں میں پڑتی
ہیں قدرت سے موتی ہو جاتے ہیں زمین سے سب طرح کے اناج غلے گیہوں جو چاول جو آدمیونکی
غذا ہی پیدا ہوتے ہیں اور گھاس جو حیوانوں کی غذا ہی اور ہزاروں لاکھوں طرح کے درخت
باغ بہار میوے گل پھول دوائیاں جڑی بوٹیاں ہزاروں قسم میں پیدا ہوتی ہیں کروڑوں
فایدے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں جو کوئی اُن سب قدرتوں کے اوپر اُس خاوند قادر کریم کی نظر کرے
دیکھے اور جس کسیکی آنکھیں کھلیں ہیں اُن سب قدرت کی نشانیوں کے اوپر جو خاوند نے
بیان فرمائیں کہیں زمین آسمان پہاڑ جو آج پیدا کرنا سونا جاگنا رات دن چاند سورج بادل
مینہہ باغ بہار میوہ کھانا پینا اور ہزاروں لاکھوں کارخانے حکمت کے قدرت کے جو ظاہر میں
پیدا ہیں ہر کسیکو نظر آتے ہیں معلوم کرے غور کرے اور ہزاروں لاکھوں کروڑوں فایدوں
نعمتوں میں سے کچھ تھوڑے سے فایدے نعمتیں بھی آپ میں عالم میں اپنے ظاہر میں
باطن میں پاوے تو جیسے سمجھے یقین کرے ایمان لاوے کہ سواے ایک پاک پروردگار کے
دوسرا کوئی نہیں جسکو پوجے بندگی کرے معبود برحق وہی ایک خاوند ہی جسکا ایسا
بڑا حکم ہی ایسی بڑی قدرت ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے اور یقین جانے جو کچھ پاک پروردگار

بیشک تیرا چاہتین اپنے کلام مین خبر دی ہی سچ ہی مقرر ہی جیسا خداوند کہ ایسی بڑی قدرت رکھتا ہی جو
دنیا مین ایسے بڑے فایدہ کی ایسی بڑی بڑی چیزین ہوسکتا کین تمام ہر کین بنائین وہ تو نا چیز مٹی کا جو
بھولکر اٹھا وے جسے ہم نے بار بار ہوا کیا ہی پھر وہ ہنسکر نے بلند پایہ کہ سب جلا دے پھر زندہ کرنے کیا ہم کا
تعجب ہی کیا ہی بہت بڑی بات نہین اور جو کچھ اس خداوند نے خبر دی ہی آخرت کے کارخانے کی اس
جہان کے کاربار کے حساب کتاب ترازو پل صراط دوزخ بہشت سب سچ ہی مقرر ہی اللہ تعالی
اپنی قدرت کی نشانیون کو جو دنیا مین ظاہر ہین بیان فرما کر آخرت کی باتون کا بیان فرماتا ہی
قیامت کا دن کسطرح ہو ویگا خلق پر کیا گذریگی مومنون مسلمانون متقیون کیا کیا خوشحالیان
ان کو ہونگی اور کافرون مشرکون کے ساتھ کیا معاملہ ہویگا فرمایا * اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ کَانَ مِیْقَاتًا *
تحقیق مقرر قیامت کا دن جدائی کا دن وعدے کا وقت ہی اللہ تعالی نے اس دن کو یوم
الفصل فرمایا جدائی کا دن کہا قیامت کے دن مین ہر چیز جدا ہوویگی دنیا مین ہر کوئی مومن کافر
مخلص منافق جھوٹے سچے مل رہے ہین درہم برہم ہو رہے ہین بھلے برے کو کوئی آپس مین جدا
نہین کر سکتا مخلصون منافقون مین کوئی تفاوت نہین جانتا لیکن قیامت مین یہہ برہمی پریشانی
نہ ہوویگی اللہ تعالی کے حکم سے فرشتے مومنون کو کافرون سے موحدون کو مشرکون سے مخلصون کو منافقون
سے سچے کو جھوٹے سے بندگی طاعت کرنے والون کو گنہگارون بدکارون سے یاد کرنے والون کو
غافلون سے عالمون کو جاہلون سے خبر دارون کو بے خبرون سے عارفون کو منکرون سے جدا
کر دینگے ہر کوئی اپنی اپنی گروہ سے جا ملیگا ایک گروہ کا کوئی دوسری گروہ سے مل نہ سکیگا گروہ
گروہ جدا ہو جاوینگے بھلا برا دوست دشمن حق باطل جدا ہو جاوینگے ہر کوئی اپنے اپنے درجے مین
مرتبے مین رہیگا ہر چیز کا تفاوت ظاہر ہو جاویگا سب جھگڑے قضیے جو دنیا مین ہر طرح کے لوگون
مین ہوتے ہین سچ جھوٹ اور دین کے مذہب کے جھگڑے رہتے ہین اس دن فیصل ہو جاوینگے
سب انفصال پاوینگے کوئی بات لگی نہ رہیگی اور وہ دن سب خلق کے جمع ہونے کے وعدے کا ہی آخر
اول کے آدمی اس دن مین جمع ہووینگے اس روز مین سب کے جمع ہونے کا اکٹھا کرنے کا اللہ تعالی
نے وعدہ کیا ہی * یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ * قیامت کا دن جدا ہونے کا دن وہ دن جو اس دن مین صور
دم ہوویگا نرسنگا قدرت کے کام سے پھونکا جاویگا صور ایک سینگے کی صورت ہی حضرت اسرافیل
علیہ السلام جو بہت بڑے مقرب فرشتے ہین ساتوین آسمان کے اوپر انکا سر ہی ساتوین زمین

کے نیچے اُنکے پاس رہتیں اس صورکو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اللہ تعالی کے حکم کا انتظار
میں ہیں نہایت قوت تمام ہوئے جس ساعت حکم ہوگا اُسی ساعت پھونکینگے دم کرینگے ایسا برابر ہی
وہ صور جو پہلا سو برس کی راہ میں اسکے شروع کی گھبرائی ہی ایسے بڑے آواز میں جب انکی قوت
بہی آواز کرینگے آسمان زمین میں ہول پڑجاویگا آسمان ٹوٹ جاینگے پہاڑ اُڑنے لگینگے اور آدمی
جانور تمام عالم کے بڑا ہول ہیبت کہا کو مر جاینگے تمام عالم اور تمام عالم کے رہنے والے نابود
ہوجاوینگے کہاں چیز نہیں حکم سے باقی رہینگی عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور چار فرشتے
حامل عرش کے اور چار فرشتے حضرت اسرافیل جبرئیل میکائیل عزرائیل علیہم السلام یے آٹھوں
فرشتے بہشت کے موکل فرشتے ہیں یے چیزیں موجود رہینگے پھر ایک وقت ایسا ہووےگا
جو ایک آن ایک ساعت میں یے چیزیں بھی فانی ہو جاینگی سوائے ذات پاک پروردگار کے اور
کچھ نرہیگا پھر چالیس برس کے پیچھے اللہ تعالی کا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہووےگا پھر
صور دم کریں پھونکیں بہت اچھی خوبی کی آواز نرم آواز سے صور دم کرینگے سب آدمی اول
آخر کے جی اُٹھینگے زندے ہوجاوینگے پہلے صور کے دم ہونے وقت سے اُس وقت تک بہت مدت
گذر رہیگی قرآن میں حدیثوں میں بہت بیان ہی اُس صورت میں اتنا ہی فرمایا ہی پھر حکم ہووےگا حشر
کے میدان میں گوروں سے اُٹھکر آویں حساب کے واسطے سب کوئی جمع ہوویں * فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا
پھر آؤگے تم گوروں سے اُٹھکر قیامت کی میدان میں فوج فوج گروہ گروہ حدیث شریف
میں بیان اُن فوجوں کا کیا ہوں کا فرمایا ہی تفسیروں میں لکھا ہی حشر کے میدان میں کتنی گروہ
آوینگے ہر ایک گروہ کے لوگ جدی جدی صورتوں میں ہووینگے ایک گروہ ہزاروں لاکھوں
آدمی بندروں کی صورت میں آوینگے بڑی بڑی صورتوں میں ہوکر حساب گاہ میں چلے جاوینگے لوگ
دیکھنے والے فرشتوں سے پوچھینگے یے کون لوگ ہیں فرشتے کہینگے یے لوگ سخن چین ہیں جو دنیا میں
مسلمانوں کی مجلسوں میں بیٹھ بیٹھکر ہر ایک کی باتیں چن لیتے تھے یہاں کی بات وہاں لیجاتے تھے
وہاں کی بات یہاں لے آتے تھے اِسکی بات اُس سے لگاتے تھے اُسکی بات اِس سے لگاتے تھے آپس
میں دشمنائگی ڈالتے تھے لڑائیاں کرواتے تھے آج کے دن اِس صورت میں یے لوگ دوزخ میں
جانے کے لایق ہوئے ہیں اور ایک گروہ ہزاروں لاکھوں بڑی صورتوں میں سر پیچھے پانوں
اوپر اور اپنے مونھوں اپنے ہاتھوں سے لیا ہیں [illegible] ہوئے جاوینگے عذاب کے فرشتے اُنکے ساتھ ہووینگے

کوہنے جاوینگے پکارتے جاوینگے یے لوگ ہیں دکھانے والے ہیں بیاج لینے والے ہیں اور ایک گروہ ہزاروں لاکھوں اندھے ہو وینگے کہینگے یے قاضی مفتی ہیں دنیا میں رشوت لیکر جھوٹ کو سچ سچ کو جھوٹ کرتے تھے اور ایک گروہ دے ہو وینگی جو زبانیں بڑی بڑی انکے منہہ سے نکل کر باہر پڑی ہوئی ہووینگی اور اپنے دانتوں سے اپنی زبانوں کو چاباتے ہوئے جاوینگے فرشتے کہینگے یے وے لوگ ہیں جو دنیا میں عالم فاضل کہلاتے تھے اور واعظ کہلاتے تھے علم پڑھاتے تھے خلق کو نصیحت کرتے تھے اور آپ اپنے علم کے موافق عمل نہ کرتے تھے اور انکو عمل کرنے کو کہتے تھے آپ نہ کرتے تھے اور انکو برے کام سے منع کرتے تھے اور آپ وہی برا کام کرتے تھے اور ایک گروہ ہزاروں لاکھوں ہاتھ پانوں انکے کٹے ہوئے ہونگے برے حال میں آوینگے کہینگے فرشتے یے وے لوگ ہیں جو اپنے ہمسایوں کو دکھاتے تھے آزار پہنچاتے تھے اور ایک گروہ ہووینگی آگ کے جلتے ہوئے سولیوں پر اُن کو چڑھا کر لیجاوینگے سولیاں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہووینگی کہینگے یے وے لوگ ہیں جو غمازی کرتے تھے چغلخور تھے بادشاہوں حاکموں سے لوگوں کی جاکر چغلیاں کہاکرتے تھے ظلم کروا کر لوگوں کے مال چھینواتے تھے جھوٹ کو سچ سچ کو جھوٹ کرتے تھے اور ایک گروہ آوینگی ہزاروں لاکھوں تن بدن اُن کے گندے سڑے ہوئے مردار کی سی بدبوئی کہینگے یا وے لوگ ہیں جو دنیا میں حرام لذتیں لیتے تھے حرام کرتے تھے حرام کام میں ڈوبے تھے اور ایک گروہ آوینگی قطرانکے سیاہ کپڑے پہنے ہوئے رال کی گندھک کی بدبوئی چپک رہنے والے جو کبھی بدن سے چھوٹ نہ سکیں کہینگے یے وے لوگ ہیں جو اپنے کپڑوں پر لباس پر تکبری کرتے تھے اپنے مال پر جاہ پر فخر کرتے تھے اپنی زینت کے اوپر اتراتے تھے اور ایک گروہ آوینگی سوروں کی صورت میں برے ہاتھ پانو برے منہہ کہینگے یے وے لوگ ہیں جو حرام کہاتے تھے حرام پیسے تھے اور ایک گروہ آوینگی اُنکے پیٹوں کے اندر میں آگ جلتی ہوئی نظر آوینگی مونہوں سے دھواں نکلتا ہوا جاویگا کہینگے یے وے لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کہاتے تھے اور اسیطرح گناہگاروں بدبختوں کی بہت گروہ بھانت بھانت کی خوار خراب صورتوں میں آوینگی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسا ہونسے برے کاموں سے اپنی پناہ میں رکھے اور مومن مسلمان اچھے کام کرنیوالے صالح متقی برے کاموں سے پرہیزگار اچھی اچھی صورتوں میں خوب صورت بہت عزت حرمت سے شان شوکت سے آوینگے بعضے مومنوں کی

شر کے نفاق کے بندی خانے سے کبھی چھوٹنے کا قصد نہ کیا تھا اُس خرابی سے نکالا جاوینگے تھے اسواسطے
آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتے رہینگے کبھی اُس سے نکلنے کے نہیں اور
ایمان اور مسلمانی اور اللہ نے لی اور رسول کے حکم میں چلا اُن کاموں سے کوئی بہتر کام نہیں [illegible]
اور بہشت کی خوبیوں سے کوئی بہتر تو نہیں ایسے بہتر کام کے لائق [illegible] بہتر بدلا ہی اور ہمیشہ
ایمان اور مسلمانی ہی میں رہنے کی نیت رکھتے تھے اسلام کے گھر سے مسلمانی کے دولت خانے سے
باہر آنے کا کبھی قصد نکرتے تھے اس مناسب لائق [illegible] ہمیشہ ہمیشہ بہشت کے راحت
خانوں میں آرام کرینگے پھر اُن [illegible] پیچھے اللہ تعالی اُن بے ایمانوں کافروں کی حقیقت
فرماتا ہی دنیا میں یہ کسطرح تھے کیا [illegible] کیا کرتے تھے * إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
حِسَابًا * تحقیق یہ دوزخی دنیا میں ایسی حالت میں تھے قیامت تک حساب کتاب کی کچھ اُمید
نرکھتے تھے قیامت کے دن پر اُن کو ایمان نہ تھا اس سبب سے اُن کو اپنے حساب کی آسانی
کی اُمیدواری نہ تھی پھر بے ایمانی کے سبب جیسی اُمیدواری نہ تھی کچھ حساب کتاب کا
بھی ڈر نہ تھا پھر [illegible] آخرت کی کچھ پروا نہ تھی کچھ پرواہ بھی نکرتے تھے جس
سخت قیامت کے ہونیکا [illegible] کتاب [illegible] برا ایمان نہیں لاوے اور اپنے [illegible] غضب سے
[illegible] صورت [illegible] کی خوشی کی پرواہ نہیں ایسے آدمی کو خالق کی بھی کچھ شرم حیا
نہیں ہوتی آدمی کیسا ہی ہووے اپنے کام کا ہووے بہت برا آدمی [illegible] سوائے برے کام کے اُس سے
اچھا کام نہیں ہو سکتا برے کاموں کا برا ہی بدلا ہی یہ بات جو اللہ تعالی نے ان دوزخیوں کے
حق میں فرمائی یہ دوزخی دنیا میں حساب کے دن کچھ امیدواری نہ رکھتے تھے اس بات
میں اشارت ہی جو یہ بہت برے آدمی تھے سوا برے کام کے اور کچھ نہ کرتے تھے اسی
واسطے ایسے سخت عذاب میں پڑینگے لائق تھے یہی سزا اُنکی مناسب تھی اور بہت برا
کام اِن کا جو سب بہت برے کاموں کی اصل میں جڑ ہی یہ ہی * وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا * اور
جھٹلائے جھوٹی کہہ ہماری آیتوں کو قرآن کو نہ مانے خدا کا کلام نمانے [illegible] ابد [illegible] رہے
گمراہی کی راہ میں چلے گئے اچھے کام نہ کر سکے برے کاموں میں رہے کتاب کی آیتوں کے
جھٹلانے کی شامت بد نتیجہ اُنکے آگے آئی بڑی خواری میں بڑے برے عذاب میں دوزخ کے
گرفتار ہووے * وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا * اور ہر ایک چیز کو جانا ہی ہمنے ہر چیز کو شمار

انکی بہت کثرت ہی سب فرشتے ہین سدرۃ المنتہی جو ایک درخت ہی ساتوین آسمان کے اوپر وہان
یہان انکا مقام ہی یہ ایسے کے علم کا کارخانہ ان کے حوالہ ہی اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبرون کے اوپر
وحی لاتے ہین پیغام کلام لاتے ہین کتاب لاتے ہین قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر انہی کی بوساطت اترا ہی اللہ تعالی کے کلام کے امانت دار ہین اور باد کے اوپر
بہی وہی موکل ہین جس طرح کی ہوا چلتی ہی جہان جہان کو حکم ہوتا ہی دیتے ہین باد کو
چلاتے ہین اور کافرون کے اوپر پہلے پیغمبرونکے وقت جو عذاب آیا تھا حضرت جبرئیل کو حکم ہوا تھا
عذاب کرنے کا اور حضرت پیغمبر کی امت ہین جو کوئی بے فرمانی کرتے تھے برے کام کرتے تھے حضرت
جبرئیل کو حکم ہوا تھا انکی عذاب کرنے کا چنانچہ مشہور ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام کے انہون نے ایک
اپنے چھوٹے پر کو زمین مین گرا کر سات شہر ان کافرونکے ایک اس پرکے اوپر اٹھا کر آسمان کے پاس
تک لے جاکر وہان سے الٹ دیتے تھے زمین مین الٹ مارتے تھے اور تیسرے حضرت میکائیل علیہ
السلام ہین مینہ برسنے کے اوپر پانی ہی کے اوپر بادل کے اوپر کہیتون کے اوپر اور جو کچھ زمین سے گھاس
درخت پیدا ہوتا ہی اور تمام خلق کے رزق پہنچانے کے کام کے اوپر موکل ہین جس طرح حکم ہوتا
اسطرح کا کرتے ہین کہیتیان پیدا ہوتی ہین رزق بندوں کا پہنچاتے ہین لاکہون کروڑون فرشتے
انکے تابع ہین ہر ایک درخت کے پات بناتے ہین ہر ایک گھاس کے پیدا کرنے ہین کتنے فرشتے کام
کرنے ہین موکل رہتے ہین سب لے سب کی قوت آدمیونکی جانورون کی پیدا ہوتی ہین اور چوتھے
فرشتے حضرت عزرائیل ہین علیہ السلام خاک اور زمین انکے حکم مین ہی اور خلق کی جان نکالنے
کے اوپر موکل ہین جسوقت جسکی جان لینے کا حکم ہوتا ہی اسی وقت نکالتے ہین اور انکے بہی
لاکہون کروڑون فرشتے تابع ہین کافرون کی جان نکالنے کے واسطے عذاب کے فرشتے بری بری
صورتون سے ڈراونی شکلون مین آتے ہین سختی سے عذاب سے جان نکالتے ہین اور مومنون کی جان
نکالنے کے واسطے رحمت کے فرشتے اچھی اچھی صورتون مین نورانی شکلون مین آکر آسانی سے نرمی
سے جان لیتے ہین اللہ تعالی اپنے فرشتون کی جو فرمانبردار ہین بندے ہین نور کے بنے ہوئے ہین قسم
کہاتا ہی جواب قسم کا یہ ہی اسواسطے اتنی بات پر قسم کہائی جو تم سب مرنے کے پیچھے زندے
ہوؤگے سب کو ہم پھر جلادینگے قبرون سے اٹھادینگے تمہارا سب کا حساب ہوویگا ہر ایک کی مومن
کافر کی جزا سزا ملینگی البتہ ہی یہ بات مقرر ہی یہ بات قسم ہی اس بات کے اوپر اور قسم کہا کر اللہ

تعالیٰ فرماتا ہی تو بندے اپنے دل مین بوجھین سمجھین جس بات پر پروردگار قسم کھاتا ہی وہ
بات خواہ مخواہ ہووے گی اللہ تعالیٰ کا فرمانا جھوٹھ نہین پھر قسم کھا کر فرمایا قیامت کا ہونا مردون کا جیتا
عذاب ثواب برحق ہی سچ ہی پھر جو کوئی عقل رکھتا ہی اور خبر بات کو انھون نے سنا سمجھا
بوجھا اُسکو لازم ہی جو اِس دنیا کی زندگانی مین جو چلی جاتی ہی اِس جہان کے واسطے آخرت کی
زندگانی کے واسطے جو ہمیشہ قایم رہیگی کچھ اچھی خوب کمائی کر لیوے بہت کچھ اپنے ساتھہ چیز لگا
باندھ کر لے چلے ہمیشہ خوشی کرتا رہے اور فرشتون کی قسم کھانے مین یہہ فائدہ ہی جو لوگ بندے خاک
کے پیدا ہوئے اور جن پری سب کوئی جانے جو پروردگار کی بڑی پادشاہی بڑا حکم ہی اُسکے دربار مین
ایسے بڑے بڑے بندے ہین جو اُنکے آگے اِن خاکی بندون کا کیا رتبہ ہی کیا مرتبہ ہی کیا قوت ہی کیا زور
ہی بے ضعیف ہین ناتوان ہین اپنی نابہری چھوڑین اپنے غرور کو دور کرین اپنی عاجزی پر نظر
کرین اور یہہ فایدہ ہی جو اُن فرشتون کے بندگی کو سنکر جانے جو پروردگار اِن خاکی بندون کی بندگی
کا محتاج نہین سب کی بندگی کی اُسکو پروا نہین اُسکے دربار مین کروڑون [illegible] خدمت بندے
پاک صاف بندگی مین حاضر ہین حکم کے فرمان بردار ہین اِن خاکی بندون کی بندگی کا کیا کام کیا ہی انھی کے
بھلے کے واسطے جو لے آپنی عاجزی کی نگاہ پر نظر کر کر غرور تکبر کو چھوڑ کر اپنے سچے صاحب کا حکم بجالا دین
اسکے فرمان کو اپنے سر اور آنکھون پر رکھین اُسکے فرمانے کے موافق چلین وہ خاوند قادر ہی مہربان
ہوکر رحم کر کر اُنکے تئین ایسے بڑے مرتبے مین پہنچاوین جو مقرب فرشتے سے بھی اُن کا درجہ زیادہ
ہو جاوے قبولیت کے درجون مین پڑ جاوین اور جو اپنی جھوٹھی نابہری کو لے رہین غرور کو نہ چھوڑین
ایک تو ضعیف ناتوان عاجز درماندے ہین اور خواری خرابی مین گر رہین بگڑ ہون کنون کے تھکانے
بھی نیچے گر جاوین کہین [illegible] پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے ہونے پر قسم کھا کر فرماتا ہی * یَوْمَ
تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ * یاد کرو بوجھو سمجھو اے عاجز بندو اُس روز کی بات معلوم کرو جس دن کانپیگا
لرزیگا کانپنے والا لرزنے والا جب حکم ہوویگا پہلا صور دم ہونے لگیگا آسمان زمین مین ہول ہیبت پڑ
جاویگا آدمی جن پری ہول کھا کھا کر مرنے لگینگے بہت ڈر لیونگے بہت گر جاوینگے آسمان و زمین ہلنے
لگینگے پہاڑ اڑنے لگینگے سب کچھ ذرہ ذرہ ہوکر نیست نابود ہو جاویگا سواے ذات پاک پروردگار کے
اور کچھ نہ رہیگا * تَتْبَعُهَا الرَّادِفَۃُ * اس کے پیچھے آویگا پیچھے آنے والا جب پہلا صور پھونک چکینگے
اور سب کچھ نابود ہو جاویگا چالیس برس کے پیچھے اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے حضرت اسرافیل کو زندہ کرینگے

صور پیدا ہوویگا حکم دیگا جو صور کو ہاتھ میں لے پھر بجاؤ صور کو دم کہ حکم سے دوسری بار صور
پھونکینگے آسمان زمین تیار ہوجاوینگے مردون کے تن بدن ذرہ ذرہ جمع ہوکر موجود ہوجاوینگے سب
جاندارونکی ارواح سب کی جانین صور میں ہوویگی جانون کو خطاب کرینگے آواز کرینگے تم سب
جا پہنچو اپنے بدن میں جاؤ داخل ہو پھر سب مردے درجہ بدرجہ جینے لگینگے زندے ہوجاوینگے اپنی اپنی
قبرون سے نکلے پاس کھڑے ہووینگے عالم کا رنگ اور طرح دیکھینگے زمین صاف ہوویگی اونچا نیچا
درخت جو بھی کچھ نہ ہووینگے سارا عالم ایک برابر میدان ہوویگا تمام خلق اُس حال کو دیکھ کر
حیران ہوجاوینگی کہینگی یہ کیا ہوا کیا ہوگیا پھر یاد کرینگی کہ یہ وہی دن ہی جس دن کی پیغمبرون
نے خبر دی تھی کتابون میں لکھا تھا یہ قیامت کا دن ہی یہ حساب کتاب کا دن ہی ہر کسیکو ہول ڈر
زیادہ ہوویگا نیک کار بدکار کے اوپر ڈر غالب ہوجاویگا ہر کوئی اپنے دل میں کہیگا آج دیکھئے میرے
اوپر کیسی بنینگی میرا کیا حال ہوویگا نجات پاوونگا یا عذاب ہوویگا اُس بات کو فرماتا ہی * قُلُوبٌ
يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ * دل سب کتنے اُس دن خالق کے خوف سے ڈرتے کانپنے والے
دھڑکنے والے ہووینگے آنکھیں اُن کی خوف سبب شرم سے نیچے ہوجاوینگے اُس دن کا ہول ڈر سب
کے دلون میں ایسا پڑیگا جو سب کے دل تڑپنے لگینگے کانپنے لگینگے ہر کوئی اپنے گناہون کے اوپر
نظر کر کر سر نہ اُٹھا سکیگا آنکھیں نیچے ہوجاوینگی شرم سے عرق تن بدن سے بہہ چلیگا ہر کسی کو
یہی فکر پڑ جاویگی جواب ہمارا کیا حال ہوویگا کیسی بات ہوویگی کیا جواب دیوینگے جب یہ باتین
یہ سب حقیقت قیامت کے دن کی کافرون نے اُن آیتون سے معلوم کیں یہ آیتیں سنیں تعجب
سے کہنے لگے کبھی قیامت کی بات سچی نہ تھی کچھ بیوقوفی سے کہینگے اُن کی بات فرماتا ہی
پروردگار تعالی * يَقُولُونَ أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ * کہتے ہیں یہ کافر اب دنیا میں
انکار سے تعجب کر کو کہ ہم پھر پھر جینگے جیسے حال میں اب ہیں ہم دوسرے بار
بھی ایسے حال میں ہوجاوینگے کیا جس طرح اب جیتے ہیں مرکر پھر اُسی طرح جیوینگے * أَئِذَا كُنَّا
عِظَامًا نَخِرَةً * کیا جس وقت ہووینگے ہڈی پرانی گلی ہوئی پھر جیوینگے تن بدن خاک ہوجاویگا فانی
ہوجاویگا ہڈی بھی گل کر خاک ہوجاویگی کہو پھر دوسرے بار پھر جی اُٹھینگے * قَالُوا تِلْكَ إِذًا
كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ * کہا ان کافرون نے یہ جینا اس وقت دوسرے بار کا برا جینا ہی زیان کا جینا ہی کافرون نے
دوسرے بار کے جینے کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اپنے دل میں لوجیے جو یہ دوسرے بار کا جینے میں پھر

اپنے تن بدن میں گوشت پوست محکم آنت ہڈیوں کے ساتھ نہ ہو سکینگی صورت شکل پھر نہ
ہو سکے گی آدمی مرتا ہی خاک میں گرتا ہی صورت شکل سب بگڑ جاتی ہی بدن خاک ہوتا ہی
ہڈی گل جاتی ہیں جو پھر جیونگے تو بھی ہڈی گلی سڑی ساتھ ہونگی خاک ملتی لپٹی ہوئی ہونگی
صورت شکل بگڑی ہوئی ہووینگی تو اب جینا کچھ اچھا نہیں خوار ہونا ہی برا جینا ہی زیان ہی نقصان
ہی اس بات کو نہ سمجھے جو پروردگار ایسا قادر ہی جو ایک حکم کرنے میں اسپلے اول آخر کے مردے سب
جی اٹھینگے پیدا ہو جاوینگے ہر ایک اپنی اپنی صورت میں تن بدن میں ہو جاویگا کچھ بار نہ لگے گا اسواسطے
ان کافروں کے تعجب کرنے کا جواب قیامت کے دن پھر منکر ہونے کا جواب فرماتا ہی * فَاِنَّمَا ھِیَ
زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ * پھر تحقیق نہیں ہی یہہ زندہ کرنا جلانا ان سب خلق کا مگر واسطے ایک ڈانٹ مارنے
کے یہہ دوسرے بار کا جلانا پیدا کرنا کچھ مشکل بات ہمارے کام نہیں ہی اسرافیل کو حکم ہوویگا دوسرا دم
کر ایک آواز کر سب کی ارواح سے کہہ اپنے اپنے بدن میں آجاو جی اٹھو ہمارے ایک بندے کی
ایک آواز کرنے میں سب جی اٹھینگے تن بدن گوشت پوست پیدا ہو کر قبروں میں سے اٹھ کھڑے
ہوونگے * فَاِذَا ھُمْ بِالسَّاھِرَۃِ * پھر اسی وقت ناگہاں یہہ سب خلق قیامت کی زمین میں
آجاوینگی زمین کے نیچے سے اوپر ہو جاوینگی ساہرے میں اٹھ کھڑی ہووینگی ساہرہ قیامت کی زمین محشر
کی زمین کا نام ہی وہ زمین سفید ہووینگی برابر ہووینگی ہموار ہووینگی برابر صاف اونچا نیچا اس میں
ایک ذرہ نہووے گا روایت میں ہی ساہرہ وہ زمین ہی کو اللہ تعالی قیامت کے دن اپنی قدرت سے پیدا کریگا
روپہلی ہووینگی طول عرض لمبا چوڑا اس زمین کا دنیا کی زمین سے پچاس برابر زیادہ ہوویگا اور
جس زمین کا نام ساہرہ ہی سو عربی میں بیدار رکھا جاگتی کو کہتے ہیں اس دن میں تمام خلق کی نیند جاتی رہیگی
شور ہنگامہ دھوم فکر اندیشہ حساب کتاب قصہ قضیہ ایسا کچھ ہوویگا جو نیند کا نام نشان بھی نہ رہیگا
پچاس ہزار برس کا ایک دن ہی وہ قیامت کا دن کسیکو اپنے اپنے حال سے چھوٹ نہووینگی جو سوئے
سنکو واسطے پلک سے پلک مارسکے اس سبب قیامت کی زمین کا ساہرہ نام ہوا ہی اللہ تعالی نے
قیامت کا بیان کر کر حضرت موسی علیہ السلام کا قصہ بیان کیا انکو فرعون کی طرف بھیجا تھا ہدایت
کرنے کے واسطے فرعون نے حضرت موسی کی بات نمانی اپنی دولت کی مغروری میں رہا تکبر کرتا رہا
منکر رہا آخر کو حضرت موسی علیہ السلام نجات پائی اسکے ہاتھ سے چھوٹے اور فرعون اپنی سب
لشکر فوج کے ساتھ دریا میں ڈوب مرا دنیا تھا نہ رہا آئی آخرت کی نہ دوبس ہاتھ میں آیا اس قصے میں بہت

فائدے ہیں ایک فائدہ یہہ ہی جو اس قصے کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے پاک دل کو تب کہیں آرام آوے تسلی ہووے جو کیا مجھی کو ان کافرون نے انکار کیا اور بھی پیغمبرونکی پیغمبری کے اوپر انکے وقت کے کافرون نے انکار کیا تھا انکے منکر ہوئے تھے جیسے فرعون نے حضرت موسی کا انکار کیا حکم نہ مانے کافرون کی عادت ہی ہو پیغمبرونکی باتین نہین حکم نہ سنین اور فائدہ یہہ ہی جو ہر کوئی سنے سمجھے معلوم کرے جو کسی نے اپنے پیغمبر کو نہ مانا آخر کو وہ خوار ہوا عاقبت اسکی خراب ہوئی جیسے فرعون کی عاقبت خراب ہوئی ہر کوئی عبرت لیوے اپنے بھلے کی نصیحت لیوے اور فایدہ یہہ ہی جو ہر کوئی جانے جسکو اللہ تعالی نے عزیز کیا اسکی حمایت کی پھر اسکو کوئی ذلیل نہین کر سکتا کیسا ہی برا دشمن ہووے اسکی دشمنی سے کچھ نقصان نہین ہوتا اور جسکو خوار کیا اسکی حمایت نکی پھر وہ کیسے ہی بڑے مرتبے مین ہووے کیسی ہی دولت دنیا رکھتا ہووے آخر کو ایسا نیچے گرتا ہی جو پھر کبھی اٹھ نہ سکے کوئی اسکا ہاتھ پکڑنے والا اٹھانے والا نہ ملے جیسی فرعون کی حقیقت ہوئی اور بھی بہت فائدے ہین اس قصے مین فرماتا ہی پروردگار * هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى * تمکو یا محمد پہنچی بات موسی کی * اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى * جب آواز کی موسی کہین موسی کے پروردگار نے وادی مقدس پاک کے بیچ جسکا طوا نام ہی کہا پروردگار نے * اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ * جا اے موسی فرعون کی طرف اسکو ہدایت کر بندگی کی طرف بلاؤ * اِنَّهٗ طَغٰى * تحقیق فرعون حد سے درگذرا ہی اپنی عاجزی کے ٹھکانے بندگی کی حد مین نہین رہا خدائی کی دعوی کرتا رہا ہی کہتا ہی مین خدا ہون * فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى * پھر کہہ اس سے کچھ رغبت ہی تجھے اس بات کی طرف جو کفر کی ناپاکی سے پاک ہوجاوے گناہ سے چھوٹ جاوے خدا ے تعالی کے اوپر ایمان لاوے * لا اله الا الله * کہے تو دنیا آخرت مین نجات پاوے * وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى * اور راہ دکھاؤن مین تیرے تئین تیرے پروردگار کی طرف پھر دے تو مین اللہ تعالی کی عظمت بزرگی برائی کی باتین کہون تجھسے جو تجھ مین معرفت پہچان اپنے پیدا کرنے والی کی پیدا ہووے ایمان آوے تجھ کو پروردگار کا خوف پیدا ہووے تجھ مین اس ڈر کے سبب کفر سے گناہ سے دور بھاگے تو اچھے کام کرنے لگے برے کام تجھ مین نرہین اس جہان اس جہان مین بھلائی پاوے خوبی پاوے * فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى * پھر دکھایا موسی نے فرعون کہین بڑی نشانی قدرت کی اپنا معجزہ دکھایا جو اللہ تعالی نے حضرت موسی کو نشانیاں عصا ید بیضا اس مین ہزار معجزے تھے اور

جب اُس کو دشمنوں کے واسطے زمین میں ڈال دیتے ایک بڑی ہیبت کا اژدہا کی صورت کا اژدہا ہوجاتا اور حضرت موسی علیہ السلام اُس کو جس کے کھاجانے کا اشارہ کرتے کہتے اُس کو کھاجاوہ کھاجاتا اور ید بیضا یہ تھا جو حضرت موسی جس وقت اپنے دہنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر دل کے اوپر پھیر کر باہر نکال کر ہاتھ کو دکھاتے آفتاب کی طرح روشن ہوجاتا چمکنے لگتا اندھیاری رات میں دکھاتے تو رات سے دن ہوجاتا سبکی آنکھوں کو تاب نہ آسکتا جو اس کی طرف دیکھ سکیں ایسے ایسے بڑے معجزے حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون کو دکھائے اُن بد بختوں نے ہدایت قبول نہ کی * فَكَذَّبَ وَعَصٰى * پھر دروغ گو کہا فرعون نے موسی کو اور بھاگ گیا پیچھے دی اُن کو وہ مین اور عاصی ہو آجھوٹا کہا فرعون نے موسی کو اُن کی پیغمبری کو نہ مانا اُن سے اونہیں ایمان نہ لایا خدا کا گنہگار ہوا کافر رہا * ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى * پھر پیچھے پھر گیا ایمان قبول کرنے سے ایمان نہ لا کر کفر میں چلا گیا اور کوشش کی سعی کی شرارت سے کمر باندھی فساد کرنے چاہا دشمنی کرنے کی طرف دوڑا * فَحَشَرَ * پھر جمع کیا فرعون نے اپنی قوم کو لشکر کو جادوگروں کو * فَنَادٰى پھر پکارا فرعون آواز دی اپنے لوگوں کو جمع کر کر * فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى * پھر کہا فرعون نے اپنے سب گروہ سے میں ہوں پروردگار تمہارا خدا تمہارا اور سب چھوٹے خدا ہیں تمہارے میں بڑا ہوں جب اُس بد بخت نے ایسی بے ادبی کی اور ایسی بے ادبی کے کلمے کہے * فَأَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى * پھر پکڑا اُسکے تئیں خدا ے تعالی نے رسوائی میں خرابی میں آخرت کی اور دنیا کی دنیا میں اُسکو اُسکی ساری لشکر فوج گروہ کے ساتھ دریا میں ڈبایا غرق کر دیا اور آخرت میں اُسکو اور اُسکی گروہ کو دوزخ کی آگ میں جلایا ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار کیا * إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشٰى * تحقیق اس قصے کے بیان کرنے میں عبرت ہی نصیحت ہی اُس کسی کے واسطے جو خوف کرے ڈرے خدا کا خوف کرے اس قصے کو سمجھے تو بہت فایدہ حاصل کرے تھوڑا بیان اس قصے کا یہ ہی فرعون ایک بادشاہ تھا مصر کے شہر میں اللہ تعالی نے اُسکو بہت مال دولت حکومت دیا تھا بہت بادشاہ اُسکے حکم میں تھے لاکھوں آدمی اُسکی فرمابرداری میں رہتے تھے ایک رات اُسنے خواب میں دیکھا جو کوئی اُسے کہتا ہی تیرے شہر میں ایک ایسا کوئی پیدا ہوویگا تیرا ملک اُسیکے ہاتھ سے خراب ہوویگا تیری بادشاہت جاتی رہیگی تجھکو تیری سب لشکر فوج گروہ کے ساتھ پانی میں ڈبوویگا غرق کریگا اور وہ آدمی بنی اسرائیل میں پیدا ہوویگا ایسا خواب دیکھکر فرعون چونکا بہت بڑی فکر میں غم میں پڑا صبح کو

پھر اپنے امرا کو جمع کر اُس خواب کو بیان کیا اُسکے پاس اُسکے ہزار امیر جادوگر تھے ہزار کاہن تھے جو غیب کی
خبریں کہا کہ ہوگا کیا ہوگا دیا کرتے تھے ہزار نجومی تھے اُن سب کو بلا کر اپنی خواب کی بات کہی اُن سبھوں
نے کہا تو ہمکو فرصت کہ ہم اسکا علاج کر سکینگے یہ بات ہونے نہ پاویگی چالیس دن کی ہم فرصت
مانگتے ہیں کہا اچھا جاؤ کام کرو علاج کرنے سب گئے نجومی اپنے نجوم کی دفتری دیکھنے لگے رمال جفر
دیکھنے کرنے لگے ستاروں کی نحوست کے صدقے مقرر کرنے لگے ہنود نار دیا موتی سونے کا اور منتر جنتر بنانے
لگے اور جادوگر اپنی جادوگری کی بند و بست کرنے لگے اور کاہن بھی راہ کے ڈھونڈنے میں پڑے جھوٹے
رہنمار اتو انکا جاگنا زمین کا سونا پکڑے سخت ریاضت [illegible] جنوں کی طرف رجوع ہو کر خبر
ڈھونڈنے لگے اُس خواب کی کیا بات ہے کیسی خواب نے دیکھا انکا کیا ہووے گا اُسوقت یہ جن
شیطان آسمانوں پے اوپر جاتے تھے فرشتوں سے خبریں سنتے تھے جب کچھ دنیا میں کوئی بات بڑی
ہونا ہوتا ہے حق تعالیٰ اُس بات کو اول عرش کے فرشتوں کے اوپر خبر فرماتا ہے پھر عرش کے فرشتے سے
سب آسمانوں کے فرشتے سنتے ہیں پس میں فرشتے اُس بات کا چرچا کرتے مذکور کرتے ہیں جن اُن
خبروں کو لیکر کاہنوں کے باتوں میں آکر ملاتے ایک سچی بات کے ساتھ بیس باتیں اپنی ملا کر کہتے
ایسا ہوگا ویسا ہوگا ہونا کا جو بات بنا کے چھند اللہ الا ایسا کرو ایسا کرو اور کاہن محنت کر کر اُن
جنوں کی بندگی میں رہ کر اُن سے راہ پیدا کر کر اپنا دوست کرتے وے جن اُنکو بھی خبر دیتے باتیں کہتے
اسی طرح کاہنی کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک تھی جب اللہ تعالیٰ نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پیدا کیا جس دن انکی ماں کے پیٹ سے دنیا میں پیدا
ہوئے اُسی دن سے شیطان جن آسمان کے اوپر جانے سے بند ہو گئے کہانت کی بات جاتی رہی پھر
اُن دنوں میں فرعون کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے عرش کے فرشتوں کے اوپر وحی بھیجی اور خبر دی جو بنی
اسرائیلوں میں ایک پیغمبر پیدا کرونگا فرعونیوں کو اُسکے ہاتھ سے ہلاک کر ڈالونگا مار ڈالونگا
دریاؤں میں ڈبا دونگا اور وہ پیغمبر مصر میں پیدا ہوویگا جمعے کی رات فلانے مہینے میں فلانے ساعت میں
جب تین ساعت رات بیتے سے اندر پڑیگے اُسکو اُسکے باپ کی پیٹھ سے اُسکی ماں کے پیٹ میں
پہنچا دونگا یہ بات فرشتوں میں مشہور ہوئی جنوں نے دیووں نے سنی پھر آ کر کاہنوں کو خبر دی کہا
چالیسویں دن میں ایسا شخص اپنی ماں کے پیٹ میں آویگا کاہنوں نے خبر پا کر فرعون لعین کو حقیقت
کہہ دیا فرعون نے سنکر کہا اس بات کے دفع ہونے کو کیا تدبیر کیا فکر کیا چاہیئے ہم [illegible] کے کیا

معلوم کر کر مار ڈالون ابھی لڑکا پیدا ہونے نہ پاوے انھون نے سب اُسکے اُمرانے کہا یہہ بات ہم سے نہ
سکیگی ہم جان پہ سکینگے تدبیر یہہ ہی جو چالیسوین رات جس رات کی خبر پائی ہی ہم نے نبی
بنی اسرائیل کے مردون کو جو اس شہر مین ہیئن جمع کر کر شہر سے سب کو باہر نکال دین
اپنی جورؤن سے جدا ہو وین پھر یہ حکم سنے کوئی مرد عورت پانے نہ پاوے یہہ کہا چاہیئے تو آپ کا نطفہ اس
تدبیر سے پیچھے رحم مین نہ آنے پاوے پیدا نہو سکے احمقون نے خدا تعالی کی تقدیر کے پھرانے
کی یہہ تدبیر باندھی اس شہر مین بنی اسرائیل حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد حضرت یوسف
علیہما السلام کے وقت سے بہت تھی ناکھون آدمی مرد جورو جمع رہتے تھے فرعون نے اس دن
حکم کیا جس دن کی اگلی رات مین مقرر کیا تھا ہزارون سپاہ ال نکال کر سب مردون کو شہر سے
باہر نکالا جو مردون کو شہر مین رہتے یا باہر چھوڑ رکھوالے رکھے جوا مکان مرد بنی اسرائیل
کا اور سب فرعون کی لشکر کے مرد شہر مین آنے نپاوے اسکا حکم برا بھاری تھا ڈر سے سب کوئی
باہر شہر کے تمام رات رہے کوئی اندر نجا سکا نجومی اور کاہن سب تمام رات جاگتے رہے فرعون
اور عمران جو اسکا بڑا خاص وزیر تھا یے دونون شہر مین گئے عمران جو بنی اسرائیل سے تھا فرعون
کو معلوم نہ تھا اور اسکے اوپر فرعون کا بڑا اعتبار تھا پھر اس رات فرعون کی سب لشکر باہر
شہر مین رہی فرعون نے عمران سے کہا تو آج کی رات میرے پاس سے کہین مت جا میرے محل
کے دروازے کی چوکی مین رہ عمران نے قبول کیا تمام رات وہین رہا پھر اُس رات مین جب وہ
وقت پہنچا جو خدا تعالی نے چاہا تھا تمام عورتین شہر کو خالی دیکھہ کر تمام شہر مین پھرتی تھین
عمران کی جورو بھی تب کہنا سنو لرکر عمران کی خبر پاکر عمران کے پاس آئی عمران کا دل
اُنکو دیکھہ کر رہ نہ سکا دونو آپس مین ملے حکم سے خدا کے اسی ساعت حضرت موسی باپ کی پیٹھہ
سے ماکے پیٹ مین آئے پھر عمران نے جورو سے کہا وہ لڑکا جس سے فرعون ڈرتا ہی فرعون کے
ملک کا خراب کرنے والا اسکو پانی مین ڈبانے والا بھی ہمارا بیٹا ہی خبردار اس بات کو کسی سے مت کہو
پھر نجومیون نے اس وقت کے پیچھے آسمان کو نظر کر کر کچھہ نشانی پاکر جانا جو وہ لڑکا باپ کی
پیٹھہ سے ماکے پیٹ مین آیا سب پاکر فریاد کرنے لگے پکارنے لگے ایسا شور ہنگامہ کرتے جو فرعون نیند
سے جاگتے تھا عمران سے پوچھا یہہ کیا شور غل ہی عمران نے کہا شہر کے باہر بنی اسرائیل جمع ہیئن
آپس مین کھیلنے مین بازی کرتے ہیئن فرعون کو تسلی ہوئی نیند جاتی رہی سوچ مین فکر مین رہا

حضرت موسیٰ کو پہچانا انہی کی گود میں لیا دل میں نہایت خوش ہوئی شتابی کیا دودھ دیا حضرت موسیٰ
دودھ پینے لگے تب تو سب خوش ہوئے انھیں کو دائی مقرر کیا آمدنہ تھا ان لونکو اُن کی ماں کے
پہنچا دیا فرعون کے گھر میں اپنی ماں کے پاس پرورش ہوتے رہے جب جوان ہوئے بادشاہزادوں کی طرح
اپنے تئیں سمجھتے [illegible] فرعون کا بیٹا کہتا تھا بیس برس کی عمر تھی بموجب فرعون کے گھر میں تھے
پھر ایک دن حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے فرعون کا ایک مصاحب ایک طمانچے سے مارا گیا
فرعون کو خبر ہوئی اُس نے کہا ارے میں آیا ہر وہ لڑکا ہی جو میرا دشمن ہی اِس مصاحب کے بدلے
حضرت موسیٰ کے مارنے کی [illegible] حضرت موسیٰ کا دوست تھا اُس نے کہا تم اسی
وقت یہاں سے نکل جاؤ تمہارا مار ڈالنا [illegible] ہوئی ہی حضرت موسیٰ اکیلے راتوں رات
چھپ کر اِس شہر سے نکل کئی دن میں مدین ایک شہر تھا وہاں پہنچے اِس شہر میں حضرت
شعیب پیغمبر رہتے تھے اُن سے ملاقات کی [illegible] اُنھوں نے بہت [illegible] تک
اُن کے پاس رہے [illegible] بکریاں چرائیں پھر حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کہ بی بی صفورا اُنکا نام
تھا حضرت موسیٰ کے ساتھ نکاح کر دیا پھر دس برس کے بعد حضرت موسیٰ حضرت شعیب سے
رخصت ہوکر اپنی بی بی کو ساتھ لیکر مصر کے طرف اپنی ماں سے اپنے بھائی سے حضرت ہارون
نام تھا ملنے واسطے چلے پھر سفر میں راہ میں ایک وقت رات کو چلے جاتے تھے اندھیاری رات
تھی جاڑا تھا مینہ برستا تھا اُس وقت اُنکی بی بی کو درد زہ جننے کا درد پیدا ہوا آگ کی تلاش
ہوئی حضرت موسیٰ نے سب لوگوں کو اپنے قافلے کے کہا تم اسی جگہ رہو میں کہیں سے ڈھونڈ کر آگ
لاؤں باہر نکل کر [illegible] کھڑے ہوکر ہر طرف نظر کی ایک طرف دور سے آگ
نظر آئی [illegible] اُس طرف چلے ایک پہاڑ آیا اُسکے اوپر چڑھے ایک درخت کے اوپر آگ نظر
آئی اُنھوں نے آگ لینے کو ہاتھ چلایا وہ آگ سرک گئی اپنے عصا سے ایک لوکا باندھا جلانے
کے واسطے عصا اوپر اُٹھایا وہ آگ اور اوپر بڑھی حضرت موسیٰ کو خوف پیدا ہوا ڈرے حیران
ہوئے یہ کیا چیز ہی کیونکر اوپر سرک جاتی ہی اسی فکر میں تھے جو [illegible] کی طرف
سے آواز آئی موسیٰ ڈرے مت یہ وادی مقدس ہی اِس مکان کا طُویٰ نام ہی میں پروردگار
ہوں تو میری بندگی میں حاضر رہ تجھکو میں پسند کیا خاص بندوں میں داخل کیا اپنا پیغمبر کیا
فرعون کی طرف جا وہ خدائی میں آپ کو شریک کرتا ہی غرور تکبر کرتا ہی گمراہ ہوا ہی [illegible]

درکار تھا سب کچھ موجود تھا حضرت موسیٰ کے ساتھ بہت بکریاں تھیں اُنکی رکھوالی کے واسطے
اللہ تعالیٰ نے گرگ بھیڑیوں کو حکم کیا تمام مدت چوکی دیتے رہو قصہ کوتاہ حضرت موسیٰ
مصر میں آئے اپنی ماں سے بھائی سے ملاقات کی حضرت ہارون بھی پیغمبر ہوئے تھے دو ۲ صاحب
[illegible] میں گئے اُسکا ایسا ڈر اور رعب جاہ جلال تھا جو کتنے دنوں سے اُنکی خبر کسی نے
فرعون کو نہ پہنچائی جب اُسکو بہت دنوں میں خبر ہوئی لوگوں نے اُس سے کہا دو آدمی باہر دروازے
میں ہیں کہتے ہیں ہم پیغمبر ہیں ان سے باتیں [illegible] فرعون نے اپنے حضور میں بلایا موسیٰ کو
دیکھ کر پہچانا کہا تو وہی ہے [illegible] پالی ہے تیرا احسان اور ہی گناہگار ہے میرے
ایک بندے کو مار کر بھاگا تھا حضرت موسیٰ نے کہا میں وہی ہوں اُسوقت میں بےخبر تھا کچھ جانتا نہ تھا
اُسکو خطا سے مارا تھا تم نے میرے مارنے کا قصد کیا تھا میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ جو سب کا پروردگار ہے
معبود ہے صاحب ہے مجھکو ہدایت کی راہ بتائی پیغمبر کیا تیری طرف ہدایت کو بھیجا تیرے واسطے آیا
ہے تو اپنی اُس جھوٹی دعوی سے توبہ کر بندہ ہوکر دونوں جہان کے پیدا کرنے والے کو سجدہ کر میں
جو کچھ تجھکو راہ بتاؤں قبول کر تیری اس بات میں سب طرح سے دونوں جہان میں بہتری ہے
اور جو پروردگار کی بندگی کی راہ میں نہ آوے میرا کہنا ہدایت نہ مانیگا آخر پشیمان ہوویگا دنیا آخرت
میں تیرے اوپر خواری خرابی آویگی یہ تیری طرف پیغام ہے پروردگار تعالیٰ کی طرف سے فرعون
نے سنکر کہا میں اپنے سوا اور کسیکو جانتا نہیں تجھ سے اور دوسرا کون بڑا ہے تیری اس بات کا کیا
شاہد ہے حضرت موسیٰ اپنے ہاتھ کو اپنے بغل کے اوپر پھیر کر باہر نکالا آفتاب کی روشنی اُس روشنی کے
آگے پھیکی ہوگئی فرعون دیکھ کر تعجب کیا کہا کچھ اور بھی ہے حضرت موسیٰ نے عصا کو ڈال دیا
وہ عصا ایک بہت بڑا اژدہا ہوکر فرعون کی طرف چلا لوگ سب بے اختیار ہوکر بھاگنے
لگے فرعون نے پکارا موسیٰ پکڑ لے اُسکو حضرت موسیٰ نے پکڑ لیا عصا ہو گیا اور بہت بہت باتیں ہوئیں
فرعون نے حضرت موسیٰ کو رخصت کی کہا اب جاؤ پھر اس بات کی بات کہینگے حضرت
موسیٰ باہر آئے فرعون نے اپنے سب وزیروں سے امیروں سے صلاح مصلحت کی کہا یہ خوب صورت دو درویش
ہیں اس بات میں کیا کیا چاہیئے کیا تدبیر کیجئے ہامان وزیر نے کہا یہ جادوگر ہیں ملک دولت ہماری
لینے کے واسطے آئے ہیں اُسکا علاج یہ ہے جو تمام ملک کے شہروں کو جادوگروں کو بلا [illegible]
[illegible] جمع کیجیے اُس میں جادو کو لاوے ہزاروں جادوگر اُن دو کے آگے البتہ غالب ہوینگے

پھر اُن دونوں کو ملک سے نکال دیجیے یا مار ڈالیے فرعون نے یہ مصلحت پسند کی ملک ملک
شہر شہر خط لکھے آدمی بھیجے جہاں کہیں جادوگر تھا منگوا فرعون کے دربار میں آیا ستر ہزار جادوگر جمع
ہوئے انھوں نے بہت بہت طرح کے تماشے فرعون کو دکھائے بہت ڈراونی صورتیں دکھائیں جو فرعون
بہت خوش ہوا اور جانا جو یہ غالب آوینگے فرعون نے اُن سب جادوگروں سے کہا دو آدمی ایسی
طرح کے آئے ہیں ایسا ایسا کرتے ہیں جو تم اُنکو زیر کرو تو میں تم کو بہت مال دونگا دنیا اور
تمکو اپنا مقرب کرونگا جادوگروں نے کہا تیرے اقبال سے ہم اُن پر غالب آوینگے ایک برس کی
مہلت مانگی فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا تم بھی ایک برس تک چپ رہو کچھ نہ بولو اسکے بعد غالب آنا
تمہاری بات ہی حضرت موسیٰ نے قبول کیا وے جادوگر اپنی جادوگری کے تمام اسباب بنانے لگے
جو کچھ ہنر جانتے تھے سب کچھ خرچ کیا ہزاروں جادو کے سانپ اژدہا ہاتھی باگھ دیو بلا بھوت
بنا کر تیار کیے موجود کیے ایک برس کے پیچھے عید کے دن شہر کے باہر ایک بڑا میدان تھا وہاں جگہہ
صاف کروائی ایک بڑی بلند جگہہ کے اوپر فرعون کا تخت دکھا فرعون سوار ہو کر آیا اپنے تخت کے
اوپر بیٹھا ہزاروں لاکھوں آدمی تماشے دیکھنے کے واسطے جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت
ہارون علیہما السلام بھی آکر ایک طرف کھڑے ہوئے اور اس طرف سے ستر ہزار جادوگر آکر
اُس میدان میں کھڑے ہوئے اور اپنی برس روز کی محنت کے کارخانے جادوگری کے تماشے ہزاروں
طرح کے لاکر جمع کیے تمام کہتے تھے یہ دو آدمی اتنے ہزار جادوگروں کے اوپر کس طرح غالب آوینگے
ساحروں نے حضرت موسیٰ سے کہا یا موسیٰ تم ڈالو اپنے کو لاؤ جو کچھ لائے ہو حضرت موسیٰ نے کہا پہلے
تم لاؤ جو کچھ لاؤ میدان میں ڈالو دکھلاؤ ساحروں نے اُس میدان میں ہزاروں لاکھوں سانپ اژدہا
دکھلائے بہت بلا بدتر ظاہر کیے تمام خلق میں شور پڑ گیا دھوم ہو گئی فرعون اوپر سے بیٹھا ہوا دیکھتا تھا
اپنے دل میں کہا موسیٰ ایک سانپ دکھلاتا تھا یہ ہزاروں سانپ بڑے بڑے اژدہا پھرتے ہیں اس
میدان میں یہ بہت بڑی بات ہی جب یہ سب صورتیں ظاہر ہوئیں فرعون کے لوگ دیکھ کر
سب تعجب میں رہے بڑائی کرنے لگے سب جادوگروں نے فرعون کو سجدہ کیا اور کہا تیری بڑائی کی تیری
عزت کی قسم آج ہم موسیٰ کے اوپر غالب آئے فرعون نے کہا آج تمہارا میں بڑا مرتبہ کروں گا اپنا
کام کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی نادانی سے اپنے دل میں خوف کھایا اپنے دل میں کہنے
لگے یہ لوگ معجزے میں اور سحر میں تفاوت نکر سکینگے ایک عصا کے سانپ کو ہزاروں

تھا انہوں نے کیوں کر بڑا کہینگے اِسی سوچ مین تھے جو اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبرئیل آتے
پیغام لایا کہا یا موسی تم ڈرو مت کچھ خوف نہ کرو عصا کو ڈال دو قدرت کا تماشا دیکھو سب لوگ
انتظار مین تھے جو حضرت موسی نے عصا کو ڈال دیا زمین مین عصا گرتا تھا جو ایسا ایک ڈرانی
صورت کا بڑا اژدہا ہو گیا جو اُس کے دیکھنے سے سب کیکو ڈر ہو گیا پھر وہ اژدہا میدان کے تمام
ہزاروں لاکھوں جادو کے سانپوں کا اژدہا اُن کا لوہا سمیٹ کر کر سب کا ایک نوالا کر لیا
سارے میدان کو خالی کر دیا پھر سب کو کھا کر فرعون کی طرف چلا ایسی ہیبت اُسکی لوگوں کے
اوپر پڑ گئی جو لاکھوں آدمی بے اختیار بھاگے ایک ایک کے اوپر آپس مین گرنے لگے ستر ہزار
آدمی اُس وقت آپس مین پاؤں کے نیچے دب کر پس کر مر گئے فرعون بھی فضیحت سے اٹھ کر بھاگا
پھر حضرت موسی نے اژدہا کو پکڑ لیا عصا ہو گیا جب جادوگروں نے یہ تماشا دیکھا اپنے دل مین بوجھا
جانا یہ جادو کا کام نہین ہم سے کوئی بڑا جادوگر نہین ہی یہ خدا ہی کا کام ہی سبھون نے حضرت موسی
کی پیغمبری کے اوپر یقین کیا سچ جانا ستر ہزار آدمی بے اختیار ایمان کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہتے تھے
سب جادوگروں نے کفر سے جادو سے توبہ کی ایمان لائے حضرت موسی کے تابع ہوئے مسلمان ہو گئے
فرعون نے جب یہ سب کچھ حقیقت دیکھی چاہا جو ایمان لاوے ہامان اُس کے وزیر نے کہا یہ بڑے
جادوگر ہین اُن سب جادوگروں کے سردار ہین اُن سبھوں نے آپس مین مصلحت کر کر یہ کام
کیا ہی وہ احمق فرعون پھر گیا جادوگروں سے بلا کر کہا تم کیوں میرے بغیر حکم موسی کے اوپر ایمان
لائے اپنا بھلا چاہتے ہو تو اُس بات سے پھرو نہین تو مین تم کو مار ڈالوں گا ہاتھ پاؤں
تمہارا کاٹ ڈالون گا ساحروں نے یہ بات سنکر کہا ہم اِس بات سے پہلے گمراہ تھے بے خبر تھے
تجھکو بڑا جانتے تھے خدا کہتے تھے جادوگری مین ہم بہت بڑے ہین ہمارے برابر کوئی نہین اب ہم
لوگوں نے جانا یقین کیا پیدا کرنے والا تیرا اور ہمارا اور تمام عالم کا اللہ تعالی ہی سب طرح کی قدرت
اُسی خاوند کو ہی وہ خاوند ایک ہی اُس کا کوئی شریک نہین اور تو اور ہم اور سب عاجز بندے
ہین عاجز ہین اور موسی سچ پیغمبر ہی اللہ تعالی کی طرف سے ہم کو ہدایت کی سیدھی راہ دکھائی
اب کس طرح ہم بری بات پر راہ سے بے راہ ہوویں تیرے مارنے سے ہم ڈرتے نہین اب دنیا
مین کتنی دن کا حکم اللہ تعالی نے تجھکو دیا ہی تو مار سکتا ہی مار ڈال تیرے مارنے سے ہمکو اور بہتری
ہی ہمکو اللہ ہی پر تکیہ ہی مرنے کے پیچھے ہمارا کچھ برا نہین ہووےگا بھلا ہی پھر وہ بد بخت فرعون نے

حکم کیا جو ستر ہزار آدمی مسلمان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چومنجا کر کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر سب کو
مروا ڈالا اور اُن لوگوں نے اپنے ایمان سے ایک ذرہ تفاوت نہ کیا مارے ڈالنے میں مجکم ہے اللہ تعالی نے
اُن سب کو شہیدوں کا درجہ دیا بہشت میں داخل کیا ہمیشہ کی خوشی دی تھی تعجب کی پھر اُس کے پیچھے
حضرت موسی سے اور فرعون سے بہت بہت قصے گذرے بہت بہت معاملے ہوئے بہت بڑا قصہ ہے تمام
قرآن میں جا بجا حضرت موسیٰ کے قصے کا بیان ہے پھر آخر کو اللہ تعالی کا حکم ہوا حضرت موسی
کو جو ہم بھیجے بنی اسرائیل کو اور اپنی اُمت کو لیکر شہر سے نکلو میں فرعون کو غرق کیا چاہتا ہوں
حضرت موسی نے سب اپنے لوگوں سے صلاح کر کر چھپ کر رات کو نکل گئے لاکھ آدمی تھے
ساتھ ان کے اور ملک کی راہ لی صبح کے وقت فرعون کو خبر پہنچی جو حضرت موسی بنی اسرائیل
کو لیکر شہر سے نکل گئے فرعون بہت غصہ ہوا اور کہا سب لوگ میرے تیار ہو کر آدمی میں سوار
ہو کر جا کر اُن سبھوں کو پکڑ لا کر مار ڈالوں گا پھر سوار ہوا تمام فوج اُس کے ساتھ ہوئی چھ لاکھ آدمی
داہنی طرف چھ لاکھ آدمی بائیں طرف چھ لاکھ آگے چھ لاکھ پیچھے اور کئی لاکھ درمیان تھے
بیشمار فوج سے حضرت موسی کے پیچھے چلا جلدی سے پہنچ گیا آگے سے حضرت موسی اپنی فوج لئے ہوئے
چلے جاتے تھے شتابی سے راہ کاٹتے تھے پھر جاتے جاتے آگے ایک بڑا دریا آیا سب بند ہو رہے اور
پیچھے سے فرعون کے ہراول کی فوج کی نشان نظر آئی سب لوگوں کے دل میں بڑا ڈر پیدا
ہوا خوف کھایا حضرت موسی سے عرض کی فرعون کی فوج آ پہنچی اور آگے دریا ہے اب کسی طرف
راہ نہیں رہا کس طرح اس دشمن سے بچ سکینگے حضرت موسی نے کہا تم وسواس مت کرو
خاطر اپنی جمع رکھو اللہ تعالی بچانے والا موجود ہے پھر حضرت موسی نے اُس پاک پروردگار کی
طرف رجوع کیا سجدہ کیا بندگی بجا لائی عاجزی کی اپنا حال عرض کیا حضرت جبرئیل علیہ
السلام اللہ تعالی کی طرف سے آئے حکم ہوا یا موسی تم اپنے عصا کو دریا کے اوپر مارو اور کہو ہم کو راہ
دے حضرت موسی علیہ السلام حکم کے موافق بجا لائے دریا کو عصا مارا اور کہا ہم کو راہ دے خدا تعالی
کے حکم سے دریا پھٹ گیا باد کو حکم ہوا دریا کی زمین کو جو گیلی ہو رہی تھی اُس کا پانی اُسی وقت
سکھا ڈالا سورج نے حکم سے ایسی دھوپ کی گرمی کی جو زمین سخت ہو گئی حضرت موسیٰ
کے ساتھ اُنکی اُمت بارہ گروہ تھے بارہ فوجیں تھیں ہر ہر فوج میں لاکھ لاکھ آدمی تھے دریا
بارہ جگہ پھٹا بارہ راہ بڑی کشادہ ہو گئیں اور درمیان میں پانی کی دیواریں کھڑی ہو گئیں اور

باقی کی دیواروں میں سوراخ جالی کی طرح ہو گئے جو آپس میں ایک فوج دوسری فوج کو دیکھتے جاتے تھے اسی طرح تمام فوج حضرت موسیٰ کی خاطر جمع سے دریا کے اندر پہنچے لے وہ واسطے تمام آدمی پار اتر ے جب پوچھا ری حضرت موسیٰ کی فوج کی اس کنارے پہنچی تب فرعون کی لشکر کی اگاڑی اس کنارے دریا کے آپہنچی فرعون کے لوگوں نے یہ حقیقت دیکھ کر بڑا تعجب کیا صف میں رہ گئے آگے نہ بڑھ سکے کھڑے ہو رہے فرعون کو یہ خبر پہنچی اب دریا کے کنارے کے اوپر کھڑا ہو لیبارہ راہیں دریا میں دیکھیں حیران رہا اسکے دل میں آیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر ایمان لاوے ہامان اسکا وزیر آگے آیا اور اسکی یہ حقیقت معلوم کر کر اس نے کہا دریانے تیرے ایک بندے کو راہ دی ہی تو خدا کہاتا ہی تجھکو کیوں کر راہ نہ دیوے گی دوسرا اسی مت کر شتابی سے اس راہ کے اندر چل پڑ لوگ ساتھ سے جاتے نہ رہیں انکو پکڑ لاویں مروا ڈالیں وہ کم بخت اس سے مغرور ہوکر دریا کی راہ میں پیٹھا پیچھے سب دریا کی راہ اسی طرح قایم تھی انہوں نے جانا دریا ہمارے واسطے کھڑا ہو رہا ہی ساری فوج اسکی سب راہوں میں داخل ہو گئے جب لوگ آچکے ایک آدمی بھی باہر نہ رہا سب کوئی دریا کے درمیان پہنچے حکم ہوا دریا کی دیواریں ٹوٹنے لگیں دریا کے پانی آپس میں ملنے لگے آدمی ڈوبنے لگے اور فرعون نے اپنا ڈوبنا یقین کیا اسنے بے اختیار کہنے لگا میں ایمان لایا میں مسلمان ہوا موسیٰ اور ہارون کے خدا کو برحق جانا آواز آئی اس وقت تو ایمان لایا ساری عمر کافر رہا آج تیرے تن کو نجات دیکر سبکو دکھلا دنگا جو ہر کوئی دیکھ کر عبرت اٹھاوے جانے جو کوئی اپنے پروردگار کی بندگی سے منہ پھیرے مغرور رہے اسکا یہ حال ہی اسی حال میں فرعون اور سب فرعون کے لوگ لوازم لاکھوں آدمی دریا میں ڈوب موے دریانے حکم سے انکو ایسا ڈبایا بہا کر لے گیا جو کہیکا اُن میں سے تمام نشان نہ معلوم ہوا ایک فرعون کی لاش کو باہر اچھال کر جس کنارے میں حضرت موسیٰ تھے اسی کنارے میں لا ڈالا جڑاؤ تاج کپڑے لباس پادشاہی کا اسکے بدن میں تھا اوگوں نے پہچان کر اللہ تعالیٰ کے شکر بجالائے حضرت موسیٰ نے اور سبھوں نے پاک پروردگار کو سجدہ کیا ایسے دشمن سے اسطرح سے بچایا اور اسکو اس خرابی سے مارڈالا اور سبھوں نے اسکو دیکھ کر عبرت اٹھائی ہر کوئی کہتا تھا یہ وہ شخص ہی جو کل کے دن لاکھوں کروڑوں کا سردار تھا خدائی کی دعوی کرتا تھا کروڑوں مال خزانوں کا صاحب تھا آج اس خرابی سے اس حال میں خوار و خراب پڑا ہی

کوئی اُسکے اُوپر رونیے والا بھی نرہا سچا پادشاہ قایم و ایم خدا ہی سب طرح کی قدرت سوا ے اللہ تعالی کے اور کسی کو سزاوار نہین لائق نہین سب حکم اور قوتین قدرتین اُسی ایک پروردگار کو لایق ہی اور بس پھر جب حضرت موسی کو اُس بڑے فصے سے خلاصی ہوئی چھوٹے ایسا دشمن اپنے سب لوگون کے ساتھ ہلاک ہوا اللہ تعالی نے مصر کا ملک تمام حضرت موسی کی اُمت کو دیا بنی اسرائیل اُن لوگون کی نبی بنائی عمارتون تیار گھرون مین آرہے خاطر جمع ہوئے بے دھڑک اپنے پروردگار کی بندگی مین مشغول ہوئے پھر حضرت موسی کا قصہ بہت بڑا ہی بہت معاملے گذرے ہین اِس سورت مین اتنا قصہ بہت ہی اِسو اسطے بیان مین کچھ آیا جو اللہ تعالی فرماتا ہی اِس قصے مین اُن معاملات مین جو حضرت موسی اور فرعون کے درمیان مین گذرے بہت بہت نصیحتین ہین بہت بہت فائدے ہین اللہ تعالی جس مومن مسلمان کو سمجھ بخشی پا سکتا ہی اور بیان اُن فایدون کا کوئی کہان تک کر سکتا ہی جو کچھ بیان مین آوے مدد تھوڑا ہی ناواقفون کے واقف کرنے کے واسطے کئی فایدے لکھنے ضرور ہین تو سمجھے اور اللہ تعالی کے فضل سے ایمان زیادہ ہوجاوے ایمان کی قوت آجاوے ایک فایدہ یہہ ہی اِس قصے مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکے کے لوگون کو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور اُن سب لوگون کو ایمان لانے کی طرف بلائے اُسکی ہدایت کی اللہ تعالی کی بندگی کرنی سب کسیکو فرمایا اور کہا تم بتون کی بندگی چھوڑ دو ایک پاک پروردگار کی بندگی کرتے رہو اور بری عادتون کو اپنی دور کردو یے مشرک اِن باتون کو سنکر ناخوش ہوئے دشمنی مین کمر باندھی بہت بہت طرح سے اذیت دینے لگے برا کہنے لگے حضرت کی خدمت مین اور حضرت کے اصحاب کی خدمت مین بے ادبیان کرنے لگے اِن باتون کے سبب حضرت کی مبارک خاطر کے اوپر دلگیری ناخوشی آجاتی تھی اللہ تعالی نے اپنے محبوب کی تسلی کے واسطے پیغمبرون کے قصے بھیجے اِن قصون مین اگلے پیغمبرون کی حقیقت کا بیان ہی اُنکو جو کچھ اُنکی اُمتون سے معاملہ گذرا تھا وہ بیان کردیا یہہ قصہ بھی حضرت موسی پیغمبر کا جو فرعون کے ساتھ معاملات گذری تھی تسلی کے واسطے بھیجا اِس مین اِشارت ہی یا محمد تم بھی اُن مشرکون کے اذیت دشمنی کے اوپر صبر کرتے رہو ہدایت کا کام مت چھوڑ دو جو کہنا ہی کہے جاؤ جس کسیکو جو کچھ نصیب ہی ہدایت گمراہی وہی بات ہوویگی تم ہدایت کرنے کا ثواب پاؤگے شتابی مت کرو ناخوش مت ہو دلگیر مت کرو یہہ مشرک کافر بہت بڑے زبردست ہین

بادشاہ تھیں خدائی کی دعوی نہیں کرتے تھیں فرعون دنیا کے لوگوں میں بہت زبردست تھا بادشاہ تھا
ظالم تھا خدائی کی دعوی کرتا تھا موسی علیہ السلام اسکے ہاتھ سے بہت اذیت پائی موسی
کی قوم ہزاروں لاکھوں آدمی طرح طرح کے اذیتیں ظلم اسکے ہاتھ سے سہتے رہے موسی نے
بالچھوں برس تک اسکے جھگڑے میں لشکروں کے اوپر صبر کیا آخر کو وہ کافر ظالم خراب ہوا اور موسی
کی قوم نیک لوگ تھے بالا ہوئے غالب آئے تماشا اور تمہارے اصحابوں کا اور سب لوگوں کو بھی یہی بات
چاہیئے خدا کے حکم بجالانے میں خدائی رضامندی حاصل کرنے میں کتنی ہی محنت آوے تکلیف ہووے
کوئی دشمنی کرے کچھ انکی بری کرے گوارا کرے اپنی سعادت جانے صبر کرے یہ محنتیں تکلیفیں
سب کچھ جاتی رہینگی راحتیں ہو جاوینگے کافر شریر منافق لوگ ذلیل ہر طرح خوار ہو جاوینگے اور
مومنوں کا ہر طرح سے بھلا ہوویگا مسلمان کو آخرت میں تو جان اور نعمتیں موجود ہیں اور فایدہ یہہ
ہی بندوں کو چاہئے باتیں کریں جس کام کو اللہ تعالی نے چاہا تب ہی تمام کرے اول سے آخر کو پہنچاوے
کیا کہ زمین میں آسمان میں بھی قدرت نہیں جو پورا ہونے دیوے تمام ہونے دیوے جس کام کی جس وقت
تدبیر کی ہی اسی وقت ہوتا ہی تفاوت نہیں ہو تمام عالم کی خلق جمع ہو کر جو چاہیں تدبیر کریں وہ
کام اس وقت ہووے کسی کی تدبیر کچھ کام نکرے فایدہ نہ دیوے فرعون نے لاکھوں آدمیوں کو اپنے
دوستوں کو لیکر تدبیر کی جو حضرت موسی پیدا نہ ہونے پاوے کچھ نہو سکا اسکے گھر کے دروازے
میں جو کچھ چاہا تھا سو کروا دیا لاکھوں آدمی ہزاروں نجومی اپنے سر میں خاک ڈالتے رہے اور
فایدہ یہہ ہی وہ خاوند ایسا قادر ہی جسکو چاہے دشمنوں سے ہزار کئی لاکھوں کروڑوں دشمنوں
کے درمیان اسکو سلامت رکھے کسیکو طاقت نہووے جو اس کا ایک بال بھی بیکا کر سکے
حضرت موسی کو فرعون سے دشمن کے گھر میں اسی کے ہاتھوں میں پرورش کروا دی حضرت موسی
کے لہو کا پیاسا تھا انکی دشمنی میں ہزاروں حمل گروا دئے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے اور انکو مار نہ
سکا اپنے گھر میں اپنے ہاتھوں میں پالتا تھا اور جسکو مار ڈالا چاہے لاکھو کروڑوں دولت رفیق
اس کے کام نہ آسکیں کوئی اسکو بچا نہ سکے فرعون ایسا بڑا بادشاہ تھا اور ایسی بڑی دولت
رکھتا تھا جو اسکی حد نہ تھی اور اتنے آدمی اس کے دوست تابع یار مددگار تھے جو اس مغروری سے
خدائی کا دعوی کرتا تھا جب خاوند تعالی نے اسکو ہلاک کرنے غرق کرنے چاہا کوئی اس کے کام نہ
آیا کسی کی دوستی یاری مددگاری اسکے کام نہ آئی ایک دم میں ڈوب گیا ہلاک ہوا اور

فایدہ یہ ہی اللہ تعالی جب چاہتا اپنے دوستونکو پیغمبرونکو غالب کرے اور اپنے دشمنونکو
پست کرے اول انکو انکی ہدایت کرنی فرماتا ہی دشمن انکی دوستی کی ضرورت نہیں انکو خاطر
میں نہیں لاتے دوستون کا حال پہلے ضعیف ہوتا ہی پھر آہستہ آہستہ دوست غالب آتے جاتے ہیں
دشمن پست ہوتے جاتے ہیں آخر کو دشمن سب آپ سے گھر جاتے ہیں جو پھر کبھی اٹھ سکنے کی
راہ نہیں رہتی اور دوست آپ سے بڑھتے ہیں جو تمام عالم میں آفتاب کی طرح روشن ہو جاتے ہیں
اور فایدہ یہ ہی مسلمان کو چاہیے اپنے دل میں یوں جانے دنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہیں اللہ تعالی
کے پاس اس دنیا کی کچھ قدر و عزت نہیں فرعون کافر تھا دنیا کی دولت تمام مال رکھتا تھا اسکے پاس
بہت سے بہت تھا جو دنیا کے مال کی اللہ تعالی کے پاس کچھ بھی قدر ہوتی تو اس دشمن کو اس
دنیا کے مال سے کچھ نہ ملتا جس چیز کی خدا تعالی کے پاس قدر ہی وہ چیز دشمنوں کو نہیں ملتی اس
دنیا کے حرام مال دولت نہونے سے مسلمانوں کو چاہیے کچھ غم نکھاوے اپنے ایمان دین مسلمانی میں اور
جو کچھ حلال رزق ملے اس میں خوش رہے شکر کرتا رہے اور فایدہ یہ ہی مسلمان سب اپنے دل میں
یوں جانیں سمجھیں دنیا کا مال بہت بری چیز ہی فرعون نے جب بڑے مال کا آپ کو خداوند دیکھا
بہت لوگوں کے اوپر اپنی حکومت دیکھی خدائی کی دعوی کرنے لگا کافر رہا ہدایت قبول نکی آخر
دریا میں مارا گیا اللہ تعالی مسلمانوں کو ایسے مال سے دنیا کے اپنی پناہ میں رکھے اور فایدہ یہ ہی
اللہ تعالی جو کسیکو بڑی دولت دنیا کی دیوے اور وہ مغرور ہو جاوے تکبری کرے بے فرمانی کرے
ظلم کرے عالموں کی فاضلوں کی مسلمانوں کی حقارت اہانت کرتا رہے حرام زادوں شریروں کو
پیش کرے یہ سب باتیں کرتا رہے اور اسکی دولت میں کچھ خلل نہ آوے مال بڑھتا رہے چاہیے
اس بات سے کوئی مسلمان دھوکے میں نہ پڑے بری بات کو بھلی نجانے اپنے دل میں اپنی زبان
سے نکہے یہ اچھی راہ ہی اچھی بات ہی ظالم ظلم کرتا برا کام کرتا ہی اچھے آرام سے خوبی سے
دولت دنیا اولاد مراد پاتا ہی جو ایسے کام کرنے برے ہوتے خدا ناراض ہوتا تو خوار ہوتا خراب
ہوتا دنیا کی دولت اور یہ آرام نہ پاتا بہت فاضل عالم نماز روزے کرنے والے پریشان ہیں تنگی
میں ہیں کیا جانیے خدا کس بات میں راضی ہی یہ بیہ خطرا بڑا دھوکا ہی بہت جاہل نادان ایسے
ایسے خیال خطرے کیا کرتے ہیں اللہ تعالی کے پاس ہرگز دنیا کے مال کی قدر نہیں ہی علم کی ایمان کی
اچھے عملوں کی قدر ہی مومن مسلمان دنیا میں کیسے ہی حال میں رہے آخر کو اسکا بھلا ہی یہی خوبیان

ہیں اور بے دین ظالم برا کام کرنے والا دنیا میں کیسے ہی بھلے حال میں ہووے کیسا ہی مال و دولت دنیا
کا پاوے آخر کو اس کا ہر طرح برا ہی ہوتا ہے ظالم شریر بدکار کو اللہ تعالی دنیا میں مال و دولت کئی دن کے
واسطے دیتا ہے اور اس کی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے وہ ظالم جو چاہتا ہے سو کرتا ہے گناہوں کے بوجھ
بھاری سا اپنے اوپر اٹھاتا ہے آخر وہی بوجھ اسکو لے ڈوبتا ہے اور مومن مسلمان کیسے ہی حال میں ہو
خواہ تنگی میں ہووے خواہ دنیا کی فراغت میں ہووے جو سچا مومن مسلمان اچھا ہے اسکو ہر طرح سے آخر کو
نجات ہے آرام ہے راحت ہے دنیا میں کافر بے دین منافق کیسے ہی اچھے حال میں ہووے سیکڑوں
برس تک دنیا کے مال میں خوش رہے کچھ اعتبار نہیں بڑی چیز نہیں آخر کو ہمیشہ ہمیشہ اسکو خواری
ہے خرابی ہے عذاب ہے ہلاکی ہے دنیا کے ہزاروں برس آخرت کی عمر کے آگے ایک ساعت ہے
ایک آن ہے اور مومن مسلمان مخلص دنیا میں کیسے ہی حال میں ہووے تو بہت سے دنوں تک
تنگی تصدیع میں رہے پھر کئی دن چلے جاتے ہیں آخر ہمیشہ ہمیشہ خوشی خوشحالی میں رہنے والا
ہے فرعون بڑی دولت میں حکومت میں کروڑوں سال خزانوں کے غرور میں کئی دن ان
آدمیوں کے اوپر کی سرداری کی ناشکری میں خدائی کی دعوی کرتا رہا ظالم
کرتا رہا ہزاروں خون کئے ہزاروں بت گھڑوا دئے نوے ہزار لڑکے شیرخوار مارے ستر ہزار ساحروں کو
ایمان کے ضد سے مروا ڈالے اور سوا اسکے ہزاروں بدفعلوں میں تھا یہ سب بری باتوں کے
ساتھ پلا سو برس تک اس نے کبھی کچھ آزار نہ پایا بیمار نہیں ہوا سر بھی نہ دکھا اور وہ
جو کچھ چاہتا تھا عیش عشرت خوشی اسکو موجود ہوتے تھے مقصود سب اسکے بر آتے تھے پاک
پروردگار نے ایسی ڈھیل دی تھی چار سو برس تک اسکے حق میں جو باورچی خانے کا ایک باسن
بھی نہ ٹوٹا تھا کسی چیز کا اسکے کچھ نقصان نہ آیا تھا یہ سب مکر تھا اللہ تعالی کا آگے جیوں جیوں مقصود
اسکے حاصل ہوتے تھے حکم اپنا جاری دیکھتا تھا صحت عافیت تندرستی ملتی رہتی تھی تیوں تیوں
مغروری اسکی بڑھتی جاتی تھی کفر زیادہ ہوتا جاتا تھا گناہوں کے ظلم کے بھار اسکی پیٹھ پر چڑھتے تھے
آخر کو اسی بوجھ سے ایسا ڈوبا جو پھر کبھی نہ اچھلیگا اس پانی کی راہ سے دوزخ کی آگ کے
دریا میں ہمیشہ ہمیشہ ڈوبتا چلا جاتا ہے لگا ہے سب خوشیاں خوبیاں کئی دن تھیں دنیا ہی میں رہ گئیں
بسر گئیں جاتی رہیں کچھ کام نہ آئی اور کوئی اسکے کام نہ آیا جو کچھ پھر مال دولت اسکے تھے کچھ کام
نہ آئے یہ بات بہت عبرت کی بات ہے جو کوئی اس بات میں غور کرے تو بہت بڑی

تصدیعین پاوے پھر حضرت موسی اور اُنکے ساتھ کے لوگ اُس ظالم کے ہاتھ سے بڑی تنگی مین
تھے اُسکے ہاتھ سے اور اُسکے ساتھ کے لوگون کے ہاتھ سے بہت تصدیع پاتے رہے سو برس تک
آپکے ساتھ بہتیرے قصبون قصون مین رہے آخر کو نجات پائی اُسکے ہاتھ سے اللہ تعالی نے اُنکو اور
اُنکے ساتھ کے سب لوگون کو بچایا اُسکی پادشاہت دولت ملک بنی اسرائیل کو دلادیا اور
حضرت موسی اور اُنکے اوپر جو کوئی اخلاص سے ایمان لایا تھا دنیا مین بھی خوش رہے اور آخرت
کے ہمیشہ کی خوشی خوشحالی کو بھی پہنچے وے تصدیعین کبھی یاد بھی نرہی اور نرہیگی اور فایدہ
یہ ہی مومنون مسلمانون کو چاہیے اِس قصے کے اوپر نظر کر کر اللہ تعالی کے کرم فضل کے اوپر نظر کرے
فرعون کو ملک دیا دولت دی پادشاہی دی ایسی بڑی قدرت دی جو اُس نے دعوی خدائی کی کی
بڑی تکبری مین غرق رہتی تھی ظلم زیادتی حد سے باہر لے گیا ہزارون بے گناہون کو ہزارون
معصوم لڑکون کو ناحق مارڈالا بنی اسرائیل کو مدتون تک بڑے سخت عذاب مین ڈالا گناہون کی
نجات کے در بابین آپ کو خدا بنا دیا ایسی بے ادبیون کے ساتھ اُن گناہون کے اوپر پروردگار نے تحمل
کیا درگذر فرمایا اپنے دوست موسی پیغمبر علیہ السلام کو اُسکی ہدایت کے واسطے بھیجا اور
موسی علیہ السلام کو فرمایا فرعون کے ساتھ نرم ملایم بات کہو سخت بات مت کہو پھر پانسو برس
تک اُسکو مہلت بخشی ڈھیل دی جو وہ بدبخت اُس مدت کے درمیان توبہ کرتا ایمان لاتا توبہ قبول
ہوتی بخشا جاتا اُس بدبخت نے اتنی مدت تک کچھ پرواہ نکی نسمجھا آخر کو خراب ہوا پھر مومن مسلمان
اِس کرم فضل کے اوپر اپنے پروردگار کے نظر کر کر چاہیئے اپنے گناہون کے سبب ناامید نہووین
اِس خاوند کی مہربانی کے اوپر نظر کر کر امیدوار رہین صدق سے اخلاص سے رجوع کرین توبہ کرین
قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مقبول ہوجاوینگے اور
فائدہ یہہ ہی اللہ تعالی اپنے بندون کی آزمایش امتحان کرتا ہی محنت مین راحت مین تنگی مین
کشادگی مین جن بندون نے محنت مین تنگی مین صبر کیا قایم رہا ناخوش نہوا اور راحت مین کشادگی
مین شکر کیا بندگی کی آداب بجالاتا رہا اُن بندون نے سعادت پائی اور جو بندہ محنت مین تصدیع مین
ناخوش ہوا زبان سے گلا شکوہ کرنے لگا کلمے کفر کے بکنے لگے بیزاری کی باتین کرنے لگین اور فراغت
مین کشایش مین اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گیا غرور مین تکبر مین ڈوب گیا کفران نعمت کا کیا
شکر نعمت کا ادا نکیا وہ بندہ کم بخت ہی بدبخت ہی دنیا آخرت مین خوار ہی خراب ہی اور

جو دنیا میں خوار تھے تو آخرت میں بہت بڑی خرابی میں گر پڑے ڈالا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے سخت دشمن کے ساتھ آزمایا کئی سو برس تک اُسکے ہاتھ سے اذیت
پاتے رہے تصدیع میں رہے اور اُنکے اوپر اور مومنوں کے اوپر اپنی حکومت چلاتا رہا اُنہوں نے
صبر کیا حکم میں اللہ تعالیٰ کے قایم رہے آخر کو نجات پائی فتح پائی فراغت جمعیت حاصل ہوئی دنیا
آخرت کا آرام پایا فرعون کو دنیا کی دولت میں آزمایا بہت بڑی دولت اُسکو دی اول بدبخت
نے شکر نعمت کا نکیا اُلٹا مغرور ہو گیا نعمت کا کفران کیا کافر ہو گیا دنیا میں بھی آخر کو بھی خراب ہوا
اور آخرت کی خرابی میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا جو کوئی اس بات کو بوجھے چاہیے
ہر حال کو اپنے اوپر آزمایش امتحان بوجھے تنگی کے حال میں صبر کرتا رہے بیزار نہووے ناخوش
ہووے کشایش کے حال میں شکر کرتا رہے ناشکری نکرے دنیا آخرت میں آرام خوشی خوشحالی
اُسکی نصیب ہووے اور بس اور فایدہ یہ ہی جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اوپر ایمان لایا حکم کے موافق چلا
اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ساتھ لیا پیغمبروں کا سچے پیرودن کا جو اپنے پیغمبر کی طریق پر
قایم ہیں تابع ہوا فرمانبرداری میں رہا تنگی میں تصدیع میں صبر کیا ہر طرح اُسکا بھلا ہی اور جو کوئی
اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ بے ایمان رہا پیغمبروں کا حکم نمانا دنیا کی دولت پر مال پر نظر
کی آخرت کی دولت پر نظر نرکھی ہر طرح اُسکا برا ہوویگا لاکھوں آدمی فرعون کی دولت دیکھ کے
اُسکے تابع ہو رہے حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان نلائے آخر کو اپنی بدبختی میں سب ڈوب گئے مال ملک
اپنا سب چھوڑ گئے وے اُنکے گھر بار حویلیاں باغ اسباب ملک خزانے تیار بنے بنائے حضرت موسیٰ
کے ساتھ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا دنیا میں بھی اُنہوں نے آرام عزت دولت پائی آخرت میں بھی
اپنے مقصود اُن کو پہنچے لے کئی فایدے اس جگہ میں لکھے گئے قرآن کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام میں
بہت بہت حکمتیں بہت فایدے ہیں کوئی کہاں تک بیان کر سکتا ہی جو کوئی جتنا سمجھ سکے عبرت
اُٹھاوے نصیحت لیوے فایدہ پاوے پھر اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کو عبرت کے بیان میں فرما کر دے
لوگ جو قیامت آنے کے منکر تھے منکر ہیں مرنے کے پیچھے جینا اپنا بہت بڑی مشکل بات جانتے تھے جانتے
ہیں اُن لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہی اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہی * ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ *
کیا تم اے قیامت کے انکار کرنے والے بہت سخت ہو پیدایش کی راہ سے یا آسمان تمہارا
پیدا کرنا بہت مشکل کام ہی * بَنَاهَا * پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بنایا آسمان کو * رَفَعَ سَمْكَهَا * بلند کی

اونچا

اونچی کی چہت آسمان کی * فَسَوّٰىهَا * پھر برابر کیا آسمان کو سب طرف سے ایکسان کیا اُسکو
کہین موٹا کہین پتلا نہ کیا کچھ قصور فتور عیب توٹ پھوٹ اُس مین نہین ایسے بڑے محکم مضبوط
گھر کو ہمیشہ اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین اور ایمان نہین لاتے جو خاوند ایسا قادر ہی ایسا بڑا
بھاری محل بنا سکتا ہی بغیر ستون کے قایم رکھ سکتا ہی وہ قادر ہی سب خلق کو بھی پھر کر پیدا کر
سکتا ہی اور پھر جلا سکتا ہی عجب کیا ایسے بڑے محل کے بنانے کی قدرت ہی اُس کے اوپر مردون
کو پھر کر جلانا کونسی بھاری بات ہی * وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا * اور تاریک کیا اندھیاری کیا راتین جو
آسمان سے پیدا ہوتے ہین * وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا * اور نکالا پیدا کیا دن کہ ان سورج کے نور سے یہ
رات اور دن دونون بڑی قدرت کی نشانیان ہین پروردگار تعالی کی جو الله تعالی چاہتا ہمیشہ رات
ہی رہتی کسیکو قدرت نہ تھی جو دن پیدا کر سکتا اور جو ہمیشہ دن ہی رہتا کسیکو طاقت نہ تھی جو
رات لا سکتا وہ خاوند جو رات سے دن کرتا ہی دن سے رات کرتا ہی اُسی خاوند کو یہہ بھی
قدرت ہی جو خلق کو پیدا کرتا ہی جو جیتا کر کر مارتا ہی مار کر پھر بھی جلا سکتا ہی ہر دن رات یہہ اُس کی
قدرت کا تماشا سب کو نظر آتا ہی سونے جاگنے مین مرنے جینے کی حقیقت کا نمونہ دکھلا دیا ہی پھر
ایک رات مین تمام عالم سو جاتا ہی سب کوئی مردہ کی طرح گر رہتے ہین ہر صبح مین سب کوئی جاگ
اُٹھتا ہی جو دل کے اندھے ہین اُنکو کچھ سوجھتا نہین قیامت کے ہونے کا انکار کرتے ہین مرنے کے پیچھے جینے
کو بہت مشکل بھاری بات جانتے ہین اتنا نہین سمجھتے ہین جیسے جلانا اور جگانا تمام عالم کا اُس پاک
پروردگار کے ہاتھ مین ہی اور آسان ہی اسی طرح جو ایک بار سب خلق کو مارے اور مار کر جلاوے
تو کیا مشکل ہی کچھ مشکل نہین سب بات پوشیدہ پر پروردگار پاک خاوند قادر ہی قدرت
اُسکی بہت بڑی ہی اور اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہی * وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا * اور زمین
کو آسمان کے بنانے کے پیچھے اور دن رات ظاہر کرنے کے پیچھے پانی کے اوپر کشادہ کیا کھولا پھیلایا
روایت مین آیا ہی حضرت ابن عباس رضی الله عنہ کہتے ہین آسمان سے پہلے الله تعالی نے زمین کو
پیدا کیا اُسکو کشادہ کیا اُس کے پیچھے آسمان بنایا حضرت عبد الله حضرت عمر کے بیٹے کہتے ہین
اول الله تعالی نے کعبے کی زمین کو پیدا کیا آسمان کے پیدا کرنے کے ہزار برس آگے پھر آسمان کو پیدا کر کر
تمام زمین کعبے کی زمین سے پانی کے اوپر بچھا دیا پھیلا دیا * اَخْرَجَ مِنْهَا مَاۤءَهَا * نکالا زمین سے پانی
زمین کا چشمے نہرین ندیان دریا ہر جگہہ زمین کے اوپر جاری کر دی ہان دنیا ہمیشہ نکلتے جاتے ہین بہتے

رہتے ہیں ہزاروں فایدے خلق کو پہنچتے رہتے ہیں * وَمَرْعٰهَا * اور سبزے زمین کے نکالے پیدا کئے
دے چیزیں جو آدمی کے کھانے میں آویں ترکاریاں میوے اور وے چیزیں جو جانور چرندے کھاویں
گھاس بیاں مثنوتیا * وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا * اور پہاڑوں کو پیدا کیا محکم کیا زمین کا اوپر قایم کیا *
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ * یہ سب کچھ پیدا کیا تمہارے فایدے کے نفع کے واسطے اور تمہارے چارپایوں
کے نفع کے واسطے گھوڑا ہاتھی اونٹ بیل بکری کھاویں میوے بہت پاویں تمہارے تئیں لازم ہے
تم ہر طرح ہر چیز سے فایدے لیتے رہو ہر طرح کی لذتیں مزے آرام فرحتیں تمکو ملتے رہیں
بعد ان کو لازم ہی لکن قایم و ناو فعہ و ناو لیکر اُن نعمتونکو پاکر نعمت دینے والے کا شکر کریں ایمان لاویں
اخلاص سے بندگی کریں امر نہی کو قبول کریں نعمتونکی زیادتی چاہیں آخرت میں بہت نعمتیں خوبیاں
پاویں اپنے پروردگار کی رضامندی خوشنودی پاویں اور جو لوگ نعمتیں پاکر ناشکری کریں
مغرور رہیں ایمان نہ لاویں بندگی نکریں امر نہی کو قبول نکریں سب نعمتیں اُنسے جاتی رہیں
غضب میں پڑیں عذاب میں گریں * فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى * پھر جس وقت آویگی
ایک بڑی سخت بلا عذابوں کے لیجانے والی سخت ڈرانے والی ہوش کھو دینے والی اسرافیل کو حکم
ہوئیگا صور پھونکیگا آسمان زمین ٹوٹنے لگیںگے پہاڑ اُڑنے لگینگے قیامت ہو جاویگی سب خلق مرجاویگی
پھر جی اُٹھینگی حساب ہونے لگیگا ہر کوئی بڑے سخت غم میں ہوئیگا نفسی نفسی کریگا اپنے دل میں
کہیگا آج کے دن میرا کیا حال ہوتا ہے بہشت کی طرف جاونگا یا دوزخ کی طرف اور دوزخیوں کے
اوپر * طامۃ الکبری * سخت بات اُس وقت ہووے گی جو بہشتیوں کو حکم ہوئیگا بہشت کی
طرف جانیکا اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف تب امید اُن کی ٹوٹ جاوے گی لاکھوں غم کے
دریا بہ جاینگے کوئی اُس غم کو نہ پہنچیگا * يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى * اُس دن میں نصیحت
قبول کریگا آدمی یاد کریگا جو کچھ دنیا میں کام کئے تھے اچھے برے نیک بد سب عملوں کی صورتیں
نظر آنے لگینگی نامہ اعمالوں کے ہر کسی کے ہاتھ میں دئے جاوینگے * وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى * اور
پیدا کی جاویگی دوزخ ظاہر کرینگے دوزخ کیتیں دیکھنے والے کے واسطے تمام خلق دوزخ کو آگ
کو اپنی آنکھوں سے دیکھینگے * فَاَمَّا مَنْ طَغٰى * پھر جو کوئی بے فرمان رہا دنیا میں سرکشی غرور کرتا
رہا اپنی عاجزی کی حد سے پانوں باہر رکھے بے ایمان رہا بندگی نہ کی حکم نہ مانا * وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا * اور دنیا کی زندگانی پسند کی وہی کام کئے ویسی ہی باتیں کیں جو دنیا میں کام آویں دنیا میں

خوب ہے

خوشی سے جیتا ہووے آخرت کو بھول رہا آخر کا کام کچھ نکیا آخر کا اپنا بھلا نپایا * فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ
الْمَاْوٰی * پھر تحقیق جو دوزخ وہی جگہ ہی اُسکی سب سے لوگوں کی اور کہیں جگہ نہیں *
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ * اور جو کوئی ڈرا کہ مرتے ہوئے سے نزدیک اپنے پروردگار کے دنیا
میں آدمی نے خوف کیا اپنے دل میں تو رکھا سمجھا جو ایک دن اپنے پروردگار کے آگے مجھکو
کھڑا ہونا ہی پوچھا جاویگا سوال ہوگا دنیا میں تو نے کیا کیا کام کیا تھا کیسا کیسا عمل کیا تھا
ہر بات میں کا حساب ہووےگا [illegible] اس بات پر یقین کرے * وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى *
اور منع کیا اور رکھا اپنے نفس کو اپنی طبیعت کو بری خواہشوں سے گناہوں سے وے کام جو اللہ تعالی
و رسول نے منع کیے تھے نکیے حرام کاموں سے بری باتوں سے آپ کو بچا رکھا * فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ
الْمَاْوٰی * پھر تحقیق بہشت وہی آرام کی جگہ ہی اُسکی ہمیشہ خوشی میں آرام میں رہیگا
تفسیر میں کہا ہی یہ آیت [illegible] بندے کے حق میں جو ایسی جگہ میں خلوت میں ہو گناہ کا قصد
کرے اُسوقت کوئی منع کرنے والا ہووے کسیکا ڈر نہووے اور اُسوقت اللہ تعالی سے ڈر کر وہ گناہ
نکرے آپ کو بچا رکھے تب اُس دولت کو پہنچا وے بزرگوں نے فرمایا ہی حق تعالی نے دنیا آخرت
میں وہ ہوا یعنی خواہش نفس کی جو اللہ و رسول کے فرمانے کے خلاف ہووے اُس ہوا سے بدتر نپایا
کوئی چیز پیدا انہیں کی اور کاموں نے فرمایا ہی سب آدمی جو نفس کے ہوا کے تابع ہیں لڑکے ہیں
نابالغ ہیں بالغ جوان مرد وہی لوگ ہیں جو اپنے دل کو بری خواہشوں سے خلاص کیے ہیں
وے خواہشیں جو حرام ہیں اُن خواہشوں کا حکم یہ ہی حضرت نبی صاحب نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
ہی * بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدُ الْهَوٰى * برا بندہ ہوگا جو اپنے دل میں آوے سو کرے حلال حرام کے اوپر
نظر نکرے بات وہی خوب ہی جو اللہ و رسول نے فرمائیں ہیں کام وہی اچھا ہی جو حکم کے موافق
ہی اور سوائے اسکے جو بات جو کام ہووے سو ہوا کے کہنے سے ہووے اُسکے حکم کی بات ہوا کے حکم کا کام
سب بے خبری ہی بے برکت ہی بے فایدہ ہی ایسے ہی بات ایسے ہی کام میں خرابی ہی وبال کی [illegible]
ضرر ہی نقصان ہی تفسیروں میں لکھا ہی جب حضرت نبی صاحب نے صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے
قایم ہونے کی خبر دی لوگ کافر مومن پوچھنے لگے قیامت کب آویگی کسوقت ہووےگی یہ آیتیں نازل
ہوئیں * یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا * سوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں تجھسے یا محمد قیامت
کے دن کی بات کسوقت ہوویگا قایم ہونا اُسکا کب آوے گی قیامت * فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا

کس خبر مین ہی تو قیامت کے یاد کرنے سے کہاں ہی تو یا محمد آپکے مقرری وقت جاننے سے پوچھنے سے بی بی عائیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جو حضرت نبی صاحب سے لوگ پوچھتے قیامت کب آویگی حضرت کے دل مین آیا جو اللہ تعالی سے قیامت کا وقت پوچھین الہام ہوا کس خیال مین ہی تو یا محمد یعنی اُسکا علم اُسکے قایم ہونے کے وقت کا جاننا بڑا امر ہی جسکی خبر دار اُسکا تجھکو نہ چاہیئے * اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَہٰھَا * تیرے پروردگار کی طرف ہی نہایت قیامت کی یعنی اسباب کی کسیکو خبر نہین اور یہہ علم خاص پروردگار ہی کا ہی * اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰھَا * سوا اسکے نہین یا محمد تو خبر دینے والا ہی قیامت کی اُسکو جو کوئی ڈرے قیامت کے دن سے یہ ابھی تمام جو خبر دینا رہ اُستون کو قیامت ہونے والی ہی اُس دن کے واسطے جو کوئی بھلائی کیا چاہے سو کرلیوے یہہ کام نہین جو قیامت کے ہونے کا وقت پوچھے تجھکو اور کسیکو اُس بات سے کیا کام ہی * کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا * جیسے یہہ کافر کے جس دن دیکھینگے قیامت کو گویا * لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا * نہین رہے دنیا مین قبر مین سوا ایک رات کے یا ایک دن کے ایسا ہوش بہت ہوویگا اُس دن جو دنیا مین برسون رہنے کو اپنا بھول جاوینگے ایسا جانینگے جو ایک رات دنیا مین رہے ہین یا ایک تھوڑے سے دن چاشت کے وقت تک قیامت کے دن کے دروازے دیکھکر اپنے بہت برس دنیا مین رہنے کو بہت تھوڑا جانینگے بہت حسرت کرینگے جو ایسے تھوڑے سے وقت مین دنیا کے اچھے کام ہمنے کیون نکر لیئے جو آج آرام پانے بھلا ہوتا * سورہ عبس مکی ہی بیالیس آیتین ایک سو تینتیس کلمے اور پانسو پینتیس حرف ہین اُس سورت مین اور بہت بہت فائدے اُس سورت مین اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہی ارشاد ہی تعالیٰ ہی سمجھنے کی اور عمل کی توفیق بخشنے والا وہی پروردگار عالم کا فرماتا ہی * بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَبَسَ * مونہہ ترش کیا بر چہرہ مائی محمد نے * وَتَوَلّٰی * اور مونہہ پھیر لیا مونہہ موڑا اُس سے * اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی * جب آیا محمد پاس کے نزدیک نابینا اندھا عبد اللہ ام مکتوم کا بیٹا اُس سورت کے اُترنے کا سبب یہہ ہی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون مین ایک اصحاب تھے عبد اللہ نام تھا اُنکا اور اُنکی ماں کا نام ام مکتوم تھا اپنی ماں کے نام سے مشہور تھے اُنکو عبد اللہ ابن ام مکتوم کہتے تھے اور دے آنکھون سے معذور تھے فقیر تھے دنیا کے معاملات سے اُنکے تئین کچھ کام نہ تھا اور اُنکو دین کے علم کی بات پوچھنے سننے کا بڑا شوق تھا بہت ذوق تھا ایک دن حضرت نبی صاحب

مسجد مین بیٹھے تھے اور مجلس مین حضرت کے اصحاب سب تھے اور مکے کے بڑے بڑے سردار دولتمند مشرک بیٹھے تھے جو مجلس مین آئے تھے بیٹھے تھے حضرت نبی صاحب آپ مشرکون کو نصیحت کرتے تھے ایمان لانے کو فرماتے تھے یا ارشاد کی باتون مین مشغول تھے اسی درمیان مین عبد اللہ حضرت کی خدمت مین آئے نزدیک جاکر بیٹھے حضرت سے عرض کی کہا یا رسول اللہ * علمني مما علمك الله * یعنی سکھاؤ میرے تئین وہ بات وہ کام جو کچھ اللہ تعالی نے تمکو سکھایا ہی ہدایت کرو مجھکو ارشاد کرو تلقین کرو اوسے اس طرح سے حضرت کی خدمت مین بات کہتے تھے اور اُنکو خبر نہ تھی جو حضرت اور طرف مشغول ہین اُن سردارون سے بات کہتے ہین عبد اللہ بار بار اپنی بات کہے جاتے تھے حضرت نے اُنکی بے ادبی کے سبب اپنا موہہ اُنکی طرف سے پھیر لیا جواب نہ دیا اور اصحابون نے عبد اللہ کو سردار کہے جو حضرت اس وقت اور کام مین مشغول ہین تم اور وقت عرض کیجیو اوسے اس حضرت کو ملازم کر شرمندہ ہوکر اُٹھے مسجد سے باہر نکلے اُسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے اُترے اور ایک پردۂ غیب کا حضرت کے اور اُن سردارون کے درمیان مین کر دیا جو اُن مشرکون کی آنکھون سے حضرت چھپ گئے نظر آنے سے رہ گئے پھر پردہ اُٹھا لیا پھر اُن آیتون کو اللہ تعالی کی طرف سے جو لائے تھے پڑھے اس صورت مین عجب کلام کی نزاکت ہی اول * عبس وتولى * فرمایا * عبس وتولى * دونو غایب کا صیغہ ہی اسطرح سمجھ بات ہی جیسے کوئی کسیکی بات کسی اور سے کہتا ہی جسکی بات ہی اُس سے نہین کہتا * عبست وتوليت * یعنی یا محمد ترش روئی کی تونے موہہ پھیر لیا تونے نہ کہا بلکہ فرمایا * عبس وتولي * یعنی ترش روئی کی محمد نے موہہ پھیر لیا اپنا اُس فقیر سے اُس غایب کر کر بات کہنے مین چھپی ہوئی ناخوشی کی اشارت ہی سمجھنے والے اُس رمز کو سمجھتے ہین جو اپنے محبوب کے ساتھ کسطرح بات فرمائی پھر کلام مین التفات مہربانی فرمائی حاضر کر کر خطاب کیا فرمایا * وما يدريك * اور کیا چیز نے ناداتہ کیا تجکو یا محمد * لعله يزكى * شاید وہ اندھا بہت پاک ہو وے یا کبیرہ ہونے تم اُسکو تعلیم کرو ہدایت کی راہ بتاؤ وہ قبول کرے تمہارے سکھانے کے موافق عمل کرے سب گناہون سے پاک ہووے تمہاری قبولیت کے لایق ہو جاوے * او يذكر فتنفعه الذكرى * یا پند لیوے نصیحت قبول کرے پھر نفع کرے اُسکو نصیحت کرنی تمہارے کہنے کے موافق کام کرے عمل کرے قبولیت پاوے مقبول ہو جاوے * اما من استغنى فانت له تصدى * وہ شخص جو دولت مند ہی دنیا کا

یا للہ لیعنی ایمان لانے سے پرواہ نہیں رکھتا مغرور ہی سامان ہونے سبب بے نیاز کرتا ہی پھر تو ای
پیغمبر اس کے واسطے اسکی طرف منہہ لاتا ہی اُس کے ایمان لانے کی توقع کر کر اُس کی طرف متوجہ
ہوتا ہی اُسکی بات سننے کے واسطے مشغول ہوتا ہی کامل رکھتا ہی * وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ * اور کیا
ہی ضرر تجھے اوپر یا محمد جو وہ مالدار بے پرواہ پاک نہ ہووے ایمان نہ لاوے کفر کی شرک کی نجاست میں سے یا
رہے یعنی تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں تجھکو تبلیغ کیا چاہیے اتنا مشغول ہونا اُسکی طرف کچھ درکار نہیں وہ
بے پروائی کرتا ہی ایمان کی دولت اُسکو ملنے والی نہیں * وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ * اور اُن پر جو شخص وہ
آدمی جو آیا تیرے پاس شتابی دین کے علم سیکھنے کے واسطے دوڑا ہوا شوق سے اخلاص سے عبد اللہ ابن ام مکتوم
* وَهُوَ يَخْشَىٰ * اور وہ ڈرتا ہی خدا ے تعالیٰ سے * فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ * پھر تو یا محمد اُسکی طرف سے پھرتا
ہی اُس کے جواب دینے میں اُسکی تسلی کرنے میں مشغول نہیں ہوتا اور اُن کی طرف مشغول
ہوتا ہی یعنی مالداروں کی طرف منہہ لاتا ہی * كَلَّا * ایسا نہ کیجیو یا محمد جو تو نے ایسا
کیا پھر ایسا نہ کیا چاہیے * إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ * تحقیق سچ یہ سورت یہ آئتیں قرآن کی یہ تمام قرآن
نصیحت نامہ ہی تمام خلق کے واسطے * فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ * پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اِس سورت کو
اِن آیتوں کو اور یہ آئتیں سب خطاب ہی حاضر کر کر باتیں فرمائیں یہہ سب مہربانی کی نصیحتیں
ہیں اپنے محبوب کے واسطے اور ارشاد ہی اور پھر اس حاضر کر کر بات کہنے میں اُس غائب کر کر بات
کہنے کے پیچھے اشارت ہی جو وہ ناخوشی دوستی کی ناخوشی تھی نصیحت کے واسطے تھی جو پھر ایسی
بات نہووے اور ساری اُمت کے واسطے نصیحت ہی جب حضرت جبرئیل نے یہہ آئتیں پڑھیں
حضرت نبی صاحب کو سنائیں حضرت نے اُسی وقت سنکر معلوم کیا جو یہہ عتاب ہی عبد اللہ کے
واسطے اُس کے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا حضرت اُس بات کو معلوم کر کر بے
تاب ہو کر اُٹھے اُس کے منانے کے واسطے خاطرداری کے واسطے مسجد سے باہر نکلے اُن کے پیچھے شتابی
سے چلے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اُس ناخوشی کی ہیبت میں حضرت کا ایسا حال ہوا جو اُنکی
آنکھوں کے آگے اندھیارا آگیا اور یہ نزدیک تھا جو حضرت کے مبارک سر کو ایک دیوار سے
جا لگے کے چوٹ لگے پھر اُن کو راہ میں پائے اُن سے بہت عذر کیا خاطرداری کی یہاں تک کہ اپنے
ساتھ لیکر اپنے پاس بٹھائے اُن کے بیٹھنے کے واسطے چادر اپنی بچھا دی جو جو کچھ پوچھنے کا تھا
پوچھا جو کچھ فرمانا تھا فرمائے اور کہا جب تک میں جیتا ہوں اور تو جیتا ہی تیرا کھانا پینا میرا

دیتے ہی اور اُن کو بہت خاطرداری کرکر رخصت کیا پھر اُس بات کے پیچھے جب وے خدمت
مین آتے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیکھتے ہی خوش ہوتے اور فرماتے * مرحبا بالذی
عاتبنی فیہ ربی * یعنی خوشی ہو جیو اُس کو جسکے واسطے عتاب کیا مجھے میرے پروردگار
نے میرے کہنے اچھا بندہ ہی کچھ حاجت ہی تیری کچھ عرض ہی کچھ کام ہی تیرا جو مین کرون حاجت
برلاؤن اور بہت مہربانی کرتے اور حضرت نبی صاحب جو مدینے سے جہاد کے واسطے مشرکون کی
کافرون کی تنبیہ کے واسطے باہر نکلتے یا کہین کا سفر کرتے عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینے مین اپنا خلیفہ کر
جاتے پھر اللہ تعالی اس بات کو بیان کرکر ارشاد فرماتا ہی جو کوئی سعادت لیا چاہے سعادتمند ہوا چاہے
اِن آیتونکو یاد کر رکھے نہ بھولے اِن آیتون کے فایدونکو ذکر کرے مذکور کرے نصیحت لیوے بوجھے
سمجھے اِن آیتون مین کیسے کیسے فایدے ہین ایمان لاوے جو کوئی سمجھے گا ایمان لاویگا اللہ تعالی کی
خوشنودی کے واسطے کام کریگا دولت سعادت پاویگا اور جو کوئی رضامندی کا کام نکریگا سعادت کی دولت
بے نصیب رہیگا تمام قرآن فایدون سے معمور ہی ہزار در ہزار طرح کے فایدے دنیا آخرت کی بہتری کے
اللہ تعالی کے کلام مین موجود ہین اور اِس تمام سورت مین بھی بہت فایدے ہین نصیحتین ہین اور
اُن آیتون مین ڈھونڈ کر دیکھو کیسے فایدے ہین اور تیرھوان فایدہ یہہ ہی اِن آیتون سے لیس مذکور
ہوتے فقیرون درویشون کا شرف دنیادارون مالدارون کے اوپر ثابت ہوا فقیر کی ہدایت
کو آگے کیا مالدارون کی ہدایت کو پیچھے کر دیا اُن دنیادارون کے درمیان مین اور حضرت نبی
صاحب کے درمیان مین پردہ کروا دیا اُن سے مونہہ پھیر لینے کا حکم کیا اور اُس فقیر کی طرف مونہہ لانے
کو فرمایا اور چودھوان فایدہ یہہ ہی جو اللہ تعالی کے پاس اپنے طالبونکی مخلصونکی بہت بڑی قدر ہی
بہت بڑا مرتبہ ہی ایک غریب فقیر اندھے کے واسطے جو مخلص تھا طالب تھا اپنے محبوب کو
جو دونون جہان مین ایسا بڑا بندہ کوئی نہین یہہ خطاب فرمایا اپنے ایسے بڑے دوست کے اوپر
عتاب کیا جو تمام عالم کے اوپر معلوم ہووے جو مخلصون کی اللہ تعالی کے طالبون کی ایسی بڑی قدر
ہی ایسا بڑا مرتبہ ہی اور پندرھوان فایدہ یہہ ہی جو کوئی دین کے علم کا طالب ہی اپنی آخرت کے
بھلے کا طالب ہی اُسکی خاطرداری اللہ تعالی کے پاس بہت ہی اور اللہ کے رسول کے پاس بھی بہت ہی
ایک فقیر علم کا طالب دین رسول کی خدمت مین آیا تھا اُس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایسے کام مین تھے وہ بھی ضرور کام تھے بے ہدایتونکو ہدایت کرنے مین مشغول تھے اُسکے جواب

دنیا کی طرف توجہ کیا وے وقت بنا کر اُٹھ چلے اتنی بات کے اوپر اللہ تعالی نے اُنکی یہہ خاطر داری کی
سورۂ یعنے نبی کے اوپر یے آیتین بھیجین اور حضرت نبی صاحب نے یہہ خاطر داری کی جو اُن سے پہنچے
آپ اُٹھکر دوڑتے اُن کا ہاتھ پکڑ لائے اپنی چادر مبارک اُن کے واسطے بچھا دی اُس کے اوپر
بٹھلایا اور بہت عذر کیا خوش کر کر رخصت کیا اِس سورت سے اللہ کے رسول کے جو اُمتی تھے خصوصًا
دین کے علم کے طالب سے کیا سب مسلمانوں کو لازم ہوا جو دین کے علم سیکھنے والے ہیں اُنکی خاطرداری
کرتے رہیں طالب علم کی رعایت کرتے رہیں اللہ رسول کی خوشنودی جانیں اور طالب علم کی ناخوشی
میں اللہ رسول کی ناخوشی بوجھیں اور سولھوان فایدہ یہہ ہے جو اُس معاملت سے اُستادوں کو
پیروں کو ہدایت کرنے والوں کو بڑی تنبیہ ہوئی اور سچے طالبوں کے حق میں بشارش ہوئی چاہیے
جو سچے طالبوں کی ہدایت کو اُن کی راہ بتانے کو سکھانے کو سب کاموں کے اوپر مقدم رکھیں پہلے اُنکا
کام کریں پیچھے اور کام کریں اُنکی خاطرداری کو ضرور جانیں خدا تعالی کی رضامندی خوشنودی یہہ
بوجھیں دنیا کے طالبوں میں اور دین کے طالبوں میں تفاوت کریں دین کے طالبوں کی بہت خاطرداری
کریں اُس کی خاطرنشان کر دیویں حصولوں سمجھوں کا فرق توجہ میں رہیں اِس تفاوت کے موافق پھر ایک
سے معاملت کرتے رہیں اور سترھوان فایدہ یہہ ہی ہر ایک مسلمان کو چاہیے جو اللہ تعالی کا خوف ڈر
ہمیشہ اپنے دل میں رکھے اور آپ کو گنہگار جانتا رہے اور کیسے ہی بڑے مرتبے میں پہنچا ہووے آپ کو
تقصیر وار بوجھتا رہے کبھی نہ بوجھے کہ میں خطاؤن سے پاک ہو چکا ہوں اب مجھکو کچھ پرواہ نہیں
حضرت نبی صاحب سے کوئی بندہ بہتر یا ہوا ہی نہ ہووےگا وے ایک کام میں تھے وہ کام بھی ہدایت
کا کام تھا اللہ تعالی کے حکم کے موافق تھا اُس وقت ایک پوچھنے والے کا جواب نہ دیا اتنی بات
کے اوپر اللہ تعالی کی طرف سے عتاب آیا پھر دوسرا کون ماتھدہ ہی جو آپ کو خطا سے پاک
جانے بےخوف ہو کر بیٹھے کچھ ڈر خدا کا دل میں نہ رکھے مسلمانوں کو ہر حال میں خوف ڈر رہنا کیسا ضرور
کا ہے اپنے دل میں رکھنا لازم ہی ضرور ہی فرض ہی آپ کو ہر حال میں تقصیر وار بوجھتا رہے اور
خوف کو دل سے جدا نکرے خیر کی راہ یہی ہی پھر بھی پھر اِس سورت میں اللہ تعالی یہہ خطاب نبی کے
اوپر کر کر قرآن کی بزرگی کا بیان فرماتا ہی * فِی صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ * یہہ کتاب بزرگ کتابوں میں لکھا
گیا ہی اور لکھا گیا ہی * مَّرْفُوعَۃٍ * بلند کیا گیا ہی لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی لوح محفوظ ایک تختہ ہی ایک
موتی کے دانے کا مشرق سے مغرب تک ساتوین آسمان کے اوپر پانسو برس کی راہ میں سب طرح کے

ہم سب کتابوں میں لکھے ہیں قرآن مجید بھی اُس میں لکھا ہی برتی برائی سے ایک ایک حرف
قرآن کا لکھا ہی لوح میں کوہ قاف بکہرا ہی کوہ قاف ایک پہاڑ ہی زمرد کا ساری زمین کے گرد
گرد آس پاس اور ایک گھر ہی جو ساتویں آسمان میں اُس گھر کا * بیت العزت یعنی لیلۃ القدر *
نام ہی اُس گھر میں بھی قرآن کو لکھا ہی * مُطَہَّرَۃٍ * پاک کیا گیا ہی قرآن کو دروغ سے خلاف
سے قرآن میں جو باتیں ہیں وہ سب سچ ہی جھوٹھی ناپاک بات نہیں ناپاک چیز کا اُس پاک
قرآن میں کیا کام ہی تفاوت کی بات قرآن میں نہیں جو بات ہی پروردگار نے خداوند نے فرمایا ہی
ٹھیک نہ ہی بہشت کی دوزخ کی خبر دی ہی بہشت کی راہ دوزخ کی راہ چنائی ہی اگلے پچھلے کی
باتیں بندوں کی دکھایا ہیں نہیں ہے تفاوت اسی طرح سے ہیں * بِاَیۡدِیۡ سَفَرَۃٍ * ہاتھوں سے
لکھنے والوں کے * کِرَامٍ بَرَرَۃٍ * سردار ہیں بزرگ بڑے ہیں نیک بندے ہیں وے فرشتے جو قرآن
مجید کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں لکھتے ہیں کتابوں میں لاتے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یار قرآن کو حضرت نبی صاحب سے سنکر کاغذوں میں لکھ لیتے ہیں یاد کر لیتے
ہیں دلوں میں نقش کر لیتے ہیں قرآن کے حکم احکام کے اوپر عمل کرتے ہیں قرآن کے احکام قرآن کے بھید سب
اُنھوں دکے خالق کو پہنچاتے ہیں اور جو کوئی قرآن کو قرآن کی سورتوں کو ادب سے کاغذوں پر لکھتا
ہی اپنے دل میں ادب سے شوق سے یاد کرتا ہی قرآن کی آیتوں کو بھیدوں کو سمجھتا ہی اپنے دل
پر نقش کرتا ہی یہ سب اچھے بندے ہیں اللہ تعالی کے نزدیک بزرگ ہیں نیکوکار ہیں مقبول ہیں
حضرت نبی صاحب نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی * الماھر بالقران مع الکرام البررۃ * یعنی
جو کوئی قرآن مجید کا ماہر ہی قرآن کے حکم احکام کا قرآن کے بھیدوں کا واقف ہی دانا ہی خبردار ہی
وہ آدمی مقرب فرشتوں کے ساتھ ہی وے فرشتے جو اچھے بندے ہیں * کِرَامٍ بَرَرَۃٍ * اُن کے
نام اُنکے ساتھ ہیں اُنکو بھی اللہ تعالی کا قرب نزدیکی بزرگی بڑائی نصیب ہی * قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ
مَاۤ اَکۡفَرَہٗ * مارا جاوے لعنت کیا جاوے آدمی کس چیز نے کافر کیا اُسکو لعنت ہوئی کافر کو خدا کی
رحمت سے دور پڑا کافر کس چیز نے کس بات نے اُسکو کافر کیا خدا رسول پر ایمان نہ لایا آخرت
کو سچ نجانا کیا سمجھا اپنے دل میں کیا سمجھ میں کس بات میں مغرور رہا نہ جانا یوں کافر * مِنۡ
اَیِّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ * کس چیز سے کون سی چیز سے خدا نے پیدا کیا ہی آدم کو * مِنۡ نُّطۡفَۃٍ * آب منی سے
پیدا کیا ہی اپنے باپ کے پیشاب کی راہ سے جو پانی نکلتا ہی اُس پانی سے پیدا کیا ہی کیا غرور کرتا

مجبور کر نا ہی بندگی مین قائم ہونا ہی پھر اللہ تعالی نے آدمی کے اوپر سمجھنے کی راہ عقل کی راہ آسان
کی جیون جیون بڑا ہوتا جاتا ہی سمجھ پیدا ہوتی جاتی ہی عقل آتی جاتی ہی دنیا کی معاش کی تدبیرین
انہین سکھاتے ہین دودھ پینے ہی سے سمجھنے لگتا ہی پیدا ہوتے آگے آیا دنیا کے مردون کی خبر پڑی ان مردون کی
قوت کی تلاش آئی [illegible] دون کے بعد [illegible] سبھی سب
طرح کی راہ آسان ہی ان کی قوم کی عادت پر ان کی راہ ہر کام سیکھنا نوکری چاکری [illegible] کھیتی تجارت
نوکری [illegible] ہی کسی کام کسب جولائی کا [illegible] اور طرح طرح کے کسب پیشے دنیا مین پیدا کر دئیے
ہر ایک کے اوپر ایک طرف کی راہ آسان کر دی جون سی راہ چاہئیے اس راہ مین آسانی سے
چلے اپنا مقصود حاصل کرے اور جس [illegible] کو اللہ تعالی نے جس کے اوپر مشکل کر دی اس راہ مین قدرت
نہین جو قدم رکھے [illegible] دنیا مین زمین پر خشکی کی راہ آسان کی دریاؤن کی راہ آسان کی
خشکی مین چلنے کے واسطے پاؤن مین قوت دی جو تھکے نہ چل سکے تو ہاتھی گھوڑا اونٹ خچر تا تھا
مال [illegible] پیدا کر دیا دریاؤن مین جہاز ناؤ [illegible] جہان چاہتا ہی تہان جاتا
ہی اپنے اپنے مقصود [illegible] حاصل کر لاتا ہی پھر اس پاس خداوند [illegible] آسان
کر کر آخرت [illegible] آسان کر دی آدمی کو کچھ خبر نہ تھی کچھ نہ جانتا تھا دنیا کے ہزارون
مقصود دنیا مین ہزارون طرح کی راہون مین پڑ کر اسی مقصودون مین گر کر اسی راہون [illegible]
چلا جاتا تھا [illegible] اور فضل [illegible] رحمت کا دروازہ کھولا پیغمبر اپنی طرف سے بھیجے انکے اوپر
کتابین بھیجے [illegible] اور [illegible] ان کتابون مین سب خبر دی مرنے کے پیچھے جو حقیقت ہوویگی
جو حال [illegible] اوپر آویگا [illegible] کا احوال اس جہان کی بات سب مردون کا جینا حساب
کتاب ترازو پل صراط دوزخ بہشت کافر مومن کا ٹھکانا برے بھلے کی جگہہ عذاب خواری عزت
دکھ سکھ ناخوشی بیماری آرام ہمیشہ کا جینا برے حال مین بھلے حال مین رہنا کہہ دیا اور بتا دیا
دنیا مین جیسا کوئی کچھ کام کریگا آخرت مین ویسا ہی وہ پاویگا برے کامون کی بری خبر ہی اچھے کامونکی
اچھی خبر ہی برے فعلون کا بدلا ہی اچھے فعلون کا اچھا بدلا ہی پھر برے کام اچھے کام سب طرح
سے بتا دئیے سب راہ آسان کر دی جو کوئی جس راہ مین اپنے اختیار سے اپنے شوق سے چاہے چلے اور
جاوے اچھی راہ کے بتانے والے لیجانے والے پیغمبر اولیا مشائخ عالم فاضل پیدا کر دئیے اسباب
سامان تیار کر دئیے اسی طرح بد راہ کی بری راہ بتانے والے لیجانے والے شیطان نفس دنیا پیدا کر دئیے

اس باب میں سلیمان شاہ نے سب طرح کی باتیں بتا دیں سنا دیں سکھا دیں پھر آدمی جس راہ کو اختیار
کرتا ہے شوق کرتا ہے اسی راہ میں آخر عمر تک آسانی سے چلا جاتا ہے بہت بہت راہیں جو اللہ تعالیٰ نے
آدمی کے اوپر آسان کر دیں جو ان راہوں کا بیان کریں تو دفتر کے دفتر کتابیں لکھی جاویں [illegible]
بات کو بیان کرتا ہے [illegible] سمجھے اپنے دل میں بوجھے [illegible] سب کو بنایا ایک قطرہ پانی سے
منی کے بنا کر [illegible] پہنچا [illegible] کبھی کبھی راہ مشکل کی آسان کی ایسے خاوند
سے دور رہنا اس کے اوپر ایمان نہ لانا اس کی بندگی اخلاص سے نہ کرنا بہت بری بات ہے لعنت کی
جگہ ہے کم بختی بدبختی کی نشانی ہے چاہئے سمجھ کر جو کافر ہے ایمان لاوے شرک ایک جانے دل سے
مسلمان ہووے اس کے فرمانے کو سر کے اوپر آنکھوں کے اوپر رکھے بندگی کی راہ میں حکم کے
ماننے میں مضبوط ہووے مستحکم ہووے بے فرمانی سے دور بھاگے بری راہ کو پیٹھ دیوے دنیا میں آخرت
میں ہمیشہ ہمیشہ کی خیر خوبی دولت پاوے ایسے سب کچھ کام اللہ تعالیٰ نے آدمی کے درمیان میں پورے
کر دیے سب راہ آسان کر دی [illegible] فاقبرہ * پھر مارا آدمی کو یعنی کیا روح کو تن سے جدا کر دیا
پھر گور میں [illegible] جو آدمی مرے تو اس کے بدن کو لیکر قبر میں زمین کو کھود کر داب
دیوے بند کر دیوے اس بات میں جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت کی [illegible] کئی باتیں
[illegible] ایک بات یہ ہے ہر آدمی اپنے دل میں چاہئے بوجھے سمجھے اس دنیا کے [illegible] نہیں کچھ بھروسا
نہیں ہے آخر مرنا ہے جب یہ بات بوجھے تو چاہئے دنیا کی کسی بات پر کسی چیز پر مغرور نہ ہووے دنیا کے
مزوں میں پڑ کر آخرت کو بھول جاوے اللہ تعالیٰ کی بندگی سے [illegible] غافل [illegible]
کئی دن دنیا میں جی کر ہزاروں محنتوں کے ساتھ جھوٹا [illegible] اللہ تعالیٰ کے اوپر ایمان نہ لا کر اپنے
پیدا کرنے والے کی بندگی نہ کر کر حکم اس خاوند کا قبول نہ کر کر کافر رہ کر آخر مر کر دنیا کے مال کو دنیا کے
مزوں کو چھوڑ کر چلا جاوے حسرت غم دنیا کی جدائی کا اپنے ساتھ لیجاوے آخرت کی دولت سے ہمیشہ کے
مزوں سے محروم رہے ہمیشہ ہمیشہ حسرت کی آگ میں جلتا رہے دوسری بات یہ ہے آدمی
کو چاہئے بوجھے اپنے دل میں سمجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے آدمی کو منی سے پیدا کیا ہاتھ پاؤں
آنکھ کان دیکر اس کی ماں کے پیٹ سے باہر نکالا پھر پرورش کروا دی ماں باپ کے ہاتھوں سے پالا
پلوایا پھر عقل شعور دیکر ہر بات کے ہر کام کے ہر مقصود کے پانے کی اس کے اوپر راہ آسان کر دیا لائق
بنا دیا مرنے تک اس کو اچھے برے کام کرنے کا اختیار دیا اچھے برے کام کی خبر دی بھلائی بری جتلا دی

وہیں آشناؤں میں اپنے شوق سے اپنے اختیار سے جو چاہے کہ اس جہان سے چلا جاوے مقصود حاصل
کرے پر موت کو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ میں اپنے حکم میں رکھا ہے اس میں آدمی کو اختیار نہیں دیا
اس میں لاچار ہے جو موت بھی آدمی کے اختیار میں ہوتی تو آپ کو ہرگز مرنے نہ دیتا ہزاروں
طرح کے فساد کرتا پھر کوئی بھلائی کی ڈھیری کر کر دنیا کی لذت لینے میں پڑا رہتا ... ہمیشہ بے فرمان رہتا
سرکش ہو رہتا دنیا کے جینے ہی کو جینا جانتا دنیا سے باہر نکلنے کو دل اسکا نہ کرتا آخرت کی کچھ نہ جانتا آخرت
میں اس جہان میں نہ پہنچتا ہمیشگی کی دولت سے محروم رہتا اس حکمتوں کے واسطے اللہ تعالی نے
آدمی کی موت اپنے حکم میں رکھی اجل آدمی کی مقرر کی ہر آدمی کی موت کا مرنے کا وقت اپنی
حکمت کے موافق ٹھہرا دیا پروردگار تعالی جس وقت جس آدمی کا مرنا چاہتا ہے اسکی جان لینے کا
حکم کرتا ہے وہ آدمی اسی وقت مرتا ہے پھر کسی حکیم طبیب کی دانا عقلمند کی کچھ بس آتی نہیں
ہزاروں دوا کریں حکمت کریں منتر جنتر کریں کچھ کام نہیں آتا اس راہ سے سب کوئی لاچار ہے
اپنے اپنے وقت میں آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں قافلے کی طرح ... اس جہان میں راہ لیتے ہیں
سفر کرتے ہیں جو کوئی غور کرے سمجھے بوجھے اس دنیا کے کسی کام کا کسی بات کا کچھ ... نہیں
کفر بنے کا فرشتہ ... ایمان لاوے مسلمانی کی دولت پیدا کرے اچھا کام کرے اچھا عملی
کرے وے کام ... کریں جو آخرت میں کام آویں ان کاموں کے سبب آخرت کی ہمیشگی کی دولت
... اور تیسری بات یہ ہے اللہ تعالی نے اس آیت میں * اماتہ * کے پیچھے
فاقبرہ * فرمایا ... شریعت میں یہ فایدہ ہے جو آدمی اللہ تعالی کے کرم فضل مہربانی اسکے اوپر نظر
کرے دیکھے آدمی مرتا ہے اور اوپر کے لوگوں کو اسکے گاڑنے کی زمین میں دابنے کی نشانی فکر پڑتی
ہے ہر طرح سے آشنا اول منزل کو پہنچاتے ہیں یہ طرح اللہ تعالی نے بندوں کو سکھائی حکم
فرمایا مردے کو غسل دلاویں کفن پہراویں خوشبو لگاویں جنازہ کریں نماز پڑھیں عزت
حرمت سے قبر میں رکھیں پردہ پوشی کریں اور حیوانوں کی طرح آدمی کے مردار کو خوار
نکیا جو گاڑ کرنے کی راہ معلوم نہ ہوتی حکم نہ ہوتا تو آدمی کا مردہ بدن خوار ہوتا گلتا سڑتا بدبو کی
ہوتی کتے گیدھر کھا جاتے بڑی بے عزتی ہوتی اس بات پر بھی نظر کر کر پروردگار کا احسان
ہر طرح اپنے اوپر دیکھ کر ایمان لاوے شکر کرے حکم کو بجا لاوے دونوں جہان میں خیر خواہی پاوے اور
یہ فایدہ ہے جو اس آیت میں مرنے کی بات اور قبر کی بات سنا دی آدمی کو چلتے ہی جو یہ

بات سنکر اپنے مرنے پر نظر کرے اُس دن کی فکر کرے کہ کیسا مرنا ہوویگا کس حال میں مرنا ہو وےگا آسانی سے
یا سختی سے اور دنیا سے دل اُٹھاوے اللہ تعالیٰ کی بندگی میں یاد میں دل لگاوے اللہ فقیر کو حقیقت
پر غور کرنی ہو جیسے ایک دن ایسا آتا ہی جو بہت ہی اختیار و چار ہو کر اُس دن گور میں جانا ہی گور میں
بے کسی اور وحشت کی جگہ ہی تنگ تاریک ہی اندھیری کو ٹھری ہی کیڑا مکوڑا بچھو سانپ ہونگا
پھر ہی منکر نکیر سے جواب سوال ہی اُن باتوں کو سوچ کر جو کافر ہووے تو چاہیے ایمان لاوے اور
مسلمان ہووے تو مسلمانی کے وہ کام کرے جس کاموں سے قبر کی تنگی جاتی رہے کشادہ ہو جاوے اندھیارا
نرہے روشنی آوے جواب سوال میں منکر نکیر کے آسانی پاوے خبر میں قبر کا احوال بہت آیا
ہی حضرت نبی صاحب نے فرمایا ہی حدیث کی کتابوں میں مذکور ہی بیان ہی تھوڑا سا کہا ہی خوشوقت
کوئی ایک بندہ ایماندار سچا مسلمان اللہ کا پیارا اور اسکا مقبول اُس حال کو پہنچتا ہی جو دنیا کو چھوڑ کے
آخرت کی طرف جاوے اس دنیا سے کوچ کر کے اُس جہان میں پہنچے مرنے کے وقت آسمان سے
فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُترتے ہیں اُس نیک بندے کی خوشحالی کے پہنچانے کے واسطے بہت خوب
صورت آفتاب سا منہ چمکتا ہوا اُنکو دیکھنے سے خوشی پیدا ہوتی ہی بہشت کے خاصے کپڑوں
کے اُنکے ساتھ کفن ہوتے ہیں اور بہشت کی خوش بوئی سے خوشبو بنائی ہوئی ہیں
پھر اُس بندے کے سامنے جہاں تک نظر اُسکی پہنچتی ہی بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت
حضرت عزرائیل علیہ السلام آتے ہیں اُسکے سر کے پاس بیٹھتے ہیں اور اُسکی روح کو کہتے ہیں
اے پاک جان خوشوقت ہو کر نکل تو اس دنیا میں کفر سے کافری سے شرک سے
گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بے فرمانی سے چھوٹ کے بد خوئیوں سے اور جو باتیں نہ تھیں اللہ تعالیٰ کی
مرضی نہیں تھی اُن سب باتوں سے اے نیک بخت آدمی تو پاک تھا سچا مسلمان تھا خوشحال
ہی تیرا اچھا حال ہی تیرا اے پاک روح خوشحالی میں آپ کو اپنے تن سے جدا کر اللہ تعالیٰ کی
مغفرت بخشایش کی طرف چل اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہی رضا کے گھر میں خوش حالی کے محل
میں رضوان کی جگہ بہشت اور بہت خوش خبری سنکر وہ جان بدن سے اُسی طرح سے آسانی
سے نکلتی ہی جس طرح بوند پانی کی مشک سے نکلتی ہی پھر اُس جان کو ملک الموت اپنے
ہاتھ میں لیتا ہی پھر شتاب اُسی وقت اُسکے ہاتھ سے اور فرشتے اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں اور
وہ کفن بہشت کا کپڑا اُسکو پہنا کر بہشت کی خوشبوئیاں اُسکے اوپر لگاتے ہیں ایسی خوشبوئی

اُس میں سے پیدا ہوتی ہی جو تمام ہوا کی خوشبوئیوں میں زیادہ ہی اُس روح کو اِسطرح سے
ہاتھوں اٹھا کر لیجاتے ہیں سب فرشتے جو آسمان زمین کے درمیان میں ہیں اور جتنے فرشتے
آسمانوں میں ہیں سب اُسکے جنازہ پر نماز پڑھتے ہیں مغفرت اُسکی چاہتے ہیں اُسکے اوپر رحمت
کرتے ہیں بخشایش کی دعا کرتے ہیں پھر آمین کا ہر یک پیچھے اُسکو آسمان کی طرف لے چلتے ہیں راہ
میں جس مجلس کی طرف فرشتوں کی گذر کرتے ہیں ہر ایک مجلس کے فرشتے پوچھتے ہیں
کہتے ہیں کیا خوب ہی روح پاک یکون آدمی ہی یہ فرشتے بتاتے ہیں فلانا آدمی ہی اُنکی بندگی کا
بڑائی کا نام لیتے ہیں کہتے ہیں حضرت میاں فلانے صاحب ہیں پیر صاحب ہیں مولوی صاحب
ہیں مولانا صاحب ہیں جو دنیا میں لوگ بہتر سے بہتر نام لیتے تھے وہی نام فرشتے لیتے ہیں اُسی
طرح سے بڑائی کرتے ہوئے بہت سے لیجاتے ہیں یہاں تک جو پہلے آسمان کے دنیا کے آسمان کے
دروازوں کے پاس پہنچاتے ہیں دروازے آسمان کے کھلواتے ہیں دروازے کے رکھوالے دربان
فرشتے دروازے کھول دیتے ہیں اور سب دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں اور سب دروازوں
کے فرشتے اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں جو یہ پاک روح اِس دروازے سے داخل ہووے پھر ایسے
دروازے سے داخل کرتے ہیں پھر آسمان کے سردار فرشتے مقرب فرشتے اور اُنکے ساتھ ہزاروں
فرشتے اُس روح کے پیچھے ادب سے ساتھ ہوکر دوسرے آسمان تک اپنی حد سے پہنچاتے ہیں
دوسرے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں دوسرے آسمان کے فرشتے اُس مومن کی روح کا استقبال
کرکر ساتھ ہوکر تیسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں اسی طرح سے ہر ایک آسمان کے فرشتے اپنی اپنی
حدوں تک متابعت کرتے ہیں ساتھ ساتھ جاتے ہیں پیچھے ہوتے ہیں پہنچاتے ہیں ساتویں آسمان
تک اللہ تعالی کے حضور میں لیجاتے ہیں وہاں اُس پاک بندے کے اوپر قبولیت کی نظر ہوتی ہی
فضل کرم مہربانی فرماکر فرشتوں سے کلام کرتا ہی لکھو میرے اُس بندے کی کتاب علیین میں علیین ایک
مکان ہی ایک جاگہ ہی دفترخانہ ہی جہاں تک اللہ تعالی کے اچھے بندے خاص بندے پاک بندے
ہیں اُن بندوں کے اچھے عمل اچھے کام جو دنیا میں اخلاص سے اللہ تعالی کی رضا میں کئے ہیں کرتے
ہیں کرتے وہاں لکھے جاتے ہیں پاک بندوں کے نام لکھے جاتے ہیں ہر ایک کی ساری عمر کے کاموں
کا دفتر جدا ہوتا ہی اُس وقت پھر اللہ تعالی اُس بندے کی خوشی ہونے کے واسطے خوش خبر پانے
کے واسطے حکم فرماتا ہی جو میرے اُس بندے کی کتاب علیین میں لکھو یہ میرا دوست ہی خاص بندوں

فیتن ہی مقرر دن بین خاص دن مین اُسکا بھی نام داخل کر دیتین قبول کیا اُسکو اپنی رحمت مین فضل
مین داخل کیا اُسکو پھر حکم ہوتا ہی اب اِس بندے کو زمین کی طرف قبر مین لیجاؤ مین اُسکو زمین
خاک سے پیدا کیا ہی زمین مین پھر پہنچا لیجاؤ زمین ہی سے خاک ہی سے پھر پیدا کرونگا دوسرے
بار دیاست کے دن جلاؤنگا پھر وہان سے وے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اُس روح کو گود
مین پھر لاکر اُس کے بدن مین داخل کر دیتے ہین اِس بات کے پیچھے اُسی وقت دو فرشتے آتے ہین
اُسکو اُٹھا کر بٹھالیتے ہین یے سب کچھ باتین یے معاملے اِس وقت تک ہو جاتا ہی جس وقت تک
آدمی مردے کو زمین رکھکر قبر کو بنا کر فارغ ہو چلے ہین اور اپنے اپنے گھر کو جاتے ہین
مردے کے کان مین اُن کے چلنے کی جوتیونکی آواز آتی ہی سنتا ہی جاتا ہی جو بے آدمی لاش کو قبر مین
رکھکر اپنے گھر کو جاتے اُسی وقت وے دونون فرشتے آکر اُسکو اُٹھا کر بٹھالیتے ہین پوچھتے
ہین سوال کرتے ہین تیرا پروردگار پیدا کرنے والا کون ہی دنیا مین تو کسکی بندگی کرتا تھا سب
اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پاک بندہ کہتا ہی میرا پروردگار پیدا کرنے والا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہی معبود
برحق وہی ہی جس نے آسمان زمین کو پیدا کیا تمام خلق کو پیدا کیا مین نے اُسی خداوند کی
بندگی کی ہی وہی پاک پروردگار ہی اور کوئی اُس کا شریک نہین پھر پوچھتے ہین دین تیرا
کیا ہی کس دین مین تو رہا تھا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی مسلمانی کے دین مین رہتا تھا مسلمانی کے
دین کا کام کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوچھتے ہین پیغمبر تیرا کون ہی کس نے
تجھے راہ بتائی تھی تو وہ کہتا ہی پیغمبر میرا محمد رسول اللہ ہین پیغمبر برحق ہین پھر پوچھتے ہین پیغمبر نے
تیرے تئین کیا سکھلایا ہی تجھکو کیا بتایا ہی کسطرح کس دلیل سے تو جانتا ہی جو وے پیغمبر برحق ہین کہتا ہی
مین نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اُنھون نے مجھکو اللہ تعالیٰ کے کلام سکھلائے بتائے قرآن پڑھائے مین سمجھا
بوجھا ایمان لایا مین قرآن مجید کے اوپر یقین کیا مین نے سچ جانا مین نے اپنے دل مین یقین کیا جو قرآن خدا
تعالیٰ کا کلام ہی کسی بندے کو قدرت طاقت نہین جو ایسا کلام کہے اُسکی یہی دلیل ہی گواہی
پیغمبر کے سچائی پہچانے مین میرے دل نے سوچ ہوا یہی دلیل مجھکو بس ہی کافی ہی مومن
ہون مین اپنے صدق سے مسلمانی کی راہ قبول کی ہے مین نے یہہ جواب جب وہ بندہ کہہ چکتا ہی
آسمان سے آواز آتی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوتا ہی سچ کہا میرے اِس بندے نے
اِس کہنے مین بہر سچا ہی اب اُس کے واسطے قبر مین بہشت کی فرش کرو بہشت کا بچھونا بچھاؤ

اور

اور میرے اس بندے کو بہشت کی طرف سے دروازے کھول دو اس حکم سے اسی وقت دروازہ بہشت کا کھل جاتا ہی قبر میں بہشت کی باد بہشت کی خوشبوئیان چلی آتی ہین پھر تمام بہشت ہو جاتی ہی اور جہان تک نظر پہنچے وہان تک قبر کشادہ ہو جاتی ہی کھل جاتی ہی باغ بہار ہو جاتی ہی پھر دونو فرشتے جواب سنکر خوش ہو کر چلے جاتے ہین پھر ایک اور آدمی آتاہی بہت خوب صورت اچھے خوب کپڑے پہنے ہوئے بہشت کی خوشبو سے وہ آکر اس کے پاس بیٹھتا اسکو خوش خبری دیتا ہی کہتا ہی آپ تو ہمیشہ خوش حالی مین رہ یہہ وہ دن ہی جو اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا جو کوئی دنیا مین اچھا کام کر کر آوے قبر مین مرنے کے پیچھے خوبیان پاوے وہ وعدہ تیرا پورا ہوا اب تو خوشیان کر خوش حالی مین رہ یہہ بات سنکر وہ بندہ پاک بہت خوش ہو جاتا ہی اس سے پوچھتا ہی تو جیسے کوئی ہی تیرا منہہ بہت پیارا منہہ ہی حسن مین جمال مین تو کامل ہی تیرے دیکھنے مین تیری بات مین خوشی ہی خوشی پیدا ہوتی ہی جان تازہ ہوتی ہی دل خوش ہوتا ہی آرام پاتا ہی کون ہی تو کیا نام ہی تیرا وہ شیرین زبان سے کہتا ہی مین اور کوئی نہین تیرا نیک عمل ہون وے کام وے عمل جو دنیا مین تونے خدا کے واسطے اخلاص سے محبت سے کیئے تھے ان عملون نے ان کامون کو تیرے خدا تعالی نے قبول کیا ان عملون کی یہہ صورت کر دی جو دیکھتا ہی اب مین ہمیشہ ہمیشہ تیرا رفیق ہون تیرا ساتھی ہون کبھی تو ناخوش نہووے گا خوشی مین مرے مین رہیگا یہہ بات سنکر وہ بندہ نہایت خوش ہو جاتا ہی بے اختیار خوشی سے کہتا ہی الہی پھر مجھکو دنیا مین پھیر بھیج مین اپنے اہل مال گھر بار مین پہنچون پھر تیری بندگی بجالاؤن اچھے عمل کر کر تن بدن جان و مال تیری راہ مین صرف کرون جو اور اس سے زیادہ تو اب خوبیان پاؤن الہی قیامت شتاب پیدا کر قیامت کا دن شتاب ظاہر کر جو اپنے ہمیشہ کے گھر مین بہشت مین پہنچون بہشت کی حقیقت سب کچھ میرے اوپر ظاہر ہو گئی ایسی ایسی بڑی نعمتون کا تو ہی دینے والا ہی اللہ تعالی یہ نعمتین خوبیان اپنے فضل سے اس گنہگار عاجز بندہ کو اچھے بندون کی برکت سے بخشے اور سب مومنون کو بخشے آمین آمین یہہ حقیقت اور بہت حقیقتین ایسی ہین حدیثون مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی ہین یہہ کامل مومن کا حال ہی پورے مسلمانون کی بات ہی وے مومن مسلمان جو کفر کی شیرک کی بلا کیون سے پاک ہو کر نفاق سے ریا سے پاک ہوئے ہین پھر تن بدن جا گہہ ظاہر کی بلا پاکیون سے پاک رکھتے ہین وضو غسل نہانا دھونا

شریعت کے حکم کے موافق کرنے حرام نہوں کھانے زنا سے حرام کھانے سے حرام ہونے سے پاک ہیں وو
غیبت نہیں کرنے جھوٹ نہیں ہونے انکھ کان زبان ہاتھ پاؤں کو بری باتوں سے بری سننے
نے دیکھنے سے بری کام سے پاک رکھنا ہی اپنے نفس کو صبوری کبری چھوٹتے بڑے گناہ ہوئے
تقوی سے توبہ کے پانی سے پاک صاف کیا ہی کبر حسد کینہ دشمنی حرص و کمر فریب سے
آپ کو دور رکھا ہی سب بری خصلتوں سے اپنی جان کو نجات کر کر چھڑایا ہی ہر ایک کا
حق پہچانتے ہیں ہر طرح کا ادب لاتے ہیں ہر ایک سے اچھی معاملت رکھتے ہیں ہمدردی کا اپنے
برتنے خیطوں میں سب بری خیالوں سے بری فکروں سے دنیا کی دوستی سے دنیا کے لوگوں کی محبت
سنے صاف کیا ہی اللہ تعالی کی بندگی میں صدق سے اخلاص سے رہتے ہیں اللہ تعالی کے یاد میں
اخلاص میں محبت میں طلب میں شوق میں ذوق میں اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی متابعت میں ظاہر باطن کی پیروی میں رہتے ہیں آخر عمر تک انھیں کاموں میں ہیں
اور کسی کام سے کام نہیں رکھتے ایسے پاک بندوں کے واسطے سب طرح کی خوبیاں نعمتیں
مرنے کے پیچھے اللہ تعالی کے رسول کے وعدے کے موافق تیار ہیں موجود ہیں اور جس مومن مسلمان
میں جتنا ہی جتنا تفاوت ہی ظاہر باطن پیغمبر صاحب کی پیروی میں خلل ہی تن بدن کی پاکی میں
نفس کی دل کی روح کی پاکیوں میں اتنا ہی اتنا خلل ہی عذاب ہی خواری ہی خرابی ہی اس
سبب ہزاروں لاکھوں احوال ہیں حقیقتیں ہیں مسلمانوں کے جو قبر میں دیکھے گے پاویگے اللہ تعالی
اپنے فضل کرم سے سب مومنوں مسلمانوں کو توفیق بخشے دنیا ہی میں سب ناپاکیوں سے پاک
کر کر اس جہان میں لیجاوے آمین آمین اور جو آدمی دنیا میں آخر عمر تک سب ناپاکیوں میں
رہا کافر رہا مشرک رہا منافق رہا ظالم رہا بری باتوں میں بری کاموں میں گمراہ رہا دنیا کی دوستی
میں دنیا کے لوگوں کی محبت میں غیر کی یاد میں اللہ تعالی کی یاد سے اخلاص سے محبت سے بھول
رہا بندگی نہ کی ایمان نہ لایا مسلمان نہوا ایسے لوگوں کی حقیقت حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس طرح فرمایا ہی بیان حدیث کا اس طرح ہی جو وقت کافر بندہ بے ایمان نامسلمان
اس حال میں پہنچتا ہی جو دنیا کو چھوڑے آخرت کو اس جہان کو چلے مرنے کے حال میں پہنچے
اس وقت میں اسکی جان لینے کے واسطے آسمان سے فرشتے اترتے ہیں بری صورتوں میں
ڈرانی صورتوں میں سیاہ رو کالے منھ انکے ہاتھوں میں ٹاٹ کے کالے کپڑے لکی جد سے بری

ہوتا ہین اُسکے سامنے جہان تک اُسکی نظر پڑتی ہی بیٹھتے ہین پھر اُسکے پیچھے ملک الموت
آکر اُسکے سر کے پاس بیٹھتے ہین ملک الموت کہتا ہی اے ناپاک جان اِس بدن سے نکل
اللہ کے غضب مین غصے مین چل اپنی خواری خرابی مین پہنچ یہہ بات اُسکو فرشتہ غصے سے کہتا ہی
وہ روح یہہ بات سنکر کانپتی ہی لرزتی ہی تمام بدن مین بدبوئی پھیلجاتی ہی بال بال ذرہ ذرہ
بدن کو چپٹتی ہی چمٹتی ہی بدن سے نکلنا بہت برا نکلنا ہی کر وا نکلنا ہی تب ملک الموت
روح کو پکڑ کر بدن سے بڑی سختی سے بڑے عذاب سے نکالتا ہی ایسی طرح سے روح بدن
مین کھنچتا ہی جیسے نان بائی لوہے کی سیخ مین کباب بھونتا ہی کبابون کا گوشت سیخ مین لگ
رہتا ہی کباب نکال کر اُس گوشت کے چھڑانے کے واسطے کپڑے کے ٹکڑے کو تر کر کر بھگا کر سختی
سے اُس سیخ کو کمال سے پکڑ کر کھینچتا ہی اُسکے پیچھے وہ گوشت اچھی طرح سے نہین چھوٹتا ہی
لگ رہتا ہی پھر اُس خواری سے جب جان کو نکالکر اپنے ہاتھ مین لیتا ہی اور فرشتے عذاب
اُسکے پاس سے اپنے ہاتھ مین لیکر وہ گندہ ٹاٹ اُسکو پھرا دیتے ہین اُسکے لپیٹ مین اُس
ناپاک جان سے اُن کپڑون کے پھرانے سے ایسی بدبوئی پھوٹتی ہی جو دنیا کی ساری بدبوئیون سے
زیادہ بدبوئی ہی اور اُس بدبوئی سنے روح پگھال جاتی ہی پھر اُوپر آسمان کو لیجاتے ہین پھر
زمین سے آسمان تک جس مجلس پر فرشتون کی نزا مین گذرتے ہین وے فرشتے اُن فرشتون
سے پوچھتے ہین کہتے ہین کون ہی یہہ ناپاک جان اِس گندی بلا بدبوئی کا کیا نام ہی کہتے ہین
جواب دیتے ہین فلانا شخص ہی فلانے کا بیٹا اُس برے نام سے اُسکو بتاتے ہین جو دنیا مین لوگ
اُسکو اُس نام سے برا کہتے تھے حرام زادہ فرم عاق پھر وہ جھوٹا دغاباز ظالم ٹھگ اُچکا پھر
اُسی طرح سے اُسکو خوار رسوا کرتے ہوئے اہانت سے لیجاتے ہین پھر جو فرشتہ ہی آسمان زمین
کے بیچ اور جو فرشتہ آسمان مین ہی سب اُسکے اوپر لعنت کرتے ہین آسمان کے دروازے سب
بند ہو جاتے ہین اور جو دروازہ آسمان کا ہی اُسکے دربان فرشتے دعا کرتے ہین جو اِس طرف
اُس ناپاک روح کو نہ لاوین پھر وے فرشتے لیجانے والے اُسکو پہلے آسمان تک پہنچاتے ہین
دروازے کھلواتے ہین دربان آسمان کے دروازون کے اُسکے واسطے دروازہ نہین کھولتے اِس
حقیقت کو حضرت نبی صاحب نے دروازے نکھلنے کی بات کہہ کر قرآن کی آیت پڑھی لا تفتح
لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی نہین کھولتے

رہتا ہی بہت غمگین ہو کر اُن آنے والے سے کہتا ہی تو کون ہی تیرا مونہہ بہت برا مونہہ ہی تیرے
مونہہ سے پریشانی غم وحشت چلے آتے ہیں وہ آنے والا کہتا ہی میں وہی تیرا ناپاک عمل ہوں جو
دنیا میں تو کرتا تھا میں اب تیرے ساتھ ہوں تیرا رفیق ہوں مرے تک تجھ سے تو اب چھوڑنے والا
نہیں وہ تب یہ حال دیکھ کر شرمندہ بے اختیار کہیگا ای پروردگار قیامت کا دن قایم نہ کر وہ دن مت
پیدا کر یہ بات اس واسطے کہتا ہی جو اس کے اوپر حقیقت آگے کی سب کچھ کھل گئی ہی
معلوم ہوئی ہی اب جو دن اُس کے اوپر آتا ہی خواری اور خرابی اور بلا زیادہ ہوتی جاویگی غصہ اور
قہر اور عذاب بھی بڑھتا جاویگا اور قیامت کے دن میں بہت بری بلا میں غم میں دوزخ میں پڑیگا
پھر عذاب کا ایک فرشتہ اُس کے اوپر موکل ہوتا ہی اندھا بہرا گونگا ایک گرز لوہے کا اُس کے
ہاتھ میں ہوتا ہی ایسا بھاری گرز ہی اور ایسی چوٹ ہی اُسکی جو پہاڑ پر مارے تو خاک ہو
جاوے اُسی گرز سے ایسی چوٹ سے اُسکو مارتا رہتا ہی جو وہ کافر اس طرح سے چلا کر روتا ہی چیخ
مارتا ہی جو مشرق مغرب کی خلق تمام سنتی ہی سواے آدمی کے اور جن پھر ایک ضرب اُس مارنے سے
وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہی پھر جاتے ہیں فرشتے دم بدم بار بار مارتا ہی اندھا ہی آنکھیں نہیں رکھتا ہی
جو اُسکی عاجزی کے حال کو دیکھ کر اُس کے اوپر رحم آوے اسکو اور بہرا ہی کان نہیں رکھتا ہی جو اُسکی
فریاد سنے اور گونگا ہی زبان نہیں رکھتا ہی جو اُس سے کچھ بات کہہ سکے اور حدیث میں آیا ہی
جو کافر کے اوپر قبر میں ننانوے ایک کم سو سانپ لپٹے ہیں کاٹتے رہتے ہیں اُسکو قیامت تک
اب اگر ہی ان سانپوں میں سو ایک سانپ اُن میں کا دنیا میں اپنی دم مارے تو ساری دنیا میں
اُس کے زہر سے ایک گھاس بھی نہ جمے اللہ تعالی اپنی پناہ میں رکھے مومن مسلمانوں کو یہ حقیقت
ہی کافر کی مشرک کی منافق بے ایمان کی اور بہت باتیں ہیں قبر کے احوال کی جو مومنوں اور
کافروں پر گذرتے ہیں اتنی بات مومن مسلمان کے سمجھنے کے واسطے بہت ہی پھر اس سورت میں
اللہ تعالی نے موت کی خبر قبر کی بات فرما کر قیامت کی بات فرمائی * ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ یعنی پھر
جس وقت چاہیگا جب چاہیگا اللہ تعالی جلاویگا اُسکو قیامت کے دن میں قادر ہی وہ پروردگار ہر
چیز پر جیسے اول پیدا کیا ہی مٹی میں رکھا ہی اور قبروں میں سڑ گلا ہی ایسے ہی آخر کو پھر زندہ کر دیویگا جو
آدمی اس بات کو سنے سمجھے اچھے اللہ تعالی نے آپ کو کیسے پانی کی بوند سے کیسی حکمت سے
پیدا کیا ہی ماں کے پیٹ سے باہر نکالا کس طرح کی راہ آسان کی پھر دنیا میں سب کام کی کَلَّا لَمَّا یَقْضِ [illegible]

پھر دنیا میں ہمیشہ کوئی نہیں رہتا ہر کوئی حکم سے خدا تعالیٰ کے قبر میں جاتا ہی مرتا ہی پھر قبر میں ہ
ہمیشہ نہیں رہتا آخر ایک دن پروردگار کے حکم سے جئیگا حضور میں پہنچیگا دنیا کے سب کاموں
کا ساری عمر کے عملوں کا ذرہ ذرہ حساب ہوویگا اچھے کاموں کا اچھا بدلا ہوویگا برے کاموں کا
برا بدلا ہوویگا اس بات کو سمجھکر جو کوئی کافر ہووے تو چاہئے کفر کو چھوڑ دیوے ایمان لاوے
منافق ہووے تو نفاق کو دور ڈال دیوے اخلاص پیدا کرے گناہوں میں رہتا ہو تو توبہ کرے دنیا ہی
میں اپنے کام کی اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگ کر پورا کر رکھے جو آخرت میں شرمندگی نپاوے
عذاب کی بلا میں نپڑے اور جو دنیا ہی میں آدمی ہمیشہ رہتا موت نہ ہوتی کبھی نمرتا تو بھی لائق
تھا جو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانتا بندگی کرتا شکر بجا لاتا اور زیادتی خوبی پاتا پر یہہ آدمی اپنے نفس
اور طبیعت کے تابع ہو کر ایسے بڑے سرکش ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ جو موت کا آنا میں اس مست
ہاتھی کے اوپر نرکھتا اس حکمت سے اس کو عاجز نکرتا تو یہہ ایسی بدمستیاں بہت بیان کرتا
رہتا جو ایمان اور توحید کی طرف کبھی نہ آتا اچھا کام ہرگز نکرتا برے کاموں میں چلا جاتا کفر شرک
ظلم ہی میں پڑا رہتا مرنے کا ڈر نہوتا اپنی طبیعت کے موافق نفس کی خواہش کے کاموں میں اپنی
بہتری جانتا اپنا آرام سمجھتا اسی خرابی کے حال میں رہتا پھر کبھی کچھ جو آدمی کو سوجھ پڑتا ہی انکھیں
کھل جاتی ہیں فکر آ جاتی ہی موت کے دیکھنے کا سبب ہوتا ہی اسواسطے اس حکمت کے سبب
اللہ تعالیٰ نے موت کو پیدا کیا یہہ موت آدمیوں کے واسطے رحمت ہی وعظ ہی نصیحت ہی اور جو
یہہ آدمی نمرتا موت اسکو نہوتی اور ایمان نہ لاتا تو ایک بات ہو سکتی تھی پھر جو مرنا بھی
ہوتا اور مرنے کے پیچھے کوئی ہی میں ہمیشہ رہنا پھر جینا زندہ ہونا نہونا حساب کتاب جواب
سوال نہوتا دوزخ بہشت ہوتی اچھے کام اچھا بدلا برے کا برا بدلا نہوتا تو بھی اس دنیا میں آدمی کے
کافر مشرک گنہگار رہنے کی بات تھی حد رتھا اور اب اس حال میں جو مرنا یقین ہوا موت مقرر
ہو چکی اپنی آنکھوں سے آدمی اور دنکو مرتے دیکھتا ہی اپنے ہاتھوں سے گاڑتا ہی دفناتا ہی قبر کرتا
ہی اور آخرت کی بات مرنے کے پیچھے جینے کی خبر اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرمائی پیغمبر وقتی
زبان سے سب خلق کے اوپر سنائی حجت اپنی پوری کر دی اب جو کافر رہے بے ایمان رہے آخرت
کے کام سے بے خبر رہے بندگی نکرے بے فرمانی میں رہے وہ بڑا نادان ہی بڑا احمق ہی سوا یسا احمق
نادان کے اور کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا اور جو کوئی دانا ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو عقل بخشی ہی

دینا ہی دین لہذا اُس جہان کا کام تمام کر رکھا ہی اپنی طاقت کے موافق جتنا کچھ ہو سکتا ہی کرتا ہی
اور جو کچھ اللہ تعالی کا حق ہی ہر ایک آدمی کے اوپر اور جو کچھ نعمتیں آدمی کو بخشیں ہیں اور جتنا
کچھ احسان فضل کرم کے ہیں ان عاجز بندے کے اوپر اُس حق کے موافق نہ کسی سے بدلا ہو سکتا
ہی نہ ان نعمتوں کا کوئی شکر بجا لا سکتا ہی نہ بندگی کا حق ادا کر سکتا ہی کافر مشرک منافق کی تو کیا
بات ہی اُسکو اللہ تعالی فرماتا ہی * كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ * تحقیق سچ نہیں ادا کیا نہیں بجا لایا
آدمی جو کچھ اُسکو اللہ تعالی نے فرمایا ہی جس طرح سے اُسکو پروردگار نے کام کرنے کو بنایا ہی نہ
کر سکا کافر مشرک منافق بے ایمان اپنی دلایل دیکھ کر پروردگار کی قدرتیں حکمتیں ہزاروں لاکھوں
آسمان زمین میں اپنے تن بدن میں پاکر پیغمبروں کی ہدایتیں اللہ تعالی کے کلام حق کر پیغمبروں کے
معجزے دیکھ کر سن کر مرنے جینے کی بات دیکھ کر سنکر ایمان نہ لایا مسلمان نہوا کوئی ایسا کام نہ کیا
سب طرح سے اپنی خواہش خرابی آپ خرید کی اپنے واسطے تیار کر رکھی اور جو آدمی ایمان لایا ہی
مسلمان ہی اچھا کام کرتا ہی کامل ہی وہ آدمی بھی خداوندی کا حق ادا نہیں کر سکا نہیں کر سکتا پھر آدمی
کو چاہئے جو اپنے مقدور موافق اللہ تعالی کی بندگی میں حاضر رہے بے فرمانی میں قدم نہ رکھے ان سے
دل سے تن بدن سے مال سے پروردگار کے حق ادا کرنے میں قصور نہ کرے ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہے
تن سے جان سے مال سے زبان سے شکر نعمتوں کا بجا لاتا رہے ذکر کرتا رہے اور سب کچھ بندگی شکر
سب طرح سے کر کر آپ کو ہمیشہ تقصیروار جانتا رہے اور اپنے دل میں ہمیشہ بوجھتا رہے ہزاروں
لاکھوں نعمتوں سے جو اللہ تعالی کی طرف سے میرے اوپر ہیں ایک نعمت کا بھی حق ادا نہ
کر سکونگا پھر اللہ تعالی اپنی نعمتوں کا بیان فرماتا ہی وے نعمتیں جو سب کسی کے واسطے کافر مومن کے
اوپر تمام ہیں * فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ * پھر چاہیئے آدمی نظر کرے اپنے طعام کی طرف
عبرت کی آنکھوں سے اپنی قوت کو دیکھے سمجھے بوجھے کس طرح سے کس حکمت سے پیدا کیا
ہمنے اسکو نظر رہے فایدے اُٹھاوے ایمان زیادہ کرے پھر اُس حکمت کو بیان فرمایا * أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ
صَبًّا * تحقیق ہمنے گرایا برسایا پانی کو آسمان سے بادل سے اچھا گرانا فایدہ دینے کا برسانا اُس
نعمات کی طرف غور کرے آدمی تمام خوبیاں سب نعمتیں دولتیں کھانا پینا لباس کاروبار بادشاہیان
سرداریاں ایک مینہہ کے اوپر بند کر دئے ہیں جو مینہہ نہ برسے تو عالم کے تمام کاروبار سب بند
ہو جاویں ہر ہر بر پکار رہے رہیں اور جو بہت برسے تو بھی خرابی ہووے تھوڑا ابر سے تو بھی کچھ

فایدہ نہ ہووے فصل فصل میں وقت پر جتنا جہان درکار ہوتا ہی حکم سے اُستادوں برستا ہی سب کچھ پیدا
ہوتا ہی * ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا * پھر پھاڑا زمین کو ہم نے پھاڑنا تا سبھی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا جس طرح
چاہیئں اُس طرح کھودیں پھر دھوپ میں ہنسمت ہوجاتی ہی پانی برسنے سے ہل چلاتے ہیں حکم سے
زمین قبول کر لیتی ہی پھر جوتنا زمین کا آدمیوں کو سکھلا دیا اسباب جوتنے کے پیدا کر دئے لوہا لکڑی پیدا
کر دئے بیل گائے بنا دئے یہ سب کچھ اللہ تعالی کی طرف سے پیدا ہوئے پھر جوت کر بیج ڈال دیتے ہیں
دانے گیہوں جو دھان خاک مٹی میں ملا دیتے ہیں آگے پھر کسی کا کچھ نہیں چلتا کچھ کسی کا اختیار نہیں
جو کسی طرح سے دانے کو زمین سے باہر نکالیں گھاس میں دانہ پیدا کریں پیچھے سے کھلے میں سنوارنے حالانکہ
حکیم جمع ہوویں چاہیں جو ایک گھاس پیدا کریں ایک دانہ اُس گھاس سے باہر نکالیں جا جز آدمیوں کچھ آ
نہ ہو سکے جو یہ بات بھی آدمیوں کے حوالے ہوتی ساری عمر آدمی کام میں ہر کوئی [illegible] اور جو کچھ
کہاں علم کا جہان کا درکار ہی چاہیئے یہ جانتا کہ کرنا ہو یہ بھی بسبب فضل کرم ہی اسے تعالی کا اور رحمتی
رحمت ہی پروردگار کی جو یہ گھاس سونا کے زمین سے بنانا کھیتوں کا پیدا کرنا دانے کا نکالنا پچھلے سے لگا کے تا
اپنے حکم میں رکھا ہی آدمیوں کو یہ کام نہیں فرمایا ہے نہیں تو بڑی ہی مشکل ہو پڑتی کب کیا اور کیسی قائم رہے
چھتا دنیہ ملتا اب سب طرح کی باتیں اور سب کام آسان ہو گئے ہیں اُس رحمت کی کچھ نہایت
نہیں * فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا * پھر پیدا کیا بچھا دیا ہم نے اپنے حکم سے زمین میں دانا جو تمہاری قوت ہی
گیہوں جو اور سب طرح کا اناج غلہ * وَّعِنَبًا * اور انگور پیدا کئے جو تمہارے استعمال ہوتا ہی
بہت مزے دار میوہ ہی بہت فایدے اُس میں رکھے ہیں قوت بھی ہی مزا اچھی ہی * وَّقَضْبًا *
اور ہر طرح کی گھاس میں جو [illegible] طرح کے فائدے ہیں نوع آدمیوں کے
واسطے ہیں اور گائے بیل بکری [illegible] گھوڑا ان کی قوت ہو جاتی ہی [illegible] * وَّزَيْتُوْنًا * اور
زیتون پیدا کیا [illegible] جو [illegible] جہاں پیدا ہوتا ہی وہاں کے لوگ اُس
تیل کو اچھی طرح کھاتے ہیں اور دواؤں میں بھی پڑتا ہی بہت فایدے اُس سے حاصل ہوتے
ہیں * وَّنَخْلًا * اور کھجور کے درخت پیدا کئے [illegible] سب سے بڑے فائدے ہیں [illegible] میوہ ہی بڑی برکت
بڑی بڑی قوت کی چیز ہی [illegible] * وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا * اور باغ پیدا کئے
بہت بہت [illegible] کے درختوں کے ساتھ [illegible] بڑی بڑی دیوار
بناتے ہیں اُن کے اندر درخت لگاتے ہیں باغ تیار ہو جاتے ہیں اُن باغوں سے ہر طرح کے

قایدے اُٹھاتے ہیں میوے کھاتے ہیں * وَفَاكِهَةً وَّاَبًّا * اور میوے پیدا کئیے طرح
طرح کے تر میوے خشک میوے طرح طرح کے جدے جدے مزون کے ساتھ فایدون کے ساتھ *
مَّتَاعًا لَّكُمْ * تمہارے فایدے لینے کے واسطے یعنی واسطے پیدا کئیں ہمنے یے سب کچھ نعمتیں جو
آدمیون کی قوت ہووے قوت پاوے ہر طرح کے مزے انکو معلوم کرے * وَلِاَنْعَامِكُمْ * اور تمہارے
جانورون کے فایدے لینے کے واسطے جو کچھ آگے خوراک سے وہ بھی پیدا کئیے طرح طرح کی گھاسین
حق نے گھاس جیسے پیدا کر دین تیے چارپایوں آدمیون کیے فایدے لینے کے واسطے پیدا کردئے آدمی جو
اپنے سب نعمتون سے ہر طرح کا فایدہ لیتا ہی اور نفع اُٹھاتا ہی ان خوبیون کو دیکھتا ہی سنتا ہی کھاتا
ہی ہر طرح کام اپنا ہی چاہئے اپنے دل میں بوجھے سمجھے یقین کرے جس خاوند نے یے سب احسان
کئیے ہیں خوبیان نعمتیں مفت بخشیں ہیں اُسی خاوند پر ایمان لانا لازم ہی اُسی کی بندگی کرنی یاد
کرنی لایق ہی اُسی کو دل دینا بڑا ہی اسیطرح سے محبت کرنی اخلاص کرنا ضرور ہی جس نے بغیر
حق کے بغیر کچھ کام کئے یے سب احسان کئے ہیں جو کوئی سچ دل سے اخلاص سے اُسکی بندگی میں لگا
رہیگا وہ سب طرح کی آفتون سے نجات پاویگا اور اُسپر مہربان ہوا ہے اُس خاوند کے خوش رکھنی کے
ساتھ اخلاص محبت رکھتا ہی دل لگاتا ہی اس بات کو جانے فایدہ جانے موقوف کرے دل کو اپنے اُسیطرح سے
اُٹھالیوے اور مقرر جانے اپنے دل میں جو سوا اُس پاک پروردگار کے اور کے ساتھ اُسکے عمر
کے ساتھ دوستی کرنی کچھ کام نہیں آنے والی سب دوستیان جو یہان ہیں بے فایدے ہیں کوئی
کسی کے کام بغیر حکم اُس خاوند کے نہیں آتا اور جو دنیا میں کچھ تھوڑی دوستیان آپس میں ہوتی
ہیں آخرت میں کوئی دوستی نہ رہیگی سب دوست دشمن ہو جاوینگے سوا اللہ تعالی کے نیک
یا جو کسی سے اللہ تعالی کے واسطے دوستی اُنکی وہی دوستی کام آویگی اور بس آخرت میں خدا کے
دوست خوشحال ہونگے مزے میں رہینگے اور دنیا کے دوست غمگین ہووینگے خرابی میں پڑے ہونگے اُس
بھید کو اللہ تعالی فرماتا ہی * فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ * پھر جس وقت آویگی آواز بہری کرنے والی
یعنی [illegible] جب اسرافیل علیہ السلام دوسرا صور پھونکینگے ایسی سخت آواز ہوویگی
جو [illegible] سختی سے کان بہرے ہو جاوینگے عقلیں جاتی رہینگی [illegible] آسمان زمین
ٹوٹنے لگینگے پھوٹنے لگینگے پہاڑ سب اُڑنے لگینگے سب کوئی نیست نابود ہو جاوینگے قیامت قایم
ہووے گی * يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ * قیامت کا دن ایسا دن ہی جو اُس دن بھاگیگا آدمی اپنے

بھائی سے * وَاُمِّهٖ * اور اپنی ماں سے * وَاَبِيْهِ * اور اپنے باپ سے * وَصَاحِبَتِهٖ * اور اپنی جورو سے * وَبَنِيْهِ * اور اپنے بیٹوں سے * لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ * ہر ایک آدمی کو اُن لوگوں سے قیامت کے دن میں ایک کام ہوویگا اور ایسا مشغول کر دیویگا وہ کام اوروں سے بے پرواہ کر دیویگا نہ ہوویگا کسی سے کچھ کام نہ ہوویگا کوئی کسی کی طرف نگاہ کریگا کسی کی طرف نہ دیکھے گا کوئی کسی کی بات نہ سنیگا کسی کو کسی کے اوپر رحم نہ آویگا بھائی بھائی کو دنیا میں اپنی قوت بازو جانتا تھا ماں بیٹے پر جان فدا کرتی تھی باپ بیٹے بغیر نہ رہ سکتا تھا جورو خاوند سے جدا نہ رہ سکتی تھی خاوند جورو سے جدا نہ ہو سکتا تھا آپس میں اخلاص تھا پیار تھا الفت تھی دوستی تھی اُس دن قیامت کے دن یہ سب آپس میں ایک دوسرے سے دور بھاگیگا ناخوش ہو دیگا کوئی کسیکی بات نہ سنیگا ہر ایک کو اپنی اپنی فکر پڑ جاوے گی ہر ایک کہیگا میں کس طرح دوزخ سے بچ رہوں میرے بدلے اور ہی کوئی جاوے تو اچھا ہووے ماں باپ جو ان کو فدا کرتے چاہیںگے بچہ ماں باپ کو بدلا دینا چاہیگا دنیا کی دوستیاں دشمنیاں ہو جاوینگی یہہ حال اُن لوگوں کا ہے جو دنیا میں کافر تھے بے ایمان تھے خدا تعالی کی دوستی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت دوستی اپنے دل میں کچھ نہ رکھتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کی دوستی صحابہ کی دوستی اُن میں نہ تھی دین کی دوستی دین کے لوگوں کی دوستی خدا کے واسطے کی دوستی دین کے عالموں سے فاضلوں سے پیروں سے مرشدوں سے راہ بتانے والوں سے کچھ نہ تھی اور مومنوں مسلمانوں سے ایمان کے زیادہ کرنے کے واسطے مسلمانی کے سبب خدا کے واسطے اخلاص محبت نہ رکھتے تھے تمام دوستی اُنکی آپس میں دنیا ہی کے واسطے تھی مال کی جاہ دنیا کی لذتوں کی ہی محبت تھی اور بس اِس سبب وے دوستیاں آخر کو دشمنیاں ہو جاوینگی آپس میں ایک دوسرے سے دور بھاگیگا اور مومن مسلمان ایماندار جو دنیا میں خدا تعالی کے واسطے اپنے ایمان کے زیادہ کرنیکی خاطر مسلمانی کی دوستی میں آپس میں دوستی رکھتے تھے اُنکی دوستیاں قیامت کے دن میں بہت زیادہ ہو جاوینگی محبتیں بڑھ جاوینگی اُن کی دوستیاں آپس میں بہت کام آوینگی ایک دوسرے کی شفاعت کریگا جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت گنہگاروں کی کر چکینگے تب اور پیغمبر شفاعت کرینگے اُنکے پیچھے اور مومن مومنوں کی جو گنہگار تھے شفاعت کرینگے اور مومنوں میں کہ دوستیاں خدا اور رسول سے تھیں تب تھی سچے مسلمان

ہے اور آپس میں خدا ہی کے واسطے اُن کی دوستی تھی اللہ ہی کی محبت میں رکھتے تھے اُس دن
قیامت کے دن وے سب آپس میں خوش ہو وینگے خوش حالیاں کرینگے اور دنیا کے اُن دوستوں اخلاص
[illegible] حقیقت حال دیکھ کر ایک دوسرے [illegible] ہو جاویگا [illegible] لگا [illegible]
کہ مومن مسلمانوں کا معاملہ [illegible] بہت خوش وقت ہو وینگے شکر کرینگے * وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ *
منہہ سب ہو وینگے اُس دن روشن نورانی * ضَاحِكَةٌ * ہنسنے والے خوش حال * مُسْتَبْشِرَةٌ * خوشوقت
[illegible] والے یہہ حال مومنوں کا ہی جو سچے مومن مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دل و جان
سے قبول کئے تھے رسول اللہ کی پیروی میں قائم تھے اچھے عمل کرتے تھے برے کاموں سے پرہیز رکھتے
تھے صدق کی راہ اخلاص کی نہ چھوڑتے تھے اُن لوگوں کے منہہ اُس دن روشن ہو وینگے اُجالے ہو وینگے وضو
کی برکت سے اور نماز کی برکت سے جو سجدہ کو جاتے ہوئے جہاد کو جاتے ہوئے اُن لوگوں کے
منہہ پر پڑتی تھی اُس دن اُن صورتوں کے اوپر وہی گرد خاک نور ہو جاویگی منہہ صفائی [illegible]
سورج کی طرح چمکتے ہو وینگے خوش خبریاں سنتے رہینگے خوشیاں کرتے رہینگے * وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ * اور
سب منہہ ہو وینگے اُس دن قیامت کے دن میں * عَلَيْهَا غَبَرَةٌ * اُن کے اوپر گرد و غبار پڑا ہوا
ہو ویگا خاک پڑی ہوئی ہو ویگی * تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ * چھانپ لیویگی چھپالیویگی اُن لوگوں کے
مونہوں کو تاریکی اندھیاری پریشانی شرمندگی کی اُس حال سے منہہ کالے ہو جاوینگے * أُولَٰئِكَ
هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ * یہ لوگ جنکا یہہ حال ہو ویگا وے کافر ہیں نا فرمان فاجر ہیں جو دنیا میں بری
باتیں کرتے تھے برے کام کرتے تھے بد چالی میں تھے اللہ و رسول کے اوپر ایمان نہ رکھتے تھے مسلمانی کی
دولت تھی اسلام کی نعمت سے محروم تھے جو کچھ کرتے تھے دنیا ہی کے واسطے کرتے تھے خرابی بد حالی
آخرت میں اُن کاموں کا ایسے کاموں کا بدلا پاوینگے اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے دین
میں مسلمانی تک [illegible] کر کے یہہ ایمان مسلمانی کے ساتھ اپنی پناہ میں رکھے آمین آمین و آمین *

سورہ تکویر مکی ہی انتیس آیتیں ایکسو چار کلمے پانسو پانسٹھ حرف ہیں یہہ سورت قیامت کے
احوال میں ہی حضرت عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہتے
ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی چاہے قیامت کے دن کہیں اپنی آنکھوں سے
دیکھے اُس دن کے ہولوں کو ہیبتوں کو نظر کرے اچھی طرح سے جانے چاہیئے اس سورت کو پڑھے سمجھے

* بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ * * إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ * جسوقت آفتاب پیچیدہ ہو ویگا

آسمان لپیٹا جاویگا سورج کا نور بھی اُسکی پیٹ میں لپٹ جاویگا آفتاب جو دنیا میں ہمیشہ روشنی دیتا ہے
بے نور ہو جاویگا * وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ * اور جس وقت آسمان کے تارے سب اندھیارے ہو جاوینگے
روشنی اُن میں نہ رہیگی * وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ * اور جسوقت سب پہاڑ دنیا کے اپنی جگہ سے جنبش
کر چلائے جاوینگے اُڑنے لگینگے ناچیز ہو جاوینگے * وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ * اور جو وقت دس مہینے کی
گابھن اُونٹنیاں معطل ہو جاوینگی کوئی اُن کو نہ پوچھیگا خبر نہ لیویگا عرب کے لوگوں میں اونٹ دستور ہے
جو اونٹنی اُونٹنیاں دس مہینے کی گابھن جب جننے کے دن پورے ہو چکتے ہیں اُسکو بہت بڑا مال بہتر
مال جانتے ہیں اُسکی بہت خبرداری کرتے ہیں اچھی طرح رکھتے ہیں جس دن وہ بھونچال لگینگے
ساری دنیا میں زلزلہ آجاویگا ہول ہیبت پڑ جاویگا سب کام دنیا کے بھول جاوینگے وے کام جو
بہت ضرور جانتے ہیں وے کام بھی یاد نہ رہینگے اُن کاموں کو بھی چھوڑ دیوینگے اپنے اچھے مال کی
بھی پروا نہ رکھینگے * وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ * اور جس وقت وحشی جانور جو باہر جنگلوں میں
رہتے ہیں آدمیوں سے بھاگتے ہیں جمع کئے جاوینگے ایسا ہول اُن جانوروں میں بھی پڑ جاویگا جو باگھ
بھیڑ بکری گیدڑ ہرن اکٹھا ہو جاوینگے ایک نہ دوسرے سے کچھ بول نہ سکیگا ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ
حال ہول ہیبت ڈرنا کانپنا اُس وقت ہوویگا جس وقت صور نرسنگا جو حضرت اسرافیل علیہ السلام
کے پاس ہے حکم سے خدا کے پھونکنے لگیگا اُسکی آواز تمام زمین آسمان میں پھیل جاویگی ہول سے آدمیوں کے
کان بہرے ہو جاوینگے حمل والیوں کے حمل گرنے لگینگے پھر جیوں جیوں وہ آواز بڑھتی جاویگی ہول زیادہ
ہوتا جاویگا سب آدمی سب جانور مرجاوینگے پہاڑ اُکھڑنے لگینگے اُڑنے لگینگے ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ
ہو جاکر خاک دھول گرد غبار ہو جاوینگے ناچیز ہو جاوینگے آسمان ٹوٹنے لگینگے * وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ
اور جسوقت دریا گرم کئے جاوینگے ساری دنیا کے دریا میٹھے کھارے سب ایک تھا ہو جاوینگے پروردگار
کے حکم سے گرم ہو جاوینگے آگ ہو جاوینگے دوزخیوں کے پلانیکا پانی تیار ہوویگا اصل دوزخ کے پانی
سے جو ہمیشہ سے گرم ہوتا جاتا ہے یہ پانی ملایا جاویگا حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اصحاب
حضرت نبی صاحب کے صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں یہ کتنی باتیں قیامت سے پہلے ہووینگی جس
وقت یہ دنیا کا کارخانہ تمام ہونے لگیگا چاند سورج کالے سیاہ ہو جاوینگے گر جاوینگے ستارے ٹوٹ کر
گر پڑینگے پہاڑ اُکھڑ جاوینگے بلکہ سب نابود ہو جاوینگے زمین میں زلزلہ پڑ جاویگا بڑا بھونچال آجاویگا
زمین ٹوٹنے لگیگی پھر بار قلعے حویلیاں سب ڈھ جاوینگے خاک برابر ہو جاوینگے ساتوں زمین ٹوٹ

جاوینگے یہہ جانون آسمان پھوٹ جاوینگے ایک طوفان باد کا پیدا ہوگا ہر چیز کو اُڑا نے لگیگا سب جانداز مرجاوینگے کچھ چیز باقی نرہیگی سواے ذات پاک پروردگار کے اور جو چیز کو خاوند رکھنے چاہیگا وہ برقرار رہینگی جیسے عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور سواے اُن کے جو کچھ اللہ تعالی کے ارادے مین ہی خواہش مین دہی چیز باقی رہیگی پھر جب سب کچھ فانی ہوجاوینگے یا مٹ دنابود ہوجاوینگے جب تب خداے تعالی کی خواہش ہوویگی تمام عالم اُسی حال مین رہیگا پھر جب ارادہ اسباب پروردگار کا عالم کے پھیر پیدا کرنے کی طرف تعلق پکڑیگا آخرت کو ظاہر کرنے چاہیگا ایک حکم سنے آسمان زمین پیدا ہوجاوینگے آسمان سبنے زمین کے اوپر ایک قدرت کا مینہہ برسنے لگیگا تب بدان سب آدمیون کے جاندارون کے زمین مین سے مولیون کی طرح جمنے لگیگا صورت شکل ہر کسی کی تیار ہوجاویگی پھر حضرت اسرافیل پیدا ہوجاوینگے حکم سے عرش کے نیچے سے صور کو ہاتھ مین لیوینگے ساری خلقت کی روحین اُس صور مین ہوینگی پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام بہت خوش آوازی سے دوسرا صور دم کرینگے اور اُس آواز مین کہینگے ای ارواح تم سب اپنے اپنے بدنون مین داخل ہوجاؤ سب ارواحین صور مین سے ندی کی طرح سے نکل کر اُڑکر اپنے اپنے بدنون مین داخل ہوجاوینگے ترتیب سے اول آخر کے مردے سب جی اُٹھینگے حشر کا دن ظاہر ہوویگا قیامت قایم ہوجاویگی اِس حقیقت کو اللہ تعالی نے فرمایا ہی * وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ * اور جس وقت روحین بدن کے ساتھہ ملائی جاوینگی سب آدمی زندہ ہوینگے جی اُٹھینگے پھیر اچھے لوگون کو اچھون کے ساتھہ جمع کرینگے برے لوگون کو برے کے ساتھہ جمع کرینگے مومن کو مومنون کے ساتھہ کافر کو کافرونکے ساتھہ اُسی طرح ہر جنس کو ہر جنس کے ساتھہ ملاوینگے سچون کو سچون کے ساتھہ دوستون کو دوستونکے ساتھہ دشمنون کو دشمنون کے ساتھہ جھوٹھون کو جھوٹھون کے ساتھہ شاہون کو شاہون کے ساتھہ چورونکو چورون کے ساتھہ حبیبون کو حبیبون کے ساتھہ اِکٹھا کرینگے سب کی جمع تفریق ہوجاوینگی * وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ * اور جس وقت لڑکی جیتی گاڑی گئی زمین مین گور مین ڈالی گئی پوچھی جاوینگی * بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ * کس گناہ سے ماری گئی تھی جس وقت نبی کے آدمی بشرک تھے جہالت مین تھے ایمان کی مسلمانی کی بات کچھ نجانتے تھے بھلے برے کام سے بے خبر تھے اُس وقت مین بہت لوگون کو یہہ عادت تھی جو بیٹا اُنکے گھر مین پیدا ہوتا تو آواز کھنے پالنے اور جو بیٹی اُنکے یہان پیدا ہوتی تو اُسکو پھر پالنے دینے پر جب پانچ برس کا یا چھہ برس کی ہوتی

تب اُنکو جو بستی ہو نا تھی چھوڑکر اکارت دینگے گو وہ دن وین وہ قابل بیانے گا گھوشت کر بانے والی
تھے اُس واسطے مار ڈالتے تھے جو ڈرتے تھے بری ہونے اسپے بیاہ شادی کر دینا پڑیگا دولت بہت خرچ ہونا
پڑیگا پیسہ نکالنا دولت خرچ کرنا دیگی فقیر کرڈالیگی اُس بات سے وہ ڈرتے تھے آتے ہی مار ڈالتے
تھے اور بعضے مار ڈالتے تھے ننگ سے کہتے تھے جب تب جسکو دینی ہوویگی وہ دنیا کا رکھنا ہوویگا اور
ہوویگا جس وقت اللہ تعالی نے بندون کے اوپر اپنا فضل کیا اور رحم کیا حضرت محمد رسول اللہ صلعم
کو پیغمبر کیا اپنا کلام بھیجا قرآن نازل کیا سب طرح کی ہدایتون کی راہ بتادی خلق کے آگے سب
کے واسطے بھیجا سب کو کاہتے مین نے بھلی بری راہ پہنچوا دی معلوم ہووے اور جو جن کے ہمراہ
سعادت نصیب تھی دنیا آخرت مین اُنکا بھلا ہوا جاتا تھا ایمان لایا مسلمان ہوا اچھے کام نیک
عمل کرنے لگے اچھی راہ پر قایم ہوگئے ہمیشہ کی نعمت دولت کو پہنچا اور جسکو شقاوت بدبختی
نصیب تھی دنیا آخرت مین اُسکا برا ہوا جاتا تھا ایمان کی مسلمانی کی دولت سے محروم رہا بلکہ
اچھے کام کی بات سنکر مسخری ٹھٹھا بد کہا اُنکو چھوڑا اُن برے کامون مین قایم رہے شیطان
کے جہالت کے کام کرتے رہے اسواسطے اللہ تعالی فرماتا ہی ایسے برے کامون کا سوال ہوویگا
جن آدمیون سے اپنی بیٹیون کو جیتی گاڑ دیا ہی اور جو کوئی ایسا کام کریگا اُن سب سے
سوال ہوویگا ماں باپ اُن لڑکیون کے پوچھے جاوینگے کیا گناہ کیا تھا تمہارا اُن بے گناہون سے
کیا تقصیر دیکھی تھی تم اُن معصومون بے جرمون کو اس طرح مار ڈالتے تھے اُن ماں باپ کے اوپر
عذاب ہوویگا دوزخ مین جاوینگے غضب مین پڑینگے اور جو عورتان حیض گر ڈالتی ہین حمل اپنا
ضایع کرتی ہین وے بھی بہت برا کام کرتی ہین اُن سے بھی سوال ہوویگا پوچھی جاوینگی برے کام کا
برا بدلا ہی * وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ * اور جس وقت نامہ عملون کے کھولے جاوینگے ہر ایک آدمی
کے عمل دن کے رات کے ساری عمر کے اچھے برے دن کے دن مین رات کے رات مین لکھے
جاتے ہین اللہ تعالی کے حکم سے فرشتے لکھتے ہین جمع کرتے جاتے ہین اچھے عمل نامے مسلمانون کے علیین مین
لکھے جاتے ہین برے عمل نامے سجین مین پھر جب آدمی مرتا ہی وے سب نامہ اچھے برے عملون کے
لپیٹ رکھتے ہین پھر جب قیامت قایم ہوویگی سب کے نامہ عملون کے فرشتے حکم سے لاوینگے
اور سب نامہ کھول کر ہر ایک کے ہاتھ مین دیوینگے اچھے لوگ اپنے اچھے عمل نامے دیکھکر خوش
ہووینگے برے لوگ اپنے برے عمل نامے دیکھکر ناخوش ہووینگے غمگین ہووینگے خرابی کا حال نظر

آجاویگا * وَاِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ * اور جس وقت آسمان اُکھڑ جاویگا لپیٹ دیا جاویگا آگے
سے اُٹھ جاویگا نہ رہیگا * وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ * اور جس وقت دوزخ گرم کی جاویگی الله
تعالی کے قہر کی غضب کی آگ میں دھکائے گی یعنی دھکائی جاویگی * وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ *
اور جس وقت بہشت نزدیک کی جاویگی یعنی مومنوں مسلمانوں کے پاس آویگی الله تعالی کے
دوست بہشت کو اپنے پاس دیکھینگے خوش حال ہوویگے اُس وقت میں اس حال میں یہہ بات
ہوویگی * عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ * جانیگا ہر ایک آدمی ہر کوئی جو کچھ حاضر کیا ہوگا اچھے عمل
برے عمل جس وقت یہہ بارہ طرح کی بات ہوویگی جو وہ باتیں دنیا میں ہوونگی سورج سیاہ
ہو جاویگا ستارے گر جاوینگے پہاڑ اُکھڑ جاوینگے تمام آدمی اپنے کام بھول جاوینگے وحشی جانور
آپس میں ایک ہو جاوینگے دریا سب گرم آگ ہو جاوینگے اور چھ باتیں آخرت میں ہوونگی
مردے سب جی اُٹھینگے ہر کوئی اپنے اپنے جنس میں جامیگا برے کا ہونا سوال ہوویگا پرسش ہوویگی
نامہ عملوں کے کھولینگے ہر ایک کے ہاتھ میں دیوینگے آسمانوں کو درمیان سے لپیٹ دیوینگے
اُٹھ جاوینگے کچھ نہ رہیگی دوزخکی گرمی زیادہ ہو جاویگی دوزخیوں کے واسطے غصے میں دہکایگی آگ
بھڑکیگی شعلے اُٹھنے لگینگے بہشت مومنوں سے نزدیک ہو جاویگی نظر آنے لگیگی جب
سب یہ باتیں ہوویگی تب آدمی جانیگا دنیا میں کیا کیا تھا کیسا کام کیا تھا اچھا کیا تھا یا برا
کیا تھا جب تک یہ باتیں نہ ہوونگی اُن حقیقتوں کو تمام آدمی اپنی آنکھوں سے
نہیں دیکھینگے اچھے برے کام کی قدر بے قدری نجان سکینگے جب یہ باتیں ظاہر ہوویگی اپنی آنکھوں
سے دیکھینگے ہر ایک چیز کے ساتھ اچھے کام کے برابر الله تعالی کی طرف سے نعمتیں خوبیاں
دولتیں موجود ہیں اور ہر ایک شر کے ساتھ برے کام کے برابر خواری خرابی لعنت ملامت بلا رنج
تیار ہی تب ہر کوئی نیک کاموں برے اچھے عملوں کے اوپر خبردار ہوویگا معلوم کریگا جانیگا یہ نماز روزہ
حج زکوۃ دعا تسبیح ذکر فکر اور جو کچھ اچھے عمل الله تعالی و رسول نے فرمائے تھے تن کے مال کے دل
کے جان کے عمل ہر ایک طرح کی بندگی کیا بڑی دولتیں تھیں کیا بڑی نعمتیں تھیں کیا خوب بہتر
کام تھا کیا ہی اچھی بات تھی اور اُس وقت ہر کوئی برے کام بری باتوں کی حقیقت سمجھ پاویگا
جانیگا یہہ سستی نماز روزے میں جھوٹ چوری غصب زنا مکر فریب دغا حسد کینہ تکبر دشمنی
اور جو کچھ برے برے کام ہیں ۲ الله تعالی اور رسول نے اُن کاموں کو منع کئے تھے کیا بری بلائیں تھی (۱۰)

سب خرابی کا گھر تھا اُن کاموں کے سبب آج کیسی خواری بپتی گئی ہی بلاؤں میں پڑ گئے اُس وقت
ہر کوئی نیک کام اچھے عمل والے اُن کے اوپر حسرت کرینگے غم کھاوینگے اپنے دل میں کہینگے
ہم کیوں دنیا میں ایسے کام زیادہ نہ کئے بہت آسانی سے ہو سکتے تھے سب اسباب اُن اچھے
کاموں کے واسطے اللہ تعالی نے پیدا کر دئے تھے ہی ہی افسوس ایسی نعمتوں کی ہمنے کچھ قدر نہ بوجھی
بہت ہی تھوڑا کیا جو کچھ آج کے دن کے لایق تھا نہ کیا اور بدکاموں کے اوپر جس کسی نے جتنا کچھ
برا کیا تھا اُس وقت غم کریگا غمگین ہوویگا اور زار زار رویگا کہویگا کیا بیوقوفی کا کام کیا ہمنے اللہ
رسولوں کا کہا نمانا عالم فاضلوں کی بات نہ سنی ہدایت کرنے والوں کی ہدایت نمانی نصیحت کہنیکی
نہ سنی اپنی طبیعت کے تابع رہے شیطان کا نفس کا کہا قبول کیا اللہ تعالی کی بندگی چھوڑی شیطان
کی بندگی قبول کی ہی ہی افسوس آج کیسی بری بلاؤں میں آپڑے ہائے کیا کیا کیا تھا کیا پھر اُس وقت غم
کھانا رونا کچھ کام نہ آویگا کچھ فایدہ نہ ہویگا آج دنیا ہی میں جن کنہیں نے جو کچھ کر لیا اچھا یا برا بہت
یا تھوڑا وہی آگے آویگا زیادہ کچھ نہ ہویگا مسلمانوں کو چاہئے اس دنیا کی زندگی کو بہت غنیمت
جانے جو کچھ اچھا کام اُس سے ہو سکے سو کر لیوے آج محنت کر لیوے جو کل ہزاروں لاکھوں طرح کی
محنت سے چھوٹ جاوے سستی غفلت کو زہر جانے ہر حال میں اچھے کاموں کے اوپر چست چالاک
رہے یہی سعادت کی اور بہتری کی نشانی ہی اللہ تعالی سب مسلمانوں مومنوں کو توفیق بخشے
جب یہ خبریں قیامت کی اللہ تعالی نے اس سورت میں فرمائیں مشرکوں نے کافروں نے تب میں
اپنی بیوقوفی سے آپس میں کہنے لگے یہہ کلام خدا کی طرف سے نہیں یہہ باتیں محمد دروغ کہتے
ہیں اپنی طرف سے نئی نئی باتیں کرتے ہیں باپ دادوں کا دین راہ رسم چھوڑ دئے ہیں اپنی طرف
سے کچھ باتیں جوڑ لاتے ہیں یہہ دیوانوں کی سی باتیں کرتے ہیں یا کوئی شیطان اُن کا دوست ہوا
ہی وہ کہہ دیتا ہی حق تعالی نے اُن احمقوں کے اس گمان کو دور کرنے کے واسطے سوگند یاد کی فرمایا یہہ کلام
حق ہی سچ ہی میرا ہی کلام ہی جبرئیل نے میرے پیغمبر محمد کے اوپر میری طرف سے پہنچایا ہی
وہ میرا پیغمبر دیوانہ نہیں جو آپ سے ایسی باتیں کہے جبرئیل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا پیغام
سنا تمہارے اوپر پہنچایا فرماتا ہی اللہ تعالی * وَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ * یہہ بات نہیں جو کافر مشرک
سمجھتے ہیں قسم کرتا ہوں میں ستاروں کی جو چھپ جانے والے ہیں دن میں * اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ * چلنے والے
ہیں جاری ہیں مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے ہیں پھر آتے ہیں چھپتے ہیں نکلتے ہیں دوبارہ

ہیں پھر پھر آجاتے ہیں * وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ * قسم ہی رات کی جو تاریک ہوتی ہی اندھیارا دیتی
ہوئی ہی * وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ * اور قسم ہی صبح کی جس وقت دم مارتی ہی یعنی طلوع کرتی ہی سفیدا
ظاہر ہوتا ہی * اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ * تحقیق قرآن کلام ہی خدا ے تعالی کا پڑھتا ہی اس کلام کو لاتا
ہی پیغام پہنچانے والا بزرگ خدا کی طرف سے یعنی کلام کو لاتا ہی محمد کے آگے پڑھتا ہی جبریل
* ذِيْ قُوَّةٍ * صاحب قوت ہی وہ رسول بزرگوار * عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ * نزدیک
صاحب عرش کے برا مرتبہ رکھتا ہی عرش کے پیدا کرنے والے کے پاس الله تعالی کے پاس جبریل کی
برا آبرو ہی * مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ * اور فرشتے جبریل کی اطاعت کرتے ہیں فرمان بردار ہیں آسمانون
مین امانت دار ہیں بے تعریفین اور صفت الله تعالی نے جبریل علیہ السلام کی فرمائین جبریل علیہ
السلام سب فرشتون مین الله تعالی کے برے مقرب فرشتے ہیں ان کو وحی پہنچانے کی خدمت ہی سب
پیغمبرون کے پاس الله تعالی کا پیغام پہنچاتے ہیں کلام الله تعالی کا سنکر پیغمبرون سے کہتے ہیں کلام
پڑھتے ہیں سب کتابین خدا کی طرف سے پیغمبرون کے اوپر حضرت جبریل کی معرفت اتری ہیں علم کے
خزانے کے خزانچی ہیں جیسے الله تعالی کے نزدیک علم کے برابر کسی چیز کا مرتبہ نہین ویسے ہی عالم کے برابر صاحب
علم کے برابر کسی چیز کا درجہ نہین اس سبب جبریل کو بزرگ بزرگوار فرمایا ہر کوئی جانے علم کے برابر اور
عالم کے برابر کسی کا رتبہ زیادہ نہین اور جبریل کو ذی قوت فرمایا صاحب قوت ہی جبریل تو معلوم ہوے
جو علم بری قوت ہی جو کوئی صاحب علم ہی وہ صاحب قوت ہی پھر جتنا جتنا علم زیادہ ہووے اتنا ہی اتنا
اسکو روحانی قوت زیادہ ہووے جو بہت برا عالم ہی وہ بہت برا قوت والا ہی حضرت جبریل
کو الله تعالی نے ہدایت کے علم کا خزانچی کیا ہی سب پیغمبرونکے اوپر کلام پہنچانے کا علم لانے کا واسطہ
کیا کتابین توریت حضرت موسی علیہ السلام کے اوپر انجیل حضرت عیسی علیہ السلام کے اوپر
زبور حضرت داود علیہ السلام کے اوپر قرآن مجید حضرت محمد مصطفی صلی الله علیہ وسلم کے اوپر
انہین کے واسطہ سے نازل کرا کے تعالی نے نازل کئے اولیاؤن کے اوپر ہزارون طرح لاکھون طرح
کے بھیدون کا الہام اسرار کا کشف حقیقتون کا معلوم ہوجانا حضرت جبریل علیہ السلام ہی کے
واسطہ سے ہی اس سبب حضرت جبریل کو صاحب قوت فرمایا یہ باطن کی قوت کا انکی
بیان ہی اور ظاہر کی بھی قوت حضرت جبریل کی ایسی ہی جو ایک چھٹا سو پر ہیں جس وقت
الله تعالی حضرت لوط پیغمبر کی امت کے اوپر اپنا غضب نازل کرنے چاہا حضرت جبریل غایب

السلام کو حکم کیا جو اُن لوگون کی زمین سوا اُکھاڑ کر اُلٹ دیوے حضرت جبرئیل حکم سے اُسی
جاگہہ مین آکر اپنے ایک چھوٹے پر کو اُس زمین کے کنارے مین گاڑ کر سات شہر تھے مؤتفکات جنکا
نام تھا اُن شہرون کو اُٹھا لئے آسمان کے نزدیک لیجا کر وہان سے اُلٹ مارے اور ثمود ایک
قوم تھی کافر تھے وے لوگ بے فرمان تھے حضرت صالح پیغمبر کا حکم نمانا حضرت جبرئیل کو حکم
ہوا اُن سبکے مارنے کا ہر مار ڈالو خلق تھی جبرئیل نے آکر اُنکے اوپر ایک ہانک مارا ایک آواز
نکی وے سب آدمی اُسی ایک آواز مین مر گئے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین کر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل
کی صفات کی فرمایا عرش کے صاحب کے پاس مرتبہ رکھتا ہی مقرب ہی اپنی صفت اللہ تعالیٰ نے
اس طرح سننے کی آپ کو عرش کا صاحب عرش کا پیدا کرنے والا فرمایا اُس عالم مین جتنی
مخلوقات ہین عرش کے برابر جسم مین تن مین کوئی چیز بڑی نہین پہلا آسمان اور ساتوین زمین
اور دریا اور پہاڑ سب ملکر دوسرے آسمان کے آگے ایسے ہین جیسے ایک حلقہ انگوٹھی
کا ایک بڑے میدان مین جنگل مین پڑا ہوا ہی اسی طرح پہلے آسمان اور دوسرے آسمان
تیسرے آسمان کے آگے پھر اُسی طرح ساتوین آسمان تک پھر ساتوان آسمان اور جو کچھ
اسکے اندر ہی سب ملکر کرسی کے آگے ایسے چھوٹے ہین جیسے ایک چھلا بڑے بیابان مین پڑا ہووے
پھر کرسی اور ساتوان آسمان اور ساتوین زمین اور سب کچھ عرش کے آگے بھی ایسے
چھوٹے ہین جیسے ایک چھلا بڑے بیابان مین پڑا ہووے اور بہت باتین ہین عرش کی بڑائی کی
پھر وہ پروردگار جس نے ایسی بڑی بڑائی کی چیز پیدا کی ہی اُسکی بڑائی کی نہایت نہین کچھ حد نہین
ایسے بڑے صاحب کے پاس جبرئیل کا بڑا مرتبہ ہی بڑے قرب کا درجہ رکھتا ہی یہہ بڑا درجہ علم کے
سبب جبرئیل علیہ السلام کو بخشا ہی اور جبرئیل کو مطاع فرمایا سب فرشتے جبرئیل کی
اطاعت کرتے ہین فرمانبرداری مین ہین سب آدمی کہتے یہہ بزرگی علم کی برکت سے
جبرئیل کو ملی ہی اس بات مین اشارت ہی جو کوئی صاحب علم ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے
ہر کوئی اُسکی فرمانبرداری کرتا ہی اطاعت مین رہتا ہی اور اُسکی متابعت کرنی فرمان مین
رہنا ہر کسی کو لازم ہی ضرور ہی اور خدای تعالیٰ کی درگاہ کا مقرب بھی وہی بندہ ہی جو عالم ہی
دین کا اور جبرئیل کو امین فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنا کلام فرماتا ہی اُن کو سپرد کرتا ہی
سونپتا ہی اپنے رسول کے پاس پہنچا دینے کے واسطے جبرئیل کے ہاتھہ پیغام بھیجتا ہی

ایسی ناشکری کرتے ہو یہہ تہمت بڑی بات ہی جو محمد کے حق میں جھوٹ بولنے کا گمان رکھتے ہو دلون میں کا خیال کرتے ہو کچھ لالچ کا گمان کرتے ہو محمد آن باتوں سے پاک ہی بے غرض بغیر لالچ بے تفاوت تمہاری بہتری کے واسطے تمہارے بڑے بہت طمع تا ہی ثواب اُن کا خدا تعالی کے اوپر ہی * وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ * اور قسم ہی نہین ہی قرآن بات شیطان ملعون کا * فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ * پھر کہان جاتے ہو تم سمجھ کو کافر کہان بھٹکتے ہو کیا سمجھتے ہوئے بہت بڑی سمجھ ہی تمہاری یہہ سمجھ تمکو خوار کریگی خراب کریگی ہمیشہ کی خواری خرابی مین ڈالیگی کہان بہکے جاتے ہو یہہ گمان مشرکون کا جو کہتے ہین کوئی جن کہہ دیتا ہی شیطان کہہ دیتا ہی غلط ہی جھوٹ کہتے ہین جن کو شیطان کو ساری دیو کو ہرگز قدرت نہین جو ایسا کلام کہہ سکین بول سکین بڑے بڑے عقلمندون نے اچھے بولنے والون نے بہت فکرین کین بہت باتین بنائین قرآن کی برابری کرنی چاہا کچھ نکر سکے آپ ہی آپ شرمندہ ہوئے خفیف ہوئے آخر سب نے یقین کیا سچ جانا جو یہہ کلام سوائے خدا کے اور کسی کا نہین ہو سکتا سچ ہی تحقیق ہی جن شیطان دیو پری اُس کلام کے پڑھنے سے دور بھاگتے ہین اور جو کوئی قرآن کے پڑھنے سے قرآن کے سننے سے قرآن کی باتین سمجھنے سے قرآن کے معنے کو بوجھنے سے قرآن کے موافق عمل کرنے سے دور بھاگتا ہی اوس ہوتا ہی سست رہتا ہی وہ بھی شیطان ہی شیطان کی خصلت رکھتا ہی اُن دور بھاگنے والون سے خطاب ہی تم اُس قرآن سے قرآن کی حقیقت سے کہان بھاگتے ہو کیون بھاگتے ہو شیطان کی خصلت مین کیون چلے جاتے ہو شیطان کے پیچھے کیون بھٹکتے ہو کیون بہکتے ہو بڑی بے وقوفی بڑی جہالت ہی کیسی نادانی ہی قرآن کو خدا کے کلام کو پیغمبر کو سب پیغمبرون کے سردار کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑکر شیطان کے پیچھے چلے جاتے ہو گمراہ ہوتے ہو شتاب پھرو پیغمبر صلی اللہ علیہ کی متابعت مین پیروی مین آو قرآن کی بات سنو قرآن پڑھو قرآن کے معنے سمجھو قرآن کے بھید جانو ہدایت مین پہنچو سعادت پاو * إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ * نہین ہی قرآن سوائے نصیحت ساری خلق تمام عالم آدمی جن پری کے واسطے * لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ * جو کوئی چاہے تم مین سے اچھی راہ کے اوپر قایم ہوئے قرآن مجید وعظ ہی نصیحت ہی حکمت ہی نور ہی ہدایت ہی اُس کلام کے پڑھنے سے سمجھنے سے بوجھنے سے اچھی راہ کا بری راہ کا سوجھ پڑتا ہی اچھی راہ کے اوپر قایم ہونے سے خدا کے رسول کے فرمان حکم بجالانے سے دنیا مین آخرت مین خیر خوبی ملتی ہی دنیا مین جان کی مال کی تن کی بدن کی سلامتی ہی آرام ہی خوشی

ہی امن ہی چین ہی آخرت میں ہر طرح خوشی ہی آرام ہی نہایت نعمتیں ہیں آرام ہی ہمیشہ
کی دولت ہی بادشاہی ہی بری راہ میں جانے سے بیراہ ہونے سے خدا رسول کا حکم نمانے سے دنیا میں
آخرت میں ہزاروں لاکھوں طرح کی خرابیاں ہیں خواریاں ہیں پشیمانیاں ہیں غم ہی عذاب ہی
دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلنا ہی یہہ بہت بڑی رحمت ہی اللہ تعالی کی اس آخر زمانے
کے لوگوں کے اوپر جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغمبر کیا سب کچھ چیز کی
باتیں سکھادیں قرآن بھیجا اپنا کلام بھیجا سب طرح کی بہتر بہتر باتیں نصیحتیں قرآن میں فرمادیں
تمام عالم کی خوبی اس میں ہی اور نفع فایدہ یہہ آدمی اس قرآن سے نپاتا ہی جو چاہے خواہش
رکھے اچھی راہ پر قایم ہو جاوے ہمیشہ کی دولت کو پہنچے اور جس آدمی نے یہہ خواہش نہ رکھی اس
بہتر راہ پر قایم ہونے کی قرآن سے کچھ کام نہ رکھا نصیحت قرآن کی نہ مانی بدبخت رہا شیطان کے ساتھ
چلا گیا سب نعمتوں سے محروم رہا اس دولت کی محرومی اللہ تعالی کسی مسلمان کو نصیب نکرے
بسبب اس کے جو کچھ اللہ تعالی نے فرمایا سب سچ ہیں حق ہیں ان باتوں کے سچ ہونے کے اوپر اللہ تعالی
نے قسم کہائی اپنی قدرت کی نشانیوں کی ستاروں کی رات کی صبح کی اور ان چیزوں کی ان کی نشانی
یاد کرنے میں بہت بھید ہیں سواے اس پاک پروردگار کے کون جان سکتا ہی اور جو کوئی کچھ بھید
بیان کریگا اپنی عقل اپنی سمجھ کے موافق کہیگا ایک بات یہہ ہی اپنی قدرت کی نشانیوں کی قسم یاد کی
تو جس کسیکو عقل ہی شعور ہی جانے او بوجھے جس کسیکو یہہ قدرت ہی جو ستاروں کو پیدا کیا ہر دن
رات میں ستارے کو ظاہر کردیتا ہی چھپا دیتا ہی طلوع کرواتا ہی غروب کرواتا ہی رات پیدا کی دن پیدا کیا
اسی کو قدرت ہی جو اپنے ایک خاص بندے کو رسول کرے پیغمبر کرے ہدایت سب طرح کا علم سکھلاوے
اپنا کلام اس کے اوپر اتارے سچی راہ دکھلا دیوے سچی راہ میں قایم کر دیوے تعجب کرنے کی کیا
بات ہی اور ان چیزوں کی قسم یاد کی جو سب کوئی ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہی کچھ شک
نہیں رکھتا اس میں اشارت ہی سمجھنے والوں کو جانے جیسے دن رات کے ہونے میں کچھ شک نہیں
اور سب جانتے ہیں ان کا پیدا کرنے والا بھی ایک خاوند ہی ہر چیز کے اوپر قادر ہی جو کچھ چاہے
سو کرے جو کچھ چاہا سو کیا اسی طرح سے قرآن اترنے میں اللہ تعالی کی طرف سے جبرئیل کی وساطت
میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اللہ تعالی کا کلام آیا ہی کچھ شک نلاوے جس خاوند
نے ستارے پیدا کیے رات پیدا کی دن پیدا کیا اسی خاوند نے اپنے کلام سچی باتیں بھی فرمائیں جو کچھ

اِس جہان کی خلق کا حال اُس جہان یعنی آخرت میں ہوویگا کہ دنیا شاغف کرنے والا نہ مانے وہ الا احمق
ہی بے وقوف ہی اور ہتا دن کی قسم کہانے میں یہ بات ہی جیسے اندھیاری رات میں مسافر وقافلے
جہان سے مسافر جنگل کی راہ چلنے والے جہازون کے بیٹھنے والے دریا کی راہ چلنے والے اپنی مقصد کی
راہ پاتے ہیں چلے جاتے ہیں اُسی طرح سے جہان دنیا کی اندھیاری رات کا وقت ہی ہر طرح
کی تاریکیان اندھیاریان جہالت کی نادانی کی کفر کی شرک کی نفاق کی بے ایمانی نامسلمانی کی
چہا رہین ہین اُن سب تاریکیون اندھیاریون میں [illegible] میں سارے آدمی مسافر ہیں چلے جاتے
ہیں ہر طرح کی اندھیاریان جمع ہیں اس اندھیاری رات میں جیسے چاند کی چاندنی چاہیے اور ستارے
چاہئیں اُس چاندنی سے اور جو اُن ستارون سے مقصد کی راہ کی طرف معلوم کرین تو شہر راہ
آرام سے چلے جاوین اپنے مقصود کو پہنچین مقصود کے منزل میں پہنچین صبح ہوتے وقت فجر کے
وقت کا وعدہ ہی اِس دنیا کی اندھیاری رات میں چودھوین رات کا چاند پورا انا مام تمام حضرت
محمد مصطفی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور ستارے آپکے ساتھ آیتین سورتین قرآن [illegible] ہیں
جو نجم نجم آیت آیت سورت سورت اتری گئیں راہ پانے کی ہدایت کی [illegible] دلیلیں ہوئین
نشانیان ہوئین جن کسی نے اپنی آنکھون کے اوپر سے پردہ اُٹھایا غفلت جہالت کی دور کی آنکھین
اپنی کھولین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لایا دل سے متابعت رسول
اللہ کی قبول کی ایمان کے نور میں مسلمانی کی چاندنی میں آیا قرآن کی آیتون کے ستارون سے ہدایت
کی راہ پائی مقصود کے منزل کی طرف معلوم کی خوبی سے پہنچے رہنے کے اوپر چالاک کے دن قیامت
کی صبح میں بے خطرے وہ اُس اپنے مقصود کو پہنچ رہا اور جس کم بخت نے اپنے منہ کا پردہ دور
نہ کیا آنکھین نہ کھولین جہالت کی کفر کی شرک کی اندھیاریون میں رہ گیا چاندنی میں نہ آیا
ستارون کو نہ دیکھا راہ نہ پہچانی گمراہی میں پڑا راہ سے دور ہوا اندھیاریون میں بھٹکا اُلٹی
راہ میں بھٹکا مقصود کے منزل سے دور گیا خواری کے گڑھون میں دھنسا کل کے دن میں قیامت
کی فجر میں ہزارون بندین لاکھون قیدون میں آپ کو بند پاویگا ہر طرف سے بلاؤن کے دریا میں
دوزخ کی آگ میں عذاب میں دبیگا اللہ تعالی مومن مسلمانون کو اپنی پناہ میں رکھے یہ ایک
بھید ہی جو اللہ تعالی نے قسم یاد کی اُن باتون کے اوپر جو بیان ہوئین اور سوا اسکے اپنے کلام
کے بھید اللہ تعالی کو معلوم ہیں تفسیرون میں قرآن کی لکھا ہی جب اِس سورت کی یہ آیت

از صـ

کوئی اُس خاوند تعالی کی ہدایت کا محتاج ہی بندون کو بندہ سے اپنی خواہش پر مغرور نہو وین عاجزی کرتے
رہیئن دین کی راہ کی ہمیشہ ہدایت مانگتے رہیئن جو کچھ بدی برائی ہوئی اپنے نفس کی جانین اپنی تقصیر
بوجھین اور جو کچھہ خیر کا کام ہونا آپ سے یادین اللہ نہ اُس کا فضل جانین نعمت بوجھین شکر
کرین توفیق اچھی راہ چلنے کی ہمیشہ دعا کر کر عاجزی سے مانگتے رہیئن حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر قایم رہنا اُس راہ پر پہنچنا اللہ تعالی سے چاہتے رہیئن قبول کرنے والا
وہی پاک پروردگار ہی اُسی کے فضل کرم سے سب مقصود حاصل ہوتے ہیئن یا بارالہ ہمکو اور تمامی
مومنون مسلمانون کو نیکی کی خواہش بخش اپنے فضل کرم سے آمین آمین آمین * * *

* سورہ انفطار مکی ہی اُنیس آئتین اسی کلمے تین سو اُنیس حرف ہیئن *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم * اذا السماء انفطرت * جس وقت آسمان پھٹ جاوینگے
حکم سے ٹوٹ جاوینگے اللہ تعالی سب اس دنیا کو عالم کو پیدا کیا اول سب چیزین زمین کو پیدا کیا
زمین کے پیچھے آسمان پیدا کیئے پھر سب اور کارخانے پیدا کیئے پھر زمین کو آسمانون کے بیچھے
کشادہ کیا اور جب اس کارخانے کو دنیا کے خراب کیا چاہیگا اول آسمانون کو توڑیگا پیچھے زمین توڑیگا
اسی قاعدے کے اوپر دیکھو جو کوئی محل بنایا چاہتا ہی اول نیو اُٹھاتا ہی پھر پیچھے
چھت بناتا ہی پھر جب جو بنا کو گرایا چاہتا ہی اول چھت کو گراتا ہی پیچھے نیو اکھاڑتا ہی پہلا
عالم بھی اُسی طرح پیدا ہوا ہی اسی طرح پھر خراب ہوویگا دوسرے جہان کی تیاری ہوویگی آخرت
کا جہان ظاہر ہوویگا * واذا الکواکب انتثرت * اور جس وقت ستارے بکھر جاوینگے گر پڑینگے
آسمان سے کھل جاوینگے * واذا البحار فجرت * اور جس وقت دریا چلائے جاوینگے ایک
دوسرے میں ملائے جاوینگے سب ایک دریا ہو جاویگا پھر تمام آگ ہو جاویگا دوزخیون
کے جلانے کے واسطے عذاب کے واسطے [illegible] لگایا جاویگا سب [illegible] قیامت کے اول ہونگے
پھر قیامت قایم ہوویگی مردے اپنی اپنی قبر سے زندگانی حیات پاکر جی اٹھینگے * واذا القبور
بعثرت * اور جس وقت قبرین کھودی [illegible] مردون کی نکالے [illegible] آدم سے اول
آخر کے مردے اپنی حیات سے زندہ [illegible] جاوینگے جو سب
ابھی پیدا ہووینگی یہ حقیقت ظاہر ہو جاویگی * علمت نفس ما قدمت واخرت * جانیگا ہر ایک
آدمی اُس دن قیامت کے روز کیا آگے بھیجا کیا پیچھے چھوڑا اُس بات کا بیان یہ ہی الحق تعالی

آدمیوں کو دنیا میں پیدا کیا سب طرح کی [illegible] میں خوبیاں آدمیوں کو بخشیں بہت نعمتیں اُن کے ہیں
جو سب کسیکو دی ہیں مومن کافر آن میں برابر ہیں وے عام نعمتیں ہیں بعضے اُن عام نعمتوں میں خاص
ہیں بعضوں کو بہت دی ہیں بعضوں کو کم دی ہیں وے سب نعمتیں عام ہیں جو سب کو دی ہیں
ہاتھ پاؤں آنکھ کان منھ زبان تن بدن جان عقل فہم یہ سب کچھ آدمی کے اندر ہیں اور دوسرے
نعمتیں جو آدمی میں خاص ہیں کسیکو تھوڑی دی ہیں کسیکو بہت دی ہیں جیسے مال دولت زمین باغ حویلی جورو لڑکا
لڑکا بالا آدمی بہت گھوڑا اور بہت کچھ اُن نعمتوں میں خاص ہیں پھر یہ سب نعمتیں دیکر
اپنے فضل کرم سے اور ایک رحمت کا دروازہ کھولا اپنی خاص رحمت دینے کے اسباب پیدا
کئے اُنہیں آدمیوں کے درمیان سے بعضے بندوں کو خاص کیا اپنی دوستی کی خلعت بخشی پیغمبر
کیا بھیجا اُن کے اوپر وحی بھیجی اپنا کلام بھیجا ہدایت کا علم سکھلایا حکم کیا جو میری طرف سے
سب بندوں کو خبر دو کہ پروردگار نے تم سب کسیکو دنیا میں پیدا کیا ہی سب نعمتیں تمکو بخشی ہیں
ہیں دنیا میں رہنے کے واسطے زمین پیدا کیا اور ایک جہان میں تمکو جانا ہی دنیا کو ایک دن آخر
کرونگا فانی کرونگا دنیا کا یہ کارخانہ دور کرونگا تمام کرونگا آخرت کو پیدا کرونگا قیامت کا ایک دن ظاہر کرونگا
سب مردوں کو اوس آخر کے دن زندہ کرونگا زندہ کرونگا ایک ایک آدمی سے اُسکی عمر کا اُسکی ذرہ
ذرہ کر حساب لونگا کیا عمل کئے کیسے کام کئے پھر جو کوئی دنیا میں برا کام کریگا اُسکو آخرت میں عذاب
کرونگا دوزخ کی آگ میں جلاونگا اور جو کوئی دنیا میں اچھا کام کریگا اُسکو آخرت میں خوشحال
کرونگا ثواب دونگا بہشت میں داخل کرونگا ہزاروں طرح کی نعمتیں بخشونگا ہمیشہ ہمیشہ ہزاروں
طرح کی خوشیوں میں رکھونگا اللہ تعالی نے یہ پیغام اور بہت اس طرح کے پیغام پیغمبروں کی
وساطت سے خلق کے اوپر بھیجے بہت پیغمبر بھیجے ہر زمانے میں ہر وقت کے لوگوں کی طرف
بھیجے حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسی حضرت عیسی اور بہت پیغمبر
علیہم السلام کو بھیجا بہت لوگ ایمان لائے بہت لوگ کافر رہے پھر آخر کو اس آخر زمانے میں
حضرت محمد مصطفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری کی خلعت بخشی اول آخر کا برابر کیا
سب پیغمبروں میں بہتر پیغمبر کیا بہت بڑی بڑی [illegible] دونوں جہان میں بخشی سب طرح کے علم
ہدایت کے سکھلا دیے اپنا کلام بھیجا سب کتابوں میں [illegible] کتاب بھیجی قرآن مجید نازل کیا
سب طرح کی اچھی باتیں اُس پاک کتاب میں فرما دیں سب طرح کی اچھی راہ اچھے کام

فرما دی

فرمانا دیئے کیے منے کا حکم کیا اُن کاموں کے اوپر ثواب کا وعدہ کیا اور سب طرح کی بری راہ برے کام بیلن
کرتا ہے سمجھائے برے کام کرنے کو منع کیئے فرمایا جو کوئی یہ کام نہ کریگا دوزخ سے بچیگا نجات پاویگا
اور جو کوئی یہی برے کام کریگا حکم نہ مانیگا آخرت وین عذاب کا خرابی ہوا اُس سب باتون کا جو ہدایت کی
باتین پیغمبر جانا جو بولا ہی تو پہنچانا یہی سب نعمتین جو دنیا مین ہم نے ان سب آدمیون کو بخشی ہین جو
کوئی اُن نعمتون کو ہمارے حکم مین ہماری بخیر مرضی مین اے خرچ نانی مینی خرچ کریگا تو اُسے بدلا پاویگا جن
کنہین نے اپنے تن کو ہماری بندگی مین رکھا زبان سے ہمارا ذکر کیا ہماری باتین لوگون کو سنائین
آنکھون سے قرآن کو دیکھا ہدایت کی راہ دیکھی کانون سے قرآن سنے معنی قرآن کے بھید
رسول کی زبان سے مرشدون کی زبان سے سنے پیغمبر کی حدیث مرشدون کے کلام خیر کی باتین
سنین اسی طرح ہاتھ پانون ہماری راہ مین خرچ کیئے اپنے دل کو ہماری یاد مین رکھا اپنی جان
مین ہماری دوستی محبت رکھی اپنے مال کو ہماری راہ مین ہمارے واسطے ہمارے حکم مین خرچ کیا
یہ سب اچھے کام ہین جن لوگون نے یہ سب اچھے کام کیئے تمام عمر انہی اچھے کامون مین خرچ کی
دیے اِس دنیا سے دولت خوبی توشہ خزانہ اپنے واسطے اُس جہان مین آخرت مین بھیجا اپنا سب
کچھ اپنا وہان پاویگا کچھ نقصان نہو ویگا اور بہت زیادہ زیادہ پاویگا اور جن لوگون نے اُس کا اُلٹا
لیئے فرمانی کی راہ چلا اپنے تن بدن کو مجیر کی بندگی مین رکھا اورون کی خدمت کرتا رہا ہماری بندگی
کی زبان سے اور ہی باتین کرتا رہا جھوٹ بولتا جھوٹی عداوت کی بہتان کیا تہمت باندھی
چغلی کھائی گالی دی فحش بولا بے فائدے باتین کرتا رہا ذکر نہ کیا اچھی باتین خیر کی باتین نہ کہین
بیگانی باتین بری باتین سنتا رہا ہدایت کی باتین نہ سنین آنکھون سے حرام دیکھے کانون سے نہ سنے کی
سنی ہاتھون سے نہ کرنے کے کام کیئے پانو سے بدراہ چلے دل مین ہماری یاد نہ رکھی اورون کو یاد
کرتا رہا اپنے جانون کی دوستی مین دنیا کے لوگون کی دوستی مین وہی مال کو حرام مین خرچ کیا
یہ سب برے کام ہین جس آدمی نے یہ سب برے کام کیئے ساری عمر انہی کامون مین کھوئی اپنی
دولت خوبی دنیا ہی مین کھودی اُس جہان مین اپنے واسطے کچھ خزانہ ذخیرہ نہ بھیجا خرابی بھی خواری
بھیجی یہ حقیقت یہ باتین حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے سب کسی سے
فرما دین کہہ دین پھر جو کوئی بدبخت بے ہدایت شقاوتی تھا تو نہ دنیا سے اُس جہان مین آگے جتنا کچھ
نہ بھیجا آخرت مین خالی ہاتھ گیا مارا گیا جو ہاتھون کو اپنے ہاتھون سے خاک مین ملا دیا آگے جو کچھ

اُس جہان کو بھیجا حسرت بھی پریشانی بھی آپ بھی عذاب بھی اور پیچھے خرابی
چھوڑتی ہے ہمیشہ پیچھے رہنے والون پر یہ حال رہا کافرون کا مشرکون کا منافقون کا ہی اور جو کوئی سعادتمند
طالع ور تھا اور ہی اور ہوویگا بے شک جنہون نے ہدایت کی سنین قرآن کی بات حدیث کی بات پیغمبر
کرنیوالون کی باتین سنین باتین قبول کین ایمان لائے کلمہ پڑھا مسلمان ہوئے مسلمانی کے کام دل
سے جان سے کرنے لگے پھر مومنون مسلمانون مین درجون کا بہت تفاوت ہی ہزارون درجے
ہین بعضون نے دین کے علم مین دل دیا سب کچھ سیکھا ہر ایک بات کی حقیقت جانی ظاہر باطن
کے علم سے خبردار ہوئے سب طرح کے شک شبہے دور کیے سب طرح یقین کو اپنے پورا کیا ایمان
کو کامل کیا ظاہر باطن کے علم شریعت کے طریقت کے سب شرطون کے ساتھ جس طرح حکم ہوا ہی
اُسی طور سے بجا لائے سب گناہون سے پاک رہے حرام کھانے سے بدکاری سے ظلم سے جھوٹھ
سے دغابازی سے مکر فریب ناحق بخل غضب حرص ریاکاری بدخوئی سے اور جو کچھ ظاہر باطن کی
ناپاکیان ہین اللہ تعالی اور رسول نے منع کیے ہین اُن سب باتون سے اُن سب
بلاؤن سے بچا رہے صاف رہے اور جو کچھ خطا تقصیر ہو گئی اُس سے توبہ کرتے رہے ہمیشہ
اچھے کام کرتے رہے آپ کو تقصیروار جانتے رہے ہمیشہ اللہ تعالی کی بخشش چاہتے رہے تن کو بدن کو
تن کو مال کو اللہ تعالی کی رضامندی مین خرچ کرتے رہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیروی مین متابعت مین مشغول رہے اپنے دل کو جان کو اللہ تعالی کی یاد مین ذکر مین فکر مین
محبت مین دبائے فانی کیے سب طرح کی معرفت مین جو کچھ درکار تھی حقیقت کے درجون مین پہنچے ہر حال
مین کمال حاصل کیے ہدایت کی راہ کو پورا کیے اورون کو ہدایت کے واسطے اُن سے جاری
ہوئے اپنے دین کے گھر کو قایم کیے سوا اس کے زینت زینت بخشی اب کچھ کیا جو اُن کے
بہت لوگ مرید ہوئے تابع ہوئے قیامت تک اُسی راہ پر چلے اپنے دین کے گھر کو محکم کرتے رہے
اور ان کو ہدایت کرتے رہے بہتری کی راہ بتاتے رہے یے سب آدمی کامل مومن ہین اُن لوگون نے دنیا سے
اپنی زندگانی مین ہزارون خزانے ذخیرے آگے بھیجے کے خوبیان کے خوشحالی کے خوش وقتی کے اُس
جہان مین آگے بھیجے اور ہزارون لاکھون نفع آگے بھیجے پیچھے چھوڑے جو قیامت تک اُن
کے مرنے کے پیچھے اُن کو پہنچتے رہینگے اپنے کامون کا ثواب پایا اور اُن کے کامون کا بھی ثواب پاتے
رہینگے یے وے لوگ ہین جنھون نے آگے سے بہت کچھ خوبیان بھیجین پیچھے سے خوبیان

چھوڑیں خوبیاں اُن کی وہاں پہنچتی رہینگی پھر اُن کا مزہ پچھنے دینے لوسف ہیں جو دین کا علم پڑھے
ایمان میں کامل ہوئے مسلمانی کے کام کے ظاہر کے باطن کے اچھے کیئے کہ اچھا کچھ سمجھا پر اُن کی ہدایت
کا ادر جہ پایا پہونچے کچھ اچھا چھوڑ کے پھر اُن کے پیچھے کے درجے بہت کم ہیں جب کام میں مسلمانی کے دین
کے کاموں میں جس کسی نے کوتاہی کی علم کے سیکھنے میں قصور کیا ایمان کے سب درجوں میں نہ پہنچے مسلمانی
کے کاموں میں سستی کی کچھ کام نہ کیئے اس سبب سے بڑا تفاوت ہوگئے کسی نے کوئی سا علم دین
کا پڑھا کوئی سا علم نہ پڑھا ایمان نہ سیکھی کوئی سی بات جانی کوئی بھی بات نجانی کوئی جاہل گیا کوئی
جاہل دین کا نہ کیا مسلمان بھی ہیں شراب بھی پیتے ہیں جھوٹھ بھی بولتے ہیں حرام بھی کھاتے ہیں
حرام کو نہیں ظاہر کرتے ہیں کوئی آدمی کوئی سا گناہ کرتا ہے کچھ مسلمانی کی باتیں مسلمانی کے کام کرتے ہیں
کچھ نامسلمانی کی باتیں نامسلمانی کے کام کرتے ہیں بہتوں نے مسلمانی کے ظاہر کے کام کیئے باطن کے کام چھوڑ
دیئے بہتوں نے کچھ باطن کے کام کیئے ظاہر کے کام چھوڑ دیئے بہت آدمی جہالت کی نادانی کی
بلا میں پھنس رہے کسی کے اوپر شیطان غالب آیا نفس کے فریب میں پھنس گیا یار آشنا کی
محبتوں نے بری راہوں میں ڈال دیا کسی کے اوپر دنیا کی محبت غالب آئی بہت لوگ بری عادتوں میں
دنیا کے صرف میں رسم رسوم میں دنیا کی چالوں میں گرفتار ہوئے اُن [illegible] کا حساب دنیا میں
کسی کو معلوم نہیں ہوسکتا ہر ایک آدمی کی ساری عمر کے کاموں کا حساب دم دم کا ذرہ ذرہ کا
حساب اللہ تعالی کے حکم سے فرشتے لکھتے رہتے ہیں دن بدن کے نامہ اعمالوں کے تیار ہوتے جاتے ہیں
جمع ہوتے ہیں قیامت کے دن جب سب خلق کے نامہ اعمالوں کے بٹینگے قسمت ہو دیگی ہر ایک
آدمی کے نامہ کاغذ نیکی بدی کے ہاتھ میں دیوینگے ہر عمل کا بدلا ہر کام کی جزا ہر بات کے سامنے آن کر کھڑے
ہوینگے ذرہ ذرہ نیکی بدی کی حقیقت آگے آویگی فرشتے سمجھاوینگے اُس وقت سب سوچ پڑینگے
دنیا میں کیا کیا کیا نہ کیا اچھا برا کیا آگے سمجھا کیا نہ سمجھا کن کن کاموں میں دین کے جو فرض تھے واجب
تھے کرنا اُس کا بہت ضرور تھا ان کاموں میں تقصیر کی دے کام نہ کیئے پیچھے دیتے سب ہر کسی کو
حسرت ہوویگی ہر کوئی ہائے ہائے کریگا خواہ بھلا آدمی خواہ برا آدمی غم کھاویگا بھلے کام دنیا میں
سے کیوں نہ زیادہ کیئے جو آج کے دن میں زیادہ فایدہ ہوتا اور جو اچھے کام چھوٹ گئے تھے اُن کاموں کے
کرنے میں سستی کر رہنے حسرت کریگا کیوں سستی کی میں نے کیوں تقصیر ہوئی مجھ سے اور برا
آدمی بہت ہی نہایت غم کھاویگا کہیگا میں نے کیوں دنیا میں ایسے برے کام کیئے اچھے کام کیوں نہ

اُسی سبب طرح سے تجھ کو بنایا سوا ازاں جو خداوند نے تیرے اوپر ایسا کرم کیا ہی مہربانی کی ایسے
مہربان خداوند سے پھر رہنا کافر ہونا شرک کرنا ایسے کریم کا اپنے رحیم کا حکم نہ ماننا کیسی بات
ہی کس طرح کی بات ہی اپنے دل میں تو خوب سمجھ کر دیکھ غور کر تامل کر فکر کر تو تے اپنے جی میں
بے سمجھ نادانی سے کیسا کام کیا ہی امر خداوند کی بندگی چھوڑ کر شیطان کی خلق کی
دنیا کی مال کی بندگی میں عمر کھوئی ایسے پالنے والے کی یاد چھوڑ کر دنیا کی خلق کی یاد میں ۔ پالنے
روزی دینے والے کی دوستی محبت دل سے اٹھا کر دنیا کے لوگوں کی مال کی دوستی محبت میں
دو بار ہا کیا کیا تو نے کیا کما تا ہی تو آپ ہی اپنے دل میں انصاف کر کیا سزا ہی بری کیسے عذاب کے
لائق ہی * کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ * نہ چاہیے ایسی بات بلکہ تم جھٹلاتے ہو لائق نہیں کسی بندے
کو جو اپنے پروردگار کی بندا کہلانے والے کی بندگی چھوڑ کر اپنے نفس کی شیطان کی خلق کی دنیا کی مال
کی جورو کی لڑکوں کی بندگی میں رہا کرے حق کو چھوڑ کے باطل کو پکڑے سچی راہ میں نہ آوے
جھوٹھی راہ میں جاوے سزاوار نہیں کسی آدمی کو جو اپنے معبود برحق سچے خداوند کی یاد جیتے ذرا
میں نہ رکھے اس کے حکم کو پیچھے ڈالے اوروں کی دوستی میں ہاتھ سے جانے رہنے والوں کی یاد
میں محبت میں رہا کرے اور ان کو اپنا صاحب جانے ان کا حکم مانا [illegible] باتیں ہیں
برے کام ہیں ای کافرو ای مشرکو ای منافقو ای بد دینو خدا کے کلام کو پیغمبروں کی باتوں کو
انکی نصیحتوں کو سچ نہیں جانتے جھوٹھ جانتے ہو پیغمبر کو جھٹلاتے ہو قیامت کے ہونے پر بھلے
برے کے بدلا پانے پر ایمان نہیں رکھتے ایمان نہیں لاتے جو زبان سے سچ جانتے ہو تو دل میں کچھ شک
رکھتے ہو دوزخ بہشت کے اوپر تمہارا یقین ثابت نہیں ہے سبب ہے جو کچھ چاہتے ہو خاطر جمعی
سے کرتے ہو گمان کرتے ہو پھر مرنے کے پیچھے جینا نہ ہوویگا [illegible] عذاب ثواب نہ ہوویگا
اس واسطے بے وسواس اپنے نفس کے کام شیطان کے حکم کے کام کرتے رہتے ہو کچھ فکر اندیشہ نہیں
تمکو اور ہم تمہارے ان برے کاموں سے بیخبر نہیں ذرہ ذرہ کر ہمکو معلوم ہیں جانتے ہیں * وَاِنَّ
عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ * تحقیق تمہارے اوپر البتہ نگہبان ہیں فرشتے * کِرَامًا کَاتِبِیْنَ * بزرگوار لکھنے
والے * یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ * جانتے ہیں وے جو کچھ کرتے ہو تم بھلا کام برا کام نیکی بدی سب کچھ
لکھ لیتے ہیں خبر ان میں آیا ہی ہر آدمی کے اوپر اللہ تعالی نے فرشتے نگہبان رکھے ہیں دو فرشتے
اُن میں صبح سے شام تک جو کچھ آدمی کام کرتا ہی اچھا برا کچھ بات کہتا ہی نیک بد سب لکھ لیتے ہیں

اور دو فرشتے رات دن شام سے صبح تک جو کچھ کرتا ہی لکھ لیتے ہیں کچھ بات کوئی کام
چھوڑتے نہیں نیکی لکھنے کے فرشتے داہنی طرف رہتے ہیں اور بدی لکھنے کے فرشتے بائیں طرف رہتے
ہیں ہر وقت اُن کا قلم جاری رہتا ہی پر تین قسم کے آدمیوں کے قلم اُٹھا لیتے ہیں کچھ نہیں
لکھتے ایک سوتا ہوا جب تک سوتا رہے دوسرا دیوانہ جب تک ہوش میں نہ آوے تیسرا لڑکا جب تک
بالغ ہووے اور سوائے اُن کے سب کے کام سب کی باتیں رات دن کے لکھتے رہتے ہیں بندا
نیک کام کرتا ہی اچھی باتیں کرتا ہی خوش ہوتے ہیں اور برا کام کرتا ہی بری باتیں کہتا ہی غمگین
ہوتے ہیں دن کے فرشتے شام کو جدا ہوتے ہیں رات کے فرشتے صبح کے وقت جدا ہوتے ہیں اور ہر
بندے کے عمال ناموں کو لیجا کر اللہ تعالی کی درگاہ میں حضور میں عرض کرتے ہیں حکم ہوتا ہے جو اِن
عمال ناموں کو ہمارے لوح محفوظ سے مقابلہ دو تو مقابل کرو لوح محفوظ جو ساتویں آسمان کے اوپر
ایک سفید تختہ ہی ایک موتی کے دانے کا پانسو برس کی راہ میں عرض طول ہی اُس کا اُس میں
سب بندوں کے اول آخر کا لوگوں کے سب طرح کے عمال نیکی بدی بھلا برا ذرہ ذرہ کر لکھا ہی
جب آسمان زمین میں چاند سورج جن پری آدمی کچھ پیدا نہوا تھا سب کے آگے ہی اللہ تعالی
نے قدیم سے اُس لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہی پھر جب فرشتے ہر رات دن کے عمال نامے اوپر لیجاتے
ہیں اور لوح محفوظ کے لکھنے سے مقابلہ دیتے ہیں ایک بال برابر کم زیادہ نہیں پاتے پھر حکم کے موافق
بھلے کام بڑے کام نیک باتیں بری باتیں لکھ رکھتے ہیں اور جو کچھ مباح کام لکھے تھے اُن کا سو تا کو محو
کر دیتے ہیں دور کرتے ہیں گناہ بندگی عذاب ثواب کے واسطے لکھ کر گناہوں کے عمال نامے سجین
میں سونپ دیتے ہیں اور طاعتوں بندگیوں کے عمال نامے علیین میں سونپ دیتے ہیں اس حقیقت کی
جب اللہ تعالی نے اِس واسطے [illegible] بندے اِس بات کو سمجھ کر بوجھ کر بُرے کاموں میں [illegible] بری
باتوں سے پرہیز کریں شرم کرتے رہیں یہ دل میں اپنے جانیں اللہ تعالی حاضر ہی ناظر ہی سب
کی حقیقتوں کو ظاہر کی باطن کی جانتا ہی سب عمال آنکھوں نظر میں ہیں اور دو فرشتوں کو اللہ تعالی نے
رات دن ہر آدمی کے اوپر نگہبان کر دیا ہی اچھے برے کام دیکھتے ہیں لکھتے ہیں نیکوں کو بدوں
سے جدا کرتے رہتے ہیں پھر نیکوں کی حقیقت بدوں کی بات جو کچھ آخرت میں ہوتی ہیں اللہ تعالی
فرماتا ہی * ان الابرار * تحقیق نیک لوگ جو نیک کام کرنے والے ہیں سو میں ہیں فرمان بردار ہیں
* لفی نعیم * بہشت میں رہنے والے ہیں آرام میں خوبیوں میں نعمتوں میں خوش وقت ہونے والے

زیادہ لیتے تھے اور آپس کی عادت میں مشہور تھے سبب خصوصیت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینہ میں جانے سے زیادہ یقین ہوا نسبت اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
لائی اور خبر دی پیغمبر حضرت جب مدینہ میں داخل ہوئے پہنچے وہاں ان لوگوں کو یہ آیت فرمائی
سنتے ہی قبول کی اس حکم کو اور سب نے توبہ کی [illegible] فرماتا ہی اللہ تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم * * ویل للمطففین *

ویل ایک کنواں ہی جہان کا خرابیاں عذاب غم درد دکھ حسرتیں پریشانیاں سختیاں محنتیں
دنیا میں آخرت میں ہیں یہ سب اُس ویل کے معنے ہیں اور دوزخ کے درمیان ایک میدان ہی
آگ کا بنا ہوا جو کچھ بہت لہو دوزخیوں کے مارنے کے سبب نکلتا ہی بہتا ہی اُس میدان میں ہو کر
جمع ہوتا ہی اور سانپ بچھو اُس میں بہت پیدا ہوتے ہیں جیسے گندے پانی میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں
وہ پانی دوزخیوں کو پلاتے ہیں اُس میدان میں اُن سانپوں میں دوزخیوں کو ڈالتے ہیں وہ گندہ پانی بدبو
آگ ہو رہا ہی اُس میں عذاب کرتے ہیں یہ ویل ہی اللہ تعالی فرماتا ہی تو ایسی ہی خرابی ہی
خواری ہی عذاب ہی کم کرنے والوں کے واسطے جو ناپنے میں گھٹاتے ہیں تولنے میں وزن میں کمی کرتے ہیں
* الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون * وے لوگ جس وقت لیتے ہیں پیمانوں میں کسی
میں کچھ سودا اپنے واسطے اور آدمیوں سے تمام بھر لیتے ہیں اور پورا لیتے ہیں کچھ چھوڑتے نہیں
* واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون * اور جس وقت ناپتے ہیں اپنی چیز کو پھر ادا نہ کرتے اور جو کچھ
خرید فروخت کی چیز ہی اور ان کے واسطے بیچنے میں یا تولنے میں اور دوسروں کے حق کو ترازو میں کم دیتے
ہیں گھٹاتے ہیں اور دوسروں کا نقصان کرتے ہیں لوگوں کو زیاں پہنچاتے ہیں خبر میں آیا ہی وے لوگ
جو زیادہ لیتے ہیں کم دیتے ہیں ناپنے میں تولنے میں خیانت کرتے ہیں قیامت کے دن میں انکو دوزخ
میں آگ کے دو پہاڑوں میں بیچ ڈال کر فرشتے عذاب کے اُن سے کہینگے اُن دونو پہاڑوں کو ناپو
تولو اور کیل اُن پہاڑوں کی آگ تولتے رہینگے جلتے رہینگے * الا یظن اولئک انہم مبعوثون
لیوم عظیم * کیا نہیں جانتے یقین نہیں رکھتے یے لوگ جو خرید فروخت میں کم دیتے ہیں زیادہ لیتے ہیں
یہ بات نہیں سمجھتے ہیں جو مقرر یہ سب مر کے پیچھے زندہ ہونگے جلائے جاوینگے حساب کے واسطے اچھے
برے عملوں کا بدلا پانے کے واسطے ایک بڑے دن میں قیامت کے دن میں جو بہت بڑا سخت دن ہی
پہاڑ سا دن ہی * یوم یقوم الناس لرب العالمین * وہ دن ہی قیامت کا جو زندہ ہووینگے سب

آدمی اُٹھ کھڑے ہووینگے پروردگار کے حکم سے وہ پہر ہوگا جو اٹھارہ ہزار عالم کا بھید اکیلے جاننے والا ہی
والا ہی اُس کے حکم سے سب جی اُٹھینگے اُٹھکر کھڑے رہینگے کسو کو طاقت بیٹھنے کی نہووے گی کوئی
مجال بیٹھنے کا نہ پاوے گا جب تک جس کو حکم نہ دیگا بیٹھ نہ سکیگا یہہ حقیقت ہیبت کے مقام
میں ہووے گی جسوقت آدمی سب اللہ تعالی کے حکم سے جی اُٹھینگے اپنی قبروں سے اُٹھکر کھڑے ہووینگے اُس
وقت ایک ہیبت کی تجلی ہووے گی بڑی دہشت آویگی ایک بار ادہر سب کے اوپر آجاویگا ایک
تاریکی ہوجاویگی ایک دہوان ایک اندھیارا سب کے اوپر چھا جاویگا ہر کوئی اپنے احوال کے اوپر نظر
کریگا اگلے پچھلے کی بات سب نظروں میں آجاوے گی اپنے عملوں کے اوپر حسرت کرینگے ندامت کھینچینگے
شرم سے جھوکے پسینہ بہہ جاوینگے ہر کوئی اپنے عرق کے پانی میں عملوں کے موافق ڈوبیگا کوئی گھٹنے تک کوئی زانو
تک کوئی کمر تک کوئی گلے تک اور سب کو آپس میں ایک دوسرے سے بات کہنے کی مجال
نہووے گی کوئی دم نہ مار سکیگا بیس برس تک یہہ حال رہیگا تب آخر کو حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر کر سب خلق کو اس ہیبت کے مقام سے باہر نکال کر حساب
گاہ میں جہاں سب کسیکا حساب ہووے گا لیجاوینگے یہہ بڑی شفاعت ہووے گی اُس کا نام شفاعت
کبری ہی پھر حساب کے میدان میں نیک بد جدا ہوجاوینگے نیکوں کی بہشت کی طرف راہ پڑیگی
بدوں کی دوزخ کی طرف۔ ادہر یکایک اسیواسطے قیامت کا دن مقرر ہوا ہی جو بھلے برے کا بدلا ظاہر
ہووے بھلا برا جدا ہوجاوے نیک بد میں تفاوت آوے ہر ایک کو اپنی قدر معلوم ہووے پھر یہہ
بات جو اللہ تعالی نے مطففین کے حق میں فرمائی ہی یہہ آیت نصیحت جو کم دینے والوں کو زیادہ
لینے والوں کو کی ہی عقلمندوں کو چاہیے جو اپنے دل میں سمجھیں یہہ بات یہہ نصیحت اُنہیں
لوگوں کو نہیں جو خرید فروخت میں ایسا کرتے ہیں بلکہ سب کیواسطے ہی جو آدمی اچھے ہیں
مسلمان ہیں دین کے علم سے خبردار ہیں اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں حضرت نبی صاحب کی پیروی میں
ہیں اپنا بیگانہ ہر طرح حق پہچانتے ہیں ظاہر باطن میں شرع کے موافق کام کرتے ہیں یہہ سب اچھے
ہیں خوب ہیں اللہ تعالی کی نصیحت پر قایم ہیں اور سواے اُن کے ہر کوئی ہر ایک طرح کی معاملت
میں جو آپس میں کرتے ہیں نظر کر کر دیکھیں تو جانیں اس خصلت سے بہت لوگ خالی نہیں اپنے حق
لینے میں بڑی سختی جھگڑا قضیہ کرتے ہیں اور کے حق دینے میں قصور کرتے ہیں اور کا حق دبا رکھنے
میں نفس کی خوشی ہی ہر بات کا جھگڑا اُن سے قضیوں سے قاضی کے حکم سے مفتی کے کہنے سے بھی دبانیکو

دل نہیں کرتا جب کوئی حاکم زبردستی کر کے دلاوے تب دیتے ہیں نہیں تو دبا رکھتے ہیں اور باتیں بناتے
رہتے ہیں اور یہ بہت بری بات ہے بہت لوگ اپنے کاموں کے واسطے مزدور کرتے ہیں ان سے کام خوب بلکہ
سے لیتے ہیں بہت تاکید کرتے ہیں پھر مزدوری دینے میں قصور کرتے ہیں کم دیتے ہیں اور بہت لوگ
آدمیوں کو نوکر رکھتے ہیں چاکر کرتے ہیں نوکری چاکری کے کام خوب کرواتے ہیں خدمت بہت لیتے ہیں
نوکر کے حق دینے میں کمی کرتے ہیں دبا رکھتے ہیں نہیں دیتے اور بہت لوگ مزدوری کرتے ہیں
نوکری کرتے ہیں مزدوری اپنے کام میں سستی کرتے ہیں اچھے کام نہیں کرتے نوکر نوکری کا حق بجا نہیں
لاتے پھر مزدوری لینے میں درماہہ لینے میں تمام بھر لیتے ہیں پورا لیتے ہیں اسی طرح سے بہت
معاملوں میں جو آپس میں خلق کے درمیان آتی ہیں مسلمانوں کو چاہیے آپس کی معاملوں میں ہمیشہ اس
بات کا ملاحظہ کرتے رہیں حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بنی آدم جب تو دوست
رکھتا ہے چاہتا ہے تیرا حق پورا لے تمام بھر دیویں اسی طرح تو اوروں کا بھی حق تمام بھر دے پورا
کر دے اور جو چاہتا ہے میرے کام میں عدل کا انصاف کا حکم ہووے تو بھی اوروں کے کام میں
عدالت کر انصاف کر اور ایک بات ہے ہر کوئی آپ کو اچھا جانتا ہے اوروں کو برا جانتا ہے بہت لوگ
اوروں کے عیبوں کے اوپر اچھی نظر کرتے ہیں خوب طرح دیکھتے ہیں اپنے عیبوں کے اوپر کچھ نظر
نہیں کرتے اپنی برائیاں کچھ نہیں بوجھتے اوروں کے برا کہتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کرتے آپس میں خوشی
کرتے ہیں اور کوئی جو ان کو برا کہے تو بہت برے ناخوش ہوویں لڑنے کو تیار ہو جاویں اسی طرح بہت
بہت معاملوں میں سمجھنے والے کو اتنی بات کفایت کرتی ہے پھر بہت لوگوں کی خدائے تعالیٰ
کے ساتھ بھی یہی معاملت ہے وے خزانے نعمتوں کے جو پاک پروردگار نے ہر ایک کو بخشے ہیں آنکھ
کان تن بدن ہاتھ پاؤں عقل شعور رکھنا پہننا اور سب کچھ آدمی کے واسطے پیدا کیا ہے ہزاروں
لاکھوں نعمتیں ہر ایک آدمی کے واسطے تیار کر رکھی ہیں تیار کر رکھی ہیں بخشی ہیں پھر ان سب
نعمتوں سے آنکھیں بند کر کر اللہ تعالیٰ کے احسان کو کچھ نہیں سمجھ کر اپنے نفس کے بندے ہوئے ہیں
جورو بیٹا بیٹی کی بندگی میں مال کی دنیا کی یار کی آشنا کی خاطرداری میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی
کی طرف رغبت نہیں کرتے اور جو کوئی روزہ نماز کچھ کرتا ہے کچھ عمل کرتا ہے اپنا بڑا احسان جتاتا ہے
جانتا ہے میں نے بہت بڑا کام کیا جو کچھ میرے اوپر فرض واجب تھا سب ادا کیا اور جو انصاف کی
نظر سے دیکھے تو جانے جو کچھ پروردگار کا حق ہے کسی بندے سے ادا نہیں ہو سکتا ہے جو کوئی ادنیٰ ہم سے

لیکن آخر عمر تک سوائے بندگی کے اور کچھ نہ کرے ایک دم غافل نہ رہے تو بھی ہزاروں نعمتوں میں سے
اللہ تعالیٰ کی جو ہر ایک بندے کو بخشیں ہیں ایک نعمت کا حق ادا نہ کر سکے ہر ایک بندے کو چاہیئے
جو کچھ بندگی کرے تھوڑی بہت اسپر عجب نہ کرے مغرور نہ ہو بہت بجائے بہت تھوڑا جانے آپ
کو ہمیشہ تقصیر وار جانتا رہے عاجزی کرتا رہے پروردگار کی نعمتوں کو اپنے اوپر بوجھتا رہے دیکھتا
رہے شکر کرتا رہے اور شکر کرنے میں بھی آپکو عاجز تقصیر مند بوجھتا رہے اس طرح میں اللہ تعالیٰ
کی قبولیت کے امیدوار رہے اور نہیں تو مطففین میں داخل ہوویگا بہت لینے والوں تھوڑے دینے
والوں میں شمار کیا جاویگا بد لوگوں میں گنا جاویگا * کلا * نہ چاہیئے کسی مسلمان کو جو ایسا کام کرے کم دینے
بہت لینے ایک دوسرے کو آپس میں ضرر پہنچاوے نقصان دیوے جو کوئی ایسا کام کرتا ہووے چاہیئے توبہ
کرے ایسے بدکام سے باز رہے اور جو کوئی توبہ نہ کریگا باز نہ رہیگا ایسے بدکام کو حلال جانیگا حرام نہ جانیگا کافر
ہو جائیگا جاگہہ اسکی دوزخ ہوویگی اسکا عمل نامہ سجین میں رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
* اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ * تحقیق نامہ اعمال کافروں کے بدکاروں کے مقرر سجین کے درمیان
ہیں خبر میں آیا ہے نامہ اعمال بدکاروں کے کراما کاتبین آسمانوں کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے
فرشتے جو دربان ہیں نہیں کھولتے ان عمل نامے کو نہیں اوپر آنے دیتے پھر وہاں سے پھیر لاتے ہیں
زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے دوسری زمین کو لے جاتے ہیں وہاں بھی
کوئی قبول نہیں کرتا اسی طرح ساتوین زمین کے نیچے ایک مقام کا نام ہے بڑی تنگی اور تاریکی اس جاگہہ
میں ہے اور وہی جاگہہ شیطانوں کے اور شیطانوں کے لشکر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جاگہہ میں سپرد
کرتے ہیں وہاں رکھتے ہیں اور اسی طرح کافروں کی جانوں کو لیکن اور مشرکوں منافقوں کی جانوں کو
جب بدن سے نکال فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے نہیں کھلتے وہاں سے رد کر زمین میں
لاتے ہیں قبول نہیں ہوتے پھر زمین سے دوسری زمین تک اسی طرح ساتوین زمین تک کہیں
جاگہہ نہیں پاتی تب ساتوین زمین کے نیچے سجین میں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں شیطان کے ٹھکانے
میں رکھکر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قبر ہوتی ہے انکی وے وہیں عذاب پاتے رہتے
ہیں * وَمَآ اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ * اور کیا جانتا ہے تو اے سننے والا کیا ہے ہول کی ہیبت کی ڈر کی
جاگہہ ہے سجین * کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ * ایک کتاب ہے لکھی ہوئی وے اعمال نامہ کافروں کے ہر ایک
کافر کا نام سو ایک لکھی ہوئی کتاب ہے اس کتاب ہے وہ جو کبھی محو نہ ہو مٹ نہ سکے جو کوئی دیکھے

دیاہنے والا بیان ہوئے اُس میں کچھ جسکا نام نہیں تمام ہوا ن ستھے ہیبات لیے خدا جب جیسے پھر نہ سکے
ہیں * وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ * دائی ہی افسوس ہی اُس دن میں قیامت کے دن میں جھٹلانے
والوں کو * اَلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ * وے لوگ جن لوگوں نے قیامت کے روز کو نہیں حکم
دن کو سچے نہ مانتے ہو پیغمبر کے کہنے کو نہ مانتے قرآن کے اوپر خدا تعالیٰ کے کلام کے اوپر ایمان نہ لائے
قیامت ہونے کو عذاب ثواب نیک بدکی جزا کو بدلا پانے کو جھٹلائے جھوٹ جانے خاطر جمع بیٹھے
برے کام کرنے لگ رہے نفس کے بغرد رہیں شیطان کے فریب میں پڑے ہمیشہ برے کام کرتے ہیں
کوئی اچھا کام نہ کیا * وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ * اور نہیں جھٹلاتا اُس دن کو جھوٹھ نہیں جانتا قیامت کے
دن کو * اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ * سوائے حد سے گذرنے والے بدکار کے وے ہی وے لوگ جو بدکار
ہیں ہمیشہ بدکامی میں گناہ میں پڑے رہتے ہیں حرام میں ظلم میں بدر ہے ہیں خوش ہیں آرام پاتے
ہیں اچھی بات سے اچھے کام سے دور بھاگتے ہیں نصیحت سے ناخوش ہوتے ہیں یہی لوگ
آدمیت کی حد سے گذر گئے جیسے حیوانوں کے درجے میں پہنچ گئے کھانا پینا شہوت کرنی ہی سو جانتا ہی
اور کچھ نہیں نظر آتا دنیا ہی کی باتیں اُن لوگوں کو خوش آتیں ہیں آخرت کے بھلے کی جو کوئی اُنسے
بات کہے تو بیزاری کرتے ہیں برا مانتے ہیں * اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيَاتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ * جس وقت
پڑھی جاتیں ہیں اُس آدمی کے اوپر جو حد سے گذر گیا ہی آیتیں ہمارے قرآن کی تو کہتا ہی وہ کافر بدکار
یہہ کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی ایسے حد سے گذر گئے ہیں یہ لوگ ایسی آدمیت اُنکی مر گئی ہی
جو ایسی غایت آئی ہی جو اچھی بات اچھے کام کی بات دنیا آخرت کے بھلے کی بات اُنکو بری ہی لگتی ہی
قرآن مجید کی نصیحت اللہ تعالیٰ کے کلام کو بھی نہیں مانتے جب پیغمبر صاحب پڑھنے والا خدا کے کلام کا سنانے والا
اُنکے تئیں قرآن سناتا ہی سمجھاتا ہی اور فرماتا ہی تم ایمان لاؤ خدا تعالیٰ کے فرمانے کو قبول کرو اس جہان میں
اُس جہان میں تمہارا بھلا ہوویگا اور نہیں تو تم دو نو جہان میں خوار ہو جاؤ گے عذاب میں پڑوگے
جیسے اگلے اُمتیں جن کنہوں نے اپنے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اللہ تعالیٰ کے حکم پر ایمان نہ لایا خراب ہوا خوار
ہوا ہلاک ہوا جس طرح نمرود شداد فرعون قارون حضرت ہود کی اُمت اور حضرت صالح پیغمبر
اور حضرت شعیب پیغمبر اور حضرت لوط پیغمبر اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی اُمت جو کوئی اُنکے اوپر ایمان نہ لایا کافر رہا آخرت کو مارا گیا خوار ہوا دین دنیا سے گیا
اُن باتوں کو سنکر اپنے اپنے حال کے اوپر نظر نہیں کرتے اپنی خواری کے سبب حال نہیں دیکھتے اپنے

حال یہہ حسرت نہین کرتے ایمان نہین لاتے نہایت بلادو قوفی سے کہتے ہین یہہ لوگون کے قصے ہین کہانیان ہین اُن نصیحتون کو احمق پن سے کہانیان جانتے ہین * کلا * نہین یہہ بات جو یہہ احمق کہتے ہین وایسے برتے فایدون کے کلام کو افسانہ کہتے ہین کہانی کہتے ہین ہزارون طرح کے فایدون سے جو اُس پاک کلام کے پڑھنے سے سمجھنے سے ملتے ہین یہ احمق لوگ محروم رہتے ہین دونون جہان کی بہتری سے جو ہی سے دور پرتے ہین اللہ تعالی کا کلام قصہ نہین کہانی نہین تمام حکمت ہی تمام آیتین قرآن کی بھید ہین انہین ہین اندھون کے واسطے آنکھین ہین روشنی ہین نور ہین خیر کی راہ اوجھین سمجھین جو کوئی قبول کے کانون سے سنے ادب سے ہوے اپنے دل کو قرآن کے بھیدون فایدون کے پالے ہین لگاوے تب ہزارون انہین فایدے پاوے اور یہ احمق کافر مشرک منافق جو اُن مضمونون سے محروم رہتے ہین اس محرومی کا اور کچھ سبب نہین اور کچھ واسطہ نہین * بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ * بلکہ یہہ سبب ہی پردہ ہوگیا ہی زنگار باندھ گیا ہی اُنکے دلون کے اوپر جو کچھ کرتے تھے کماتے تھے اُن بدعملون کی شامت دلون کو اُنکے گھیر لیا ہی برے کامون کی اتنی دلون پر اُنکے زنگار باندھ دی ہی پردے غرور کے غفلت کے پڑ گئے ہین دل سب سیاہ ہوگئے ہین قبولیت کے کان بہرے ہوگئے ہین خیر خوبی کی بصیرت کی آنکھین پھوٹ گئین ہین اس سبب قرآن کی نصیحت سننے سے گذر گئے ہین خیر خوبی کی راہ سوجھنے کی قابلیت نہین رکھتے جن کو قبول نہین کرتے ایمان نہین لاتے خبر مین آیا ہی حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا ہی جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہی ایک سیاہ نقطہ اُسکے دل کے اوپر پیدا ہوتا ہی جو اُسی وقت توبہ کرنے بیزار ہووے اللہ تعالی کی طرف عاجزی کرے اُس گناہ سے نادم ہووے اُس گناہ سے شرمندہ ہوکر باز رہے وہ سیاہی کا نقطہ دل کے اوپر سے اُٹھ جاتا ہی مٹ جاتا ہی دل صاف ہوجاتا ہی اور جو اُس گناہ سے توبہ نکرے بار بار گناہ پر گناہ کئے جاوے وہ نقطہ سیاہی کا پھیل جاتا ہی بڑا ہوجاتا ہی پھر آہستہ آہستہ دل کو گھیر لیتا ہی تمام دل سیاہ ہو جاتا ہی کانوس چڑھ جاتا ہی اندھا ہین مرنے لگتا ہی ہدایت کی راہ سے اندھا ہو جاتا ہی پھر جتنا جتنا گناہ زیادہ کرتا جاتا ہی بندگی کی راہ سے خیر کے گھر سے دور پڑ جاتا ہی سیاہی پر سیاہی زنگار پر زنگار لگتا جاتا ہی سیاہی چڑھتی جاتی ہی باطن مین دل مین اندھیارا گہرتے گہرتے سب سمجھ بوجھ خاک مین مل جاکر دل پر لعنت کی مہر ہو جاتی ہی دنیا سے بے ایمان جاتا ہی خدا اے تعالی مومنون مسلمانون کو اس بلاسے اپنی پناہ مین رکھے اس بات کے

پیچھے اللہ تعالیٰ کافرون کے حال کی خبر دیتا ہی * كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ * حق
ہی تحقیق ہی سچ ہی مقرر ہی یے کافر مشرک اپنے پروردگار سے اِس دن مین البتہ حجاب مین پڑے ہوئے
مین ہونے والے ہین وے آدمی جو ایمان نہین لائے قیامت کے دن کو سچ نہین جانتے حساب کتاب
دوزخ بہشت عذاب ثواب کی باتین جھوٹھ کر جانتے ہین پیغمبرون کی ولیون کی عالمون فاضلون
پیرون مرشدون کی ہدایت نہین مانتے اللہ تعالیٰ کے کلام کو کہانیون کی سی بات بوجھتے ہین اپنی
جہالت مین غرور مین طبیعت کی خواہشون مین دنیا کے مال کی محبت مین دلیر رہتے ہین یے آدمی
ایسے لوگ قیامت کے دن مین اپنے پروردگار کی رحمت سے کرامت سے نا اُمید ہوئے ڈالے
ہین ہمیشہ کی نعمتون سے بے نصیب ہووینگے بڑی نعمتون سے بہشت کی جو بہت بڑی نعمت
ہی پروردگار تعالیٰ کا دیدار ہی اُس نعمت سے ایسی دولت سے محروم رہینگے ہمیشہ ہمیشہ وے
حسرت کی افسوس کی آگ مین رہینگے * ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ * پھر تحقیق وے لوگ مقرر
داخل ہونے والے ہین دوزخ کے اندر دوزخ کی آگ مین جلنے والے ہین * ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي
كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ * پھر کہا جاویگا یہ وہی ہی جو تم اُسکو جھٹلاتے تھے جب یے دوزخی آگ مین جاوینگے
جلنے لگینگے نالہ فریاد کرینگے واویلا پکارینگے تب فرشتے عذاب کے اُن کے زیادہ جلانے کے واسطے کہینگے اب
اچھی طرح سے جلتے رہو یہ وہ عذاب ہی جو دنیا مین تم ہرگز اُسکو نہ مانتے تھے جھوٹھ جانتے تھے
پیغمبرون کو اُس عذاب کی خبر مین جھٹلاتے تھے اب بھی اُس سچ کو جھوٹھ جانتے رہو جلتے رہو
عذاب چکھتے رہو پھر اللہ تعالیٰ اُن کافرون فاجرون غافلون کی حقیقت کو بیان کر کر نیک کام
کرنے والونکی حقیقت بیان فرماتا ہی * كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ * تحقیق مقرر اعمال نامے
نیک کارون کے علیین مین ہین علیین مین رہینگے * وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ * اور کس چیز نے دانا
کیا ہی تجھکو اور کیا جانتا ہی تو اے سننے والا کیا چیز ہی علیین کیا خوب جاگہ ہی کیا اچھا خوشی کا مکان ہی
علیین * كِتَابٌ مَّرْقُومٌ * ایک کتاب ہی لکھی ہوئی * يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ * حاضر ہوتے ہین گواہ ہوتے
ہین اُس کتاب کے فرشتے مقرب خبر مین آیا ہی علیون ایک تختہ ہی سبز زمرد کا عرش کے نیچے ساتوین
آسمان کے اوپر سدرۃ المنتہا کے پاس بہشت کے نزدیک جب مومنون مسلمانون کے عمل نیک لوگ
جو اچھے کام کرنے والے ہین اخلاص سے کام کرتے ہین سچے کام خدا رسول کے حکم مین کرتے ہین اُن عملونکو
فرشتے کراما کاتبین لکھ کر لیجاتے ہین ہر آسمانکے. فرشتے اُن عمل نامونکے ادب کرتے ہین خوش ہوتے

ہین ایک آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اپنی حدین پہنچا دیتے ہین ساتوین آسمان کے
فرشتے اُن عملِ ناموںکو دیکھتے ہین پسند کرتے ہین قیامت مین مومن کے ایمان پر شاہدی گواہی
دینگے پھر وہی پاک نامے نیک کامون کے اُس پاک محل مین سپرد کرتے ہین وہانکے فرشتون کے
حوالے کرتے ہین اور علیون ایسا خوب محل ہی جو کوئی اُس محلکو دیکھے نظر کرے بے اختیار خوشوقت
خوش حال ہوجاوے دل اور جان اُسمین راحت پاوے آرام پاوے اور وے لوگ جو سچے مسلمان
ہین مرنے کے پیچھے اُن کی جانین بھی علیین کے مقام کو پہنچتین ہین ہرایک کے واسطے اچھے عملونکے
مناسب جدے جدے محل ہین خوبیون کے ٹھکانے ہین ہمیشہ خوشحالی کے گھرون مین آرام مین خوشوقتی
مین رہتے ہین اِسی بات کو اللہ تعالی فرماتا ہی * اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيْمٍ * تحقیق ابرار اچھے کام کرنے
والے مقرر بہشت کے درمیان نعمتون مین آرام مین خوبیون مین رہنے والے ہین * عَلَى الْاَرَائِكِ
يَنْظُرُوْنَ * تختون کے اوپر بیٹھکر نظر کرینگے بہشت کی نعمتون کے اوپر خبر مین آیا ہی بہشتیونکے بیٹھنے
کے واسطے بڑے بڑے تخت ہووینگے پرانے سونے کے مرصع جڑاؤ لعل یاقوت موتی اُن مین قدرت
سے جڑے ہوئے ہین اور ہر طرح کے تخت لعل کے یاقوت کے زمرد کے ہونگے جیسے تخت کے اوپر دل
چاہیگا بیٹھینگے اور وے تخت ہر طرح کی زیب زینت سے بہت ہی سنوارے ہوئے ہین فرش مسند
بھی تکیے طرح طرح کے اُن مین لعل موتی جواہر لگے ہوئے ہین اور ایسے بڑے ہین جو اُنکے اوپر موتیونکے
لعل کے یاقوت کے خیمے کھڑے ہین بھانت بھانت کی بیٹھکین تیار ہین ہرایک خیمے مین ہرایک
بیٹھک مین حورین طرح طرح کی بناوٹ کئی ہوئی سر سے پانؤن تک موتیون لعل جواہر مین ڈوبی ہوئی
بے نہایت خوبصورت تیار ہین جس خیمے مین جسگھر مین بہشتیونکا دل چاہیگا وہان بیٹھکر تماشے قدرت
کے دیکھینگے اور جسے مین اعلی ہرایک بہشتی کا ملک گھربار خوبیان باغ ہزارون برسکی راہ مین ہووینگے ادنے
بہشتی جو سب بہشتیونکے درجونسے اُسکا درجہ کم ہوویگا اُسکے درجے سے بہشت مین کسی اور کا درجہ کم نہو ویگا
اس ادنے درجے والے کا ملک بہشت مین دس برابر ساری دنیا کے ہزار برسکی راہ مین ہوویگا جو اُسمین ملک
ہزارون لاکھون خوبیان محل باغ گلزار بہارین ہووینگے اور یے سب سونے روپے لعل یاقوت
سے بہتر سے کارخانون مین ہر طرح کے تماشے اور بہارین حوض فوارے تیار ہین اور وے تخت ایسے
اونچے مانند ہین جو سو برس دو سو برسکی راہ مین اُن کی مانندیان نہین جب بہشتی اُن تختونکے اوپر
بیٹھنا چاہینگے وے تخت زمین سے لگ جاوینگے جب بیٹھنے والے بیٹھ چکینگے وے تخت اونچے

ہوجاوینگے مانند ہوجاوینگے پھر اُن تختوں کے اوپر بیٹھکر سب طرح کے تماشے اپنے ملک کے سب اطراف میں
دیکھینگے خوشیاں کرینگے * تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ * پہچان لیوگے ای دیکھنے والے اُن
بہشتیوں کے موہوں کی تازگی سے نعمتوں کو جو آدمی دنیا میں خوش حال ہوتا ہی اُسکے پاس مال زر دولت
اشرفیاں بہت ہیں تو کھانا پینا بہت سا ہوتا ہی اُسکے موہہ کی چمکاہٹ موہہ کی روشنی تازگی کچھ
اور ہی ہوتی ہی جو کوئی ایسے دولتمند کے موہہ کے اوپر نظر کرے اُسکی خوش وقتی خوش حالی
پہچانی دیکھکر معلوم کر لیوے اسی طرح بہشتیوں کی حقیقت ہی سب مومن مسلمان بہشت میں
ایسے دولتمند ہووینگے ایسی خوشحالیوں میں نعمتوں میں رہینگے جو اُنکے موہہ کو دیکھتے ہی معلوم
ہوجاویگا جو بڑی تازگی اور روشنیاں کچھ اور ہی ہی بعضوں کے موہہ ایسے روشن ہووینگے جیسے بڑے
روشن ستارے دنیا میں آسمان سے نظر آتے ہیں بعضوں کے موہہ ایسے ہونگے جیسے چودھویں رات کا
چاند اور بعضے مومن مسلمانوں کا موہہ ایسا چمکیگا روشن ہوویگا جیسا دنیا میں آفتاب چمکتا ہی آرام
میں آسایش میں رہینگے اچھی نعمتیں کھاوینگے تو میں پیاوینگے حسن جمال بڑھتا رہیگا * يُسْقَوْنَ
مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ * اونکو پلاوے جاوینگے ایک شراب سے جو خالص شراب ہی
مہر کی ہوئی مہر اُسکی مشک کی ہی یعنی جو ابرار ہیں اچھے کام کرنے والے دنیا میں برا کام کچھ
نہیں کرتے جب بہشت میں اپنے گھر میں تخت کے اوپر آرام سے بیٹھینگے حوروں کے ساتھ خوشیاں
کرینگے سب طرح کی نعمتیں موجود رہینگی غلمان جو خوب صورت لڑکے ہیں خدمت کے واسطے
پھرتے ہیں ہر ایک کام اُنکے کرتے ہیں شراب پینے کے واسطے اُنکے لاوینگے وہ بہشت کی
شراب ہووینگی نہایت مقدار خوش مزہ ذائقہ جسکے پینے سے ایک خوشی ہزار خوشی ہوجاوینگی
ضرر نقصان عقل کا شعور کا اُس شراب میں نہیں خوشی لذت قوت ہر طرح کی اُس شراب
میں زیادہ پاوینگے اور اُس شراب کے باسنوں کے موہوں کے اوپر مشک کی مہریں ہووینگی الله
تعالی کے حکم سے اُن شیشیوں صراحیوں کے اوپر مہریں ہو رہی ہیں اُن مہروں کو کوئی کھول
نہیں سکتا کسیکو حکم نہیں اُن مہروں کے توڑنے کا جب مومن بہشت میں پہنچینگے اپنے اپنے
گھروں میں داخل ہووینگے ہر کوئی جس وقت چاہیگا جس جس باسن کی مہر چاہیگا اپنے ہاتھ
سے توڑیگا وہ شراب پیویگا اُن شرابوں کی بہت بڑی عزت ہی جو اس طرح سے مہر کو کر
رکھی ہی وہ شراب ایسی نعمت ہی جو دنیا میں اُس شراب کا ایک قطرہ گرے تو سب

سکتے ہیں تو بھی اِس واسطے دنیا کے کاموں میں کھپ رہتا ہے وے کام جو آخرت کے بھلے کے کام ہیں نہیں کرتا اُن
کاموں کو بہت بڑی محنت جانتا ہے مشکل بوجھتا ہے اور جو کرتا ہے تو بڑی سختی سے کرتا ہے اور اِس بات
کو نہیں جانتا جو بغیر اِس محنت کے کئے بغیر اِس سختی کے اُٹھائے آخرت کی ہمیشگی کی دولت پاویگا اسیکو
لازم ہی ضروری ہی جو یہہ کام کرے اور دنیا میں اپنے اوپر سختی اُٹھاوے اِس بات کو اللہ تعالی فرماتا
ہے * يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ * ای آدمی تحقیق تو سختی سے
کام کرنیوالا ہی اپنے پروردگار کی طرف محنت کا سختی کا کام کرتا ہی پھر ملاقات کرنیوالا ہی تو اپنے
کام کے بدلے کو دیکھنے والا ہی تو اپنے کاموں کی مزدوری کو ای آدمی نادان تو کیوں بھول رہا ہی اِس
فانی دنیا میں رات دن دم بدم [illegible] چلی جاتی ہی اور اِسی دنیا کے کام میں رہتا ہی
تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف اور بندگی میں جو سستی ہو چالاکی ہو حکم کے بجا لانے میں محکم ہو سستی
مت کر تجھکو لازم ہی جو سچی راہ کی محنت اپنے اوپر اُٹھا کام کرنے میں محنت کر رنج کھینچ اپنے
پروردگار کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے کوشش کر سعی کر تجھکو ضروری ہی اچھے کاموں
میں محنت کرنی اللہ تعالی کی خوشنودی پانے میں بہت سختی اختیار کرنی اپنے نفس کی تو اُن شہوتوں سے
جن خواہشوں کا حکم نہیں دور بھاگ گیا اُن خواہشوں کی طرف نہ جا اور اللہ تعالی کے حکم بجا لانے میں اپنے
تن کو بدن کو مال کو جان کو خرچ کرنا دل کو حکم میں لگانا یہہ محنت دنیا میں تجھکو کیا چاہیے آخر کو آخرت
میں پروردگار کے حضور میں [illegible] والا ہی اپنے عملوں کے جو کچھ سختی دنیا میں کی تھی اپنے کاموں کی
جزا پانے ملاقات کرنے والا ہی مزدوری پانیوالا ہی جیسے [illegible] بندوں کا حساب
ہونے لگیگا نامے عملوں کے جو کچھ دنیا میں عمل کئے تھے ساری عمر کے کام لکھے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں
دیئے جاوینگے سب باتیں ذرہ ذرہ [illegible] اچھے لوگوں کے نامے داہنے ہاتھ میں دئیے جاوینگے اور گنہ
گاروں کے نامے بائیں ہاتھ میں دئیے جاوینگے * فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا
يَسِيرًا * پھر جو کوئی دیا جاویگا کتاب اپنی داہنے ہاتھ میں پھر شتاب حساب کیا جاویگا آسان
حساب * وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا * اور پھریگا اپنے اہل کی طرف خوشوقت ہوکے لوگ جو
نیکی سے [illegible] اللہ تعالی کی رضا [illegible] اُن کو حاصل ہوئی تھی دنیا میں اچھے کام کرتے رہے
ہیں اور جو کچھ گناہ تقصیر بھول چوک اُن سے ہو گئی ہی توبہ کرتے رہے ہیں اللہ تعالی
نے اُن پر مہربان ہوویگا قیامت کے دن حساب [illegible] وقت اول اُن کی زبانوں کے نامے

ہوتا بھلا ہوتا اب بھی کسی طرح مر جاؤں تو بہتر ہوے مرا مر نا کرتا ہو اور دوزخ کی آگ میں داخل
ہووینگا فرشتے اُسکو مارتے ہوئے دوزخ میں جلتی آگ میں ڈال دیوینگے پھر یہہ سختی یہہ خواری
یہہ بلا یہہ جو کافر مشرک بے ایمان کے اوپر اُس دن میں اُن کے کس سبب سے آویگی وہ سبب
اللہ تعالی بیان فرماتا ہے * اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا * تحقیق وہ کافر دنیا میں اپنی قوم کے درمیان
خوش حال تھا دنیا کا مال دولت پیدا کرنے کا آرام کیا پایا تھا اپنے نفس کی خواہش میں اُڑاتا تھا اور نعمتوں
میں ناز کرتا تھا بغرور رکھتا بیبری کرتا تھا اچھے اچھے کھانوں پر اچھے کپڑوں پر فخر کرتا تھا اتراتا
تھا طبیعت کا نفس کا بندہ تھا حرام حلال کے اوپر کچھ نظر نہیں تھی اپنی شہوت کا تابع تھا اپنے گھر بار
نوکر چاکر لشکر میں یا و آشناؤں میں وے لوگ سب جو کافر مشرک تھے اُن میں خوشیاں کرتا تھا ناچ
راگ رنگ ہنسی ٹھٹھے بیہودہ بے فایدے کاموں میں عمر کو کھوتا تھا اللہ تعالی سے رسول سے
کچھ اُسکو کام نہیں تھا خدائے تعالی کا کچھ ڈر نہیں تھا اللہ و رسول کے حکم کی کچھ پروا نہیں تھی
شریعت سے کچھ غرض نہ رکھتا تھا آخرت کا کچھ غم نہیں تھا جو کچھ چاہتا تھا سو کرتا تھا اوروں کا
مال ملک زمین باغ باڑی چھینتا تھا ظلم کرتا تھا ناحق خون کرتا تھا حرام کا پہلو ڈھونڈتا رہتا تھا اسی
کاموں میں اُنہیں باتوں میں خوش رہتا تھا اور مومن مسلمان ہمیشہ غمگین رہتا تھا اللہ تعالی سے
ڈرتا تھا اللہ و رسول کے حکم میں چلتا تھا جو کام کرتا تھا سمجھ کر کرتا تھا ثواب کے کام کرتا تھا دونوں جہان میں
دنیا آخرت کی خیر خوبی پاتا ہے دنیا کو فانی جانتا تھا آخرت کو باقی جانتا تھا دنیا کی زیادتی کمی کے اوپر مومن
کی خوشی ناخوشی نہیں تھی اسلئے ایمان کے نقصان میں غم کھاتا تھا ایمان کی زیادتی میں اچھے کام کرنے
میں خوش ہوتا تھا اُن باتوں کے سبب مومنوں کو آخرت میں ہمیشہ کی دولت ہمیشہ کی خوشحالیاں
اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ہاتھ آوینگی اور اُن برے کاموں کے بری باتوں کے سبب کافر مشرک
بے ایمان ہمیشہ کے غم میں پڑینگے حسرت کرینگے اور سبب اُن کافروں کی خواری کا عذاب کا یہہ
ہے * اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ * تحقیق وہ کافر دنیا میں گمان کرتا تھا جو مرنے کے پیچھے ہرگز پھرنے کا
نہیں کسی ٹھکانے میں بازگشت ہرگز نہیں ہووینگی خدائے تعالی کی طرف رجوع نکریگا اور وہ کافر بے
ایمان کو یقین تھا جو ایک بار مرکر دوسری بار پھر کوئی جئیگا نہیں قیامت کا حساب نہ دوزخ کا بہشت
کا منکر تھا آخرت کو سچ نجانتا تھا اپنے دل میں کہتا تھا میں ہرگز مرکر پھر نہیں جیونگا دنیا میں جو کچھ
دنیا کا برتنے لے سکوں سو لے لیوں حرام حلال کیا بات ہے ایمان کی بات ہے پھر کون پوچھنے والا

ہی دل کے ہوس پر اپنے بجاوینگے تو کب جاوینگے اُن گمانوں میں ایسے گمانوں میں رہتا تھا اِس
سبب اچھے کام کچھ نکرتا تھا سارے عمر بڑے ہی کاموں میں رہا * بلیٰ ان ربہ کان بہ بصیرا * ہاں رجوع
کرنا سچ ہی مرنے کے پیچھے جیا ہوونیکا تحقیق پیدا کرنے والا اُس کا پالنے والا اُس کا اُس کافر مشرک
کے کاموں کا دیکھنے والا ہی وہ کافر برا کام کرتا تھا حرام کار بار میں ڈوبا ہوا تھا دل میں کہتا تھا
ہمارے اُن کاموں کو کون دیکھتا ہی اور جو کوئی بے ایمانی کی راہ سے ایسی بات کہے یا دل میں اپنے
ایسی بات کا گمان رکھے قیامت میں پھر کر دوسری بار جینے کو حساب کتاب کو نمانے اور اودر
برے کام چھپ کے کرتا ہے اور دل میں جانے جو اُن کاموں کو میرے کوئی نہیں دیکھتا نہیں جانتا
ایسے گمان کو اللہ تعالیٰ اپنے اُس کلام سے دور کرتا ہی فرماتا ہی قیامت ہوویگی حساب کتاب
بھلے برے کا ذرہ ذرہ کر کر ہوویگا جو کوئی جیسا کام کرتا ہی تیسا بدلا اُسکا پیدا کرنے والا روزی
دینے والا اُس سب کاموں کو ذرہ ذرہ کر دیکھتا ہی کسیکی کوئی بات اُس پاک خاوند کے آگے چھپی نہیں
اُسی سبب * ربہ * فرمایا رب پالنے والے کو روزی دینے والے کو کہتے ہیں جو جانتا نہیں روزی کس طرح سے
دینا ہی کس طرح سے روزی پہنچاوے سب … میں وہ پاک پروردگار اٹھارہ ہزار عالم کی روزی
پہنچاتا ہی مچھر چیونٹی … کسی اوپر روزی … رکھا کس … کے حال سے وہ خاوند بے خبر
نہیں سب کچھ دیکھتا ہی سب کچھ جانتا ہی پھر اُس بات کے اوپر قسم کھاتا ہی پروردگار تعالیٰ
جو ایک طرح کی بات کا جاننا کیا ہی تمہاری آگاہ پچھلی سب طرح کی حقیقتیں دیکھتا ہی جانتا ہی
* فلا اقسم بالشفق * پھر بدگمانیاں کافروں کی اچھی نہیں قیامت کے منکر ہیں اپنے حال سے اپنے
کاموں سے پروردگار کو بے خبر بوجھتے ہیں قسم کھاتا ہوں میں سوگند کھاتا ہوں میں شفق کی شفق
کی قسم کھاتا ہوں سرخی جو آسمان کے کنارے اول شب کو ہوتی ہی شفق سرخی کا نام ہی جو صبح
شام کے سورج نکلتے ہوئے ڈوبتے ہوئے آسمان کے کنارے میں پیدا ہوتی ہی * واللیل وما وسق * اور
قسم ہی سوگند کھاتا ہوں میں رات کی اور جو کچھ رات نے اُس کو جمع کیا ہی رات … اور اُس
چیز کی جو جمع کرے اور ڈھانپ لیوے رات اور چیز کو اپنی تاریکی میں * والقمر اذا اتسق *
اور سوگند ہی چاند کی جس وقت جمع ہوئے نور اُس کے اور تمام ہوا کامل ہوا چودھویں رات کا چاند *
لترکبن طبقا عن طبق * البتہ البتہ سوار ہووینگے چڑھوگے تم ایک حال کئیں ایک حال سے
موت کا ہول منکر نکیر کا سوال پھر حشر کا حساب گذرنا صراط کا پھر دوزخ بہشت کا ان آیتوں میں

اللہ تعالی نے آدمیون کے احوال کی گردش پر قسم کھائی شفق اور رات کی اور چاند کی اِس سوگند
کی اِس قسم کی حکمتین اللہ تعالی کو معلوم ہین یا اُسکے رسول کو معلوم ہونگے جتنا علم اللہ تعالی
نے بخشاہی اپنے رسول کو اور رسول کے طفیل سے اُمت کے لوگون کے اوپر ہر ایک کے حوصلے
کے موافق وہ خاوند بھید حکمتین اپنے کلام کے سمجھا بتلایا ہی ایک بھید یہ ہی شفق کی قسم کھائی شفق
اُس سُرخی کا نام ہی جو شام کو سورج کے ڈوبنے کے پیچھے مغرب کی طرف آسمان مین ظاہر ہوتی ہی
ایک گھڑی کم و زیادہ رہتی ہی پھر چلی جاتی ہی اُس مین اشارت ہی جو آدمی اپنے احوال کو
دیکھے تو دیکھا ہی پاوے جو کوئی حال اُسکا قایم نہین خوشی نا خوشی صحت بیماری تونگری فقیری
دوستی دشمنی اچھا بُرا احال جو کوئی قایم نہین دُنیا مین کسی حال کو ایک دم کے قرار نہین پاوے ایک
حال ایک وقت نظر آتا ہی جاتا ہی اُسی حال مین مشغول ہو نگا پھر دیکھتا ہی جو وہ حال جاتا رہا آدمی
کو چاہیے جو اپنے کسی حال کے اوپر بھروسا نکر رہیے بیہ تکیے پر نہ بھولا رہے جو یہہ ہمیشہ رہیگا جو کچھ اچھا کام
اپنی آخرت کا کام کرنا ہووے سو کرلیوے فرصت کے وقت کو غنیمت جانے جب وقت جاتا رہیگا
افسوس کرتا رہیگا پھر کچھ ہاتھ نہ آویگا اور اللہ تعالی نے رات کے پھیر کی قسم کھائی
جو رات اپنے اندھیاری مین تاریکی مین اُبھر آتی ہی ڈھانپ لیتی ہی مشرق و مغرب یک لخت
خالق عالم کی اُس کے اندھیارے مین گھر جاتی ہی کاروبار دُنیا کے چھوٹ جاتے ہین سب کوئی سور ہتے
ہین اِس سوگند مین کافرون مشرکون کی حقیقت پر اشارت ہی جو اُنکی روحین اور اُنکے جانین اُنکے دل
اُنکی عقلین ایسے اندھیارے مین ہین جیسے آدمی رات کے اندھیارے مین ہو جاتے ہین آخرت کے کام اچھے
عمل اُن سے اِس طرح نہین ہوتا ہی جس طرح رات کے سونے والون سے دنیا کے کاروبار چھوٹ
جاتے ہین دلون کے اندھے ہین جہل کی اور گمراہی کی تاریکی نے اُنکے دلون کو گھیر رکھا ہی کفر نے ایمان
کے اندھیارے نے اندھا کر رکھا ہی عقلین اُنکی آخرت کے کام سے بے خبر ہین جو لوگ ہین دنیا مین
اندھے رہے اندھیارے مین رہے آخرت مین بھی اندھے ہی اُٹھینگے دوزخ کے اندھیارے مین چلے
جاوینگے اور چاند کی سوگند کھائی جس وقت نور اُسکا پورا ہوتا ہی کامل ہوتا ہی اُس مین مومنون
کی حقیقت پر اشارت ہی جس وقت آدمی کے دل مین ایمان اور مسلمانی کا نور آتا ہی اللہ و رسول
کی خبرون کو سچ جانتا ہی یقین کرتا ہی حکم احکام کو قبول کرتا ہی دل اُسکا اِس نور سے روشن ہوتا ہی
اول اول روشن ہوتا ہی جیسا پہلی رات کا چاند جیون جیون یہہ کام سیکھتا جاتا ہی یقین کا نور

ہی اور سب طرح کی خوبیون کی تعریف کرنی اُسی خاوند کو لازم ہی اُس خاوند کے فضل اور رحمت
کی مہربانی کی امید رکھا چاہیئے * الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ * وہ خاوند جو اُسی کا ہی پاک
آسمان زمین کا پادشاہی آسمان زمین کی اور کسی کی نہین اُسی پروردگار کی ہی * وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ * اور اللہ تعالی ہر چیز کے اوپر گواہ ہی شاہد ہی ہر حقیقت کو جانتا ہی جو کوئی جو کام کرتا ہی
ذرہ ذرہ خبردار ہی واقف ہی جو کوئی جیسا کام کریگا ویسا ہی بدلا پاویگا جیسے اُن کافرون نے مومنونکو
عذاب کیا جلایا آگ مین اور اللہ تعالی اُس حقیقت پر گواہ تھا دانا تھا مومنون کو کچھ پرواہ نہوئی
آگ کی راہ سے بہشت مین پہنچے اور کافر دنیا مین بھی آگ مین جلے اور اُسی آگ کی راہ سے
دوزخ مین چلے گئے بڑے سخت عذاب مین پڑے اصحاب الاخدود کا قصہ تاریخ کی کتابون مین تفسیرون
مین اس طرح سے ہی ایک بادشاہ تھا یہود کی قوم مین ذونواس اُسکا نام تھا ظالم تھا بت پرست
تھا جس وقت حضرت عیسی پیغمبر کو اللہ تعالی نے خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا تھا اُس
وقت یہودون کا مذہب تھا وے یہود حضرت موسی علیہ السلام کی امت مین تھے راہ راست دین کی
بھول گئے تھے پتھر جادو کی طرف لگے تھے بت پرستی کرتے تھے بدعتین کرتے تھے دین کی راہ چھوڑ
دی تھی جیسے اب اس زمانے مین بہت لوگ مسلمان کہلاتے ہین اپنے تئین حضرت محمد علیہ
السلام کی امت جانتے ہین دین کے کام چھوڑ دئیے ہین قبرون کو سجدے کرتے ہین کافرونکی
رسمین نکالے ہین ہولی دوالی دسہرا کرتے ہین سیتلا پوجتے ہین اور بہت باتین ہین جو
مرد عورت سب کرتے ہین یہہ نادانی کا سبب ہی دین کے علم سے جاہل ہین ناواقف
ہین اِسی طرح اُس وقت کے لوگ یہود حضرت موسی کی امت جاہل ہو گئے تھے پھر
جب حضرت عیسی پیغمبر کو اللہ تعالی نے پیغمبری دے کر بھیجا اُنھون نے خلق کی دعوت کی
ہدایت کی طرف بلایا معجزے دکھائے بہت لوگ ایمان لائے ہدایت پائی بہت لوگ کافر رہے
نہ مانے دشمنی کرتے رہے پھر بہت دن دنیا مین حضرت عیسی علیہ السلام کا دین قایم ہوا جاگہہ
جاگہہ سے مشہور ہوا یہودون نے دشمنی مین کمر باندھی حضرت عیسی کے مارنے کی فکر مین ہوئے
ایک دن حضرت عیسی ع کو اکیلا ایک جاگہہ مین بہت لوگون نے گھیر لیا قید کیا ایک آدمی کو اپنے
سردارون مین سے اندر حضرت عیسی کے پکڑنے کے واسطے بھیجا اُس وقت اللہ تعالی کے حکم سے
حضرت عیسی کو فرشتے کھینچ کر آسمان مین بلا لیا دوسرے آسمان مین اُن کے رہنے کا مقام مقرر ہوا

اور وہ آدمی جو حضرت عیسی کے پکڑنے کے واسطے اُس گھر میں گیا تھا اللہ تعالی نے اُس کو حضرت
عیسی کی صورت کر دیا وہ اندر بیت خانہ کے ڈھونڈھ کر کچھ نہ پایا کسی کو نہ دیکھا باہر نکلا اور اپنے یاروں سے
کہنے لگا اندر میں نے بہت ڈھونڈھا عیسی کو نہ پایا اندر کوئی نہیں سب لوگوں نے دیکھ کر کہا یہی آپ
عیسی ہی ہمکو دھوکھا اور دغا بتاتی ہے سبھوں نے اُسی کو پکڑ کے سولی کے اوپر چڑھا دیا وہ بہت کہتا رہا
میں تمہارا رفیق ہوں ابھی عیسی کے ڈھونڈھنے کے واسطے گیا تھا کہیں نا پایا نہ پایا اُس کو مار ڈالا آخر کو
اُس یار کو بہت ڈھونڈھا نہ پایا اب جانا افسوس کرتا رہا پھر اُس قصے کے پیچھے حضرت عیسی کا
دین بہت دنیا میں پھیلایا اُن کے خلیفے قایم مقام ہوئے خلق کو ہدایت کرنے لگے اور یہود بھی بہت
تھے اپنے اپنے ملکوں میں تھے کافر تھے حضرت عیسی کی اُمت کے لوگوں سے جو نصارے ہیں سے دشمنی
کرتے رہے اُن دنوں میں یمن کے ملک میں وہ بادشاہ جس کا ذونواس نام تھا بادشاہی کرتا تھا ظالم
تھا اُس کا ایک وزیر تھا کاہن تھا ساحر جادوگر تھا جادو کے بہت بہت طرح کے عملی جانتا تھا اُس
بادشاہ کے ملک کا کاروبار اُسی کے ہاتھ میں تھا بادشاہ بغیر اُس کے حکم کچھ کر نہ سکتا تھا سب لوگ
اُسی کے تابع تھے اُس کا حکم تمام ملک میں اُس کے جاری تھا جب وہ بوڑھا ہوا ایک دن بادشاہ سے
کہا میں بوڑھا ہوا ہوں ضعیفی سستی میرے جسم میں قوتوں میں بہت آئی ہے دیکھنے میں سننے
میں تفاوت ہوا ہے صلاح مصلحت یہ ہے جو اپنے لوگوں میں سے ایک کوئی آدمی تجویز کر کے میرے
حوالے کرو جوان ہووے اصیل ہووے عقل فہم خوب رکھتا ہووے میں اُسکو تربیت کروں اپنا سب
علم اُسکو سکھاؤں میرے پیچھے وہ میرا خلیفہ ہووے ملک کا کاروبار کرتا رہے سب کام اُس کے
ہاتھ سے بندوبست ہا بادشاہ کو یہ بات اُسکی پسند آئی جس طرح سے اُسکا دل چاہتا تھا
ایک لڑکا جوان تلاش کر کر عقلمند تیز فہم اُس کے حوالے کیا وہ ساحر خوش ہوا اُسکی تربیت میں
مشغول ہوا اپنا علم اُسکو سکھانے لگا وہ جوان ہر دن سبق لینے کے واسطے سیکھنے کے واسطے اپنے
گھر سے اُسکے گھر جاتا اُس کا علم سیکھتا ایک دن اُس کے گھر کو جاتا تھا راہ میں ایک راہب کا
گھر نظر آیا ایک فقیر بزرگ حضرت عیسی عم کے دین کا عالم تھا مومن تھا اللہ تعالی کی بندگی
میں مشغول تھا اُس کی جاگہ دیکھی لوگوں سے اُسکی حقیقت پوچھی معلوم کیا اُسکے ملنے کو اُس
جوان کا دل چاہا اُس بزرگ کی خدمت میں گیا ملاقات کی باتیں کیں اُسکی دینداری کی باتیں اُسکو بہت
خوش آئیں ہر روز چھپ چھپ کر اُس کے گھر بھی جانے لگا دین داری کا اعتقاد اُس کے دل میں آ گیا

ایمان لاویں کو قبول کیا بندگی پسند آئی اُسی رسم کی طریق اختیار کی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے
لگا ساحر کے گھر بھی جاتا اُس نے سحر کی باتیں سنکر دل سے ڈال دینا ری جاتا اُس بزرگ کے
پاس چھپ کر ہمیشہ جاتا سیکھی راہ دین کی سیکھنے پڑھنا دین کا کام کرتا رہتا کتنے دنوں میں اُن بزرگ
نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا اُسکو سکھایا اُس نے محنت کی قبول ہوا کامل ہو گیا ایسا ہو گیا جو دعا کرے
سو قبول ہو جاوے جو کچھ زبان سے کہے سو ہو جاوے اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم اعظم کی برکت سے
اور اُس کے صدق اور اخلاص کی برکت سے یہہ کرامت اُس کو بخشی ایک دن بزرگ کے گھر
سے اپنے گھر چلا جاتا تھا ایک راہ دیکھی تو بہت لوگ اُس میں جمع ہو رہے ہیں آگے راہ میں
کوئی قدم نہیں رکھ سکتا لوگوں سے پوچھا کہ سبب ہی جو تم کھڑے ہو رہے ہو راہ سے بند ہو رہے
ہو لوگوں نے کہا ایک اژدہا راہ میں آیا ہی راہ کو گھیر رکھا ہی کسی کو قدرت نہیں جو آگے جا سکے
سب حیران ہو رہے ہیں وہ جوان اُس حقیقت کو دیکھ کر بے وسواس آگے گیا اسم اعظم پڑھ کر
اُسکی طرف دم کیا اُسکی پیٹھ کے اوپر ہاتھ پھیرا اور اُس اژدہا سے کہا راہ کو چھوڑ دے اپنی
جاگہہ کی طرف پھر جا اپنے گھر کو چلا جا وہ اژدہا سر نیچے ڈال کر چلا گیا سب آدمیوں نے یہہ حقیقت
دیکھی تعجب کیا تمام شہر میں یہہ خبر مشہور ہوئی اسی طرح سے اکثر بار راہ میں شیر آکر رہتا تھا راہ
کو بند کیا تھا خلق اُس راہ میں آنے جانے سے بند ہو رہے تھے وہ جوان جا کر شیر کے پاس کھڑا ہوا
اور اُسکے کان میں کچھ بات کہی شیر بھی آپ راہ سے اُٹھ گیا اُس جوان کی بزرگی بھلائی کا بڑا
مشہور ہوا اُسکی طرف خلق کی بڑی رجوعات ہوئی حاجتمند غرضمند ہر طرف سے اُس کے پاس
آنے لگے اُسکی دعا سے سب کی حاجتیں بر آتی تھیں بیمار صحت پاتے تھے ایک روز بادشاہ کا ایک
بڑا امیر تھا اندھا ہو گیا تھا آنکھیں اُسکی جاتی رہیں تھیں اُس جوان کے پاس آیا اپنا حال کہا دعا
کروانے چاہا جوان نے اُس سے کہا کیا ہو کر جو تو میری بات سنے میرا تابع ہووے میں جو کچھ کہوں
سو کرے اور بھید کو چھپاوے کسی سے نہ کہے تو میں دعا کروں تیری آنکھیں چنگی ہو جاویں روشن
ہو جاویں اُس امیر نے قبول کیا سب باتیں قبول کیں جوان نے ایمان لانے کو کہا کلمہ پڑھایا دین
کی راہ بتائی پھر دعا کی اُسکی آنکھیں چنگی ہو گئیں روشن ہو گئیں پھر وہ امیر خوش ہو کر چنگا
ہو کر بادشاہ کے پاس گیا سلام کیا بادشاہ نے دیکھ کر تعجب کیا کہا تو اندھا ہو گیا تھا آنکھیں تیری کس
طرح سے اچھی ہو گئیں کیا سبب ہوا اُس امیر کے مونہہ سے بے اختیار نکلا خدا تعالیٰ نے مجھکو صحت

بخشی نیم مری آنکھیں چنگی کر دیں تو تو اس نے کہا تیرا خدا کون ہی امیر نے جواب میں کہا * اللہ
الذی لا الہ الا ہو * یعنی خدا وہی ہی جو نہیں کوئی معبود برحق سوا اُسکے بادشاہ نے ایک حیلے سے
پوچھا یہہ بات کس کے پاس سیکھی ہی کس نے تمکو یہہ راہ بتائی ہی مجھسے کہہ میں بھی یہہ بات اُس سے
سیکھوں اُسکا تابع ہو جاؤں امیر بہت خوش ہوا جانا جو سچ کہتا ہی بادشاہ بھی دین میں آوے تو خوب ہووے
قصہ جوان کا تمام بیان کیا سب حقیقت بادشاہ سے کہی بادشاہ سنکر بہت ناخوش ہوا غصے میں آیا اُس جوان
کو بلا بھیجا باتیں پوچھیں اُن نے بے دھڑک جو سچ بات تھی سو کہی میں نے اللہ تعالی کو جانا اللہ تعالی
کے رسول کو پہچانا یقین کیا ایمان لایا کافری سحر جادو سے بیزار ہوا بت پرستی چھوڑی اور سب
برے کاموں سے توبہ کی اللہ تعالی کا بندہ ہوں بندگی میں حاضر ہوں اُس کے فضل کا امیدوار ہوں
یہی سچی راہ ہی تو بھی دین حق میں آ ایمان لاؤ دوزخ سے چھوٹیگا بہشت میں داخل ہوویگا دین
دنیا میں آبرو پاویگا بادشاہ نے یہہ باتیں سنکر غصے ہوا اور اُس سے کہا تو اُس راہ کو چھوڑ دے
بت پرستی میں رہ جوان نے کہا تو احمق ہوا ہی میں سچی راہ چھوڑ کر جھوٹھی راہ میں کیونکر
کس طرح پھر جاؤں تو اپنے دین کو جھوٹھی راہ کو چھوڑ دے پھر اُس میں بہت رد و بدل ہوئے بادشاہ
نے بہت طرح چاہا لالچ دیکر غصہ کر کر مارنے کا ڈر دکھا کر جو کسطرح پھرے اُسکا کہا قبول کرے وہ
جوان بر تر دین میں مضبوط تھا محکم تھا نہ پھرا اللہ تعالی کے فضل سے قایم رہا ثابت رہا بادشاہ نے
جب دیکھا یہہ کسی طرح پھرتا نہیں ناامید ہوا تب غصے سے اپنے چاکروں کو حکم کیا جو اُس کے
ہاتھ پاؤں باندھ کر دریا میں لیجا کر غرق کر دو ڈبا دو اُن پیادوں نے اُس کو باندھ کر دریا کے اوپر
لے گئے چاہتے تھے ڈبا دیویں اُس نے دعا کی ایک بلا آئی اُن سب ڈبانے والوں کو ڈبا دیا اُس کے
ہاتھ پاؤں کھل گئے سلامت پھر آیا بادشاہ کو خبر پہنچی پھر پکڑ منگایا حکم کیا آگ جلاویں اُس
میں جلا دیویں چاہتے تھے جو آگ میں اُسکو ڈال دیویں جلانے والے اُس آگ میں جل گئے اُسکو
کچھ ضرر نہ پہنچا پھر حکم کیا پکڑ کر سولی کے اوپر چڑھا دیا تیر باران کرنے لگے ایک تیر بھی کہیں کا اُسکو
نہ لگا سلامت رہا سب کوئی شرمندے ہو رہے جوان نے بادشاہ سے کہا اے نادان تو اب بھی قدرتیں
اللہ تعالی کی دیکھیں اب بھی ایمان نہیں لاتا کافر رہتا ہی بادشاہ نے غصے سے کہا مجھکو اور کچھ نہیں
درکار تھی تیرا قتل کرنا درکار ہی تجھکو ماروں تو خوش ہوں جوان نے کہا جو تجھکو یہی بات چاہئے میرا
مارنا ہی درکار ہی تیر کمان میں رکھ میرے خدا کا نام لے اور چھوڑ تیرا مقصود حاصل ہوویگا بادشاہ نے

اسی طرح کیا اللہ تعالی کا نام لیکر تیر مارا اور کہا اُس جوان کے خدا کا نام لیکر تیر مارتا ہوں وہ تیر
اُسکو کاری لگی شہادت کا درجہ پایا شہید ہوا اُس وقت جتنی خلق یہہ تماشا دیکھتی تھی سب لوگ
یہہ حال دیکھکر ایک بارگی بے اختیار کہنے لگے * آمنا برب ہذا الغلام * یعنی ایمان لائے ہم اُس
جوان کے پروردگار کے اوپر خدا تعالی کے اوپر یقین کیا ہم نے بندگی کرنی اُسی پاک پروردگار کو لایق ہے
بتوں کی بندگی اور سب چیز کی بندگی سوائے اللہ تعالی کے جھوٹھی ہے اُس بدبخت بادشاہ نے یہہ حقیقت
دیکھکر غصہ کر کر کہا اُس زمین میں گڑھے کھودیں بہت گڑھے کھدوائے اُن گڑھوں میں لکڑیاں ڈالیں
آگ جلائی اور اپنے لوگوں کو بلا کر کہا جو کوئی اُس خدا پر ایمان لایا ہے ایک ایک سے پوچھتے جاؤ
کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک بت لاکر درمیان میں رکھا اور آپ تخت کے اوپر بیٹھا اور سب
سردار اُسکے ملک کے جو تھے اوپر بیٹھے کہا جو کوئی سجدہ کرے خدا کے ایمان سے پھرے اُسکو کچھ مت کہو چھوڑ دو اور
جو کوئی بت کو سجدہ نہ کرے خدا پر ایمان رکھے اُسکو آگ میں جلاتے جاؤ جن لوگوں کو خدا تعالی نے ایمان
نصیب کیا تھا دل میں یقین پورا تھا اپنے ایمان میں قایم رہے آگ میں جانا قبول کیا ہزاروں آدمی
مومن آگ میں پڑتے تھے کافر مومنوں کو جلاتے تھے اور وہ بادشاہ اور سردار تخت پر کرسیوں پہ بیٹھے تماشا
دیکھتے تھے خوش ہوتے تھے ہنستے تھے مومن جلتے جاتے تھے پھر ایک بی بی تھی وہ بھی ایمان لائی تھی اُسکو
پکڑ لائے اُسکی گود میں اُسکا لڑکا ایک برس کا تھا اُسکو کہا تو بت کو سجدہ کر خدا پر ایمان نہ لا اُس نے کہا یہہ
بات مجھ سے ہرگز نہ ہو سکے گی خدا کے غیر کو میں سجدہ نہیں کرنے کی اُن بدبختوں نے اُسکے بیٹے کو اُسکے
گود سے جدا کر کر آگ میں ڈال دیا لڑکا جلنے لگا اُس وقت اُسکی ماں کو درد آیا اُس کے دل میں آیا
جو کچھ کفر کی بات کرے وہ لڑکا آگ کے درمیان سے پکارا اور کہا اماں خبردار کافر مت ہوجیو
یہاں آگ نہیں یہہ تمام بہشت ہی باغ ہی بہار ہی گلزار ہی نہریں جاری ہیں ایمان میں محکم رہ
اِس آگ میں چلی آ تب اُن بی بی نے سنکر ایمان کو دل میں محکم کیا اُس آگ میں چلی گئی پھر جو
مومن تھا اُسکا ایمان حق تعالی کے حکم سے زیادہ ہوگیا کوئی اُس کافر کے حکم میں نہ گیا اور وے کافر اُسی
تماشے سے اندھے تھے مومنوں کو آگ میں ڈالتے جاتے تھے ستر ہزار آدمی کو آگ میں جلایا اللہ تعالی
کے حکم سے بہشت میں پہنچے پھر اللہ تعالی کا غضب اُن کافروں کی طرف آیا آگ کو حکم ہوا بھڑکے
سب گڑھوں کی آگ چالیس گز بلند ہوئی اُس بادشاہ کو اور اُن سب کافروں کو گھیر لیا جلا دیا
دیا گھروں کو محلوں کو شہر کو آگ لگ گئی کوئی کافر نہ بچے سب کو جلا دیکر راکھ کر دیا اور مومنوں کا

ہر طرح بھلا ہوا اول و آخر کی دولت نعمت. خوبی خوبی پائی اور کافروں کا ہر طرح برا ہوا اول بھی
دنیا میں جلے گھر بار سے گئے عذاب پائے اور آخر کو بھی بڑے عذاب میں پڑے یعنی آگ میں دوزخ کی جاویںگے
ہمیشہ جلتے ہی رہینگے یہہ بات اللہ تعالی فرماتا ہی * اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ * تحقیق
وے لوگ جنھوں نے عذاب کیا آگ میں ڈالا مومن مردوں کو مومن بیبیوں کو * ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا
پھر انہوں نے توبہ نکی کفر سے گناہ سے نہ پھرے دین کو قبول نہ کیا ایمان نہ لائے * فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ * پھر خاص اُن کے واسطے ہی عذاب دوزخ کا اور خاص اُن لوگوں کے
واسطے ہی عذاب جلانے والا یعنی جلنی آگ کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دنیا میں جیسے انکافروں
کو آگ نے جلا دیا گھروں سے نکل کر حکم سے خدائے تعالی کے بلند ہوئی سب کو گھیر لیا جلا کر
راکھ کر دیا پھر مومنوں کی صفت اللہ تعالی بیان فرماتا ہی * اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تحقیق وے لوگ جو ایمان لائے اور بھلے لائق کام کئے ایمان میں محکم رہے کافروں کے عذاب میں آگ
میں جلانے سے خوف انکو یاد رہے نہیں اپنے تن بدن کو خدا کے واسطے فدا کیا آگ میں جلا ملن کرتے ہوئے
اللہ تعالی کے فضل کے امیدوار رہے اور جو مومن اپنے ایمان اپر قدر رکھتے ہیں ایمان میں محکم
ہیں چلتے ہیں وہی کام کرتے ہیں جو اللہ تعالی کے رسول نے فرمائے ہیں اخلاص سے محبت سے * لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ * خاص انھی لوگوں کے واسطے مقرر ہیں بہشت میں باغ ہزار
ایسے باغ جنکے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں ہر طرح کی خوبیاں اُس باغوں میں اُن نہروں
میں ہیں * ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ * یہہ دولت یہہ نعمتیں جو مومنوں کے واسطے بہشت میں مقرر یہہ
مومنین ہیں بہت بڑی رستگاری ہی ہر طرح کی قید سے چھوٹتے ہی اس آیت میں اللہ تعالی
مومنوں کی بہت بڑی دولت کی خبر دیتا ہی فرماتا ہی مومنوں کو ہمیشہ کے عذاب سے نجات ہی
ہمیشہ بہشت میں ہر طرح کی خوشیوں میں رہنے والے ہیں کسی بات میں بند نہیں ہوئے کہ ہر طرح کی
قید سے بہشت میں چھوٹ جاویںگے دنیا میں آدمی کیسا ہی دولت میں بادشاہی نعمت میں ہووے
ہزاروں قیدوں میں بند ہی بہت آرزوئیں کرتا ہی نہیں حاصل ہوتیاں مومن بہشت میں جو کچھ آرزو
کریگا چاہیگا اُسی وقت حاصل ہو جاویگا مومنوں کے محل لعل یاقوت کی حویلیاں سبز زمرد کے
باغ جیسے ہر ایک کے دل میں خاطر میں گذرینگے اور جو جو کچھ دل چاہیگا اسی وقت اللہ تعالی کے حکم سے
پیدا ہوویگا کسی آرزو میں بند نہ رہینگے یہی ہیں فوز کبیر کے اللہ تعالی مومنوں کو ایسی نعمتیں بخشے.

اجابت کرے اپنے بندون کے طفیل سے آمین آمین آمین * اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ * تحقیق پکڑنا
تیرے پروردگار کا یا محمد سخت ہی جسکو کفر کے عذاب مین پکڑتا ہی پھر اُسکو ہرگز نجات نہین
کبھی عذاب سے چھوٹنے کا نہین * اِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ * تحقیق وہ خدا پیدا کرتا ہی ظاہر کرتا ہی
پھر آخر آخرت کے دن سبکو مرنے کے پیچھے زندہ کریگا جلا دیگا اور آخر کی خلق سب حکم مین جمع اُٹھیگی
اور بھی پروردگار عذاب کرتا ہی کافرون کو دنیا مین پھر عذاب کریگا ہمیشے کا آخرت مین دوزخ بیچ
* وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ * اور وہی پاک پروردگار مغفرت کرنے والا ہی مومنون کا ایمان
دارون کا اور مہربان ہی اپنے دوستون کے اوپر اور گناہ بخشنے والا ہی عاصیون توبہ کرنے والون
کا دوست ہی مومنون کا اپنے خاص بندون کا یہہ مہربانی ہی فضل ہی اور وہ عذاب کافرون کے اوپر
عدل ہی * ذُو الْعَرْشِ * صاحب ہی عرش کا مالک ہی بادشاہ ہی مالک دنیا مین اِس عالم مین
عرش سے کوئی چیز بڑی نہین ساتون آسمان اور زمین اور دریا و پہاڑ و کرسی عرش کے بیچ مین ایسے
ہین جیسے ایک چھلا انگوٹھے کا بڑے لمبے چوڑے جنگل میدان مین پڑا ہووے * الْمَجِيدُ * بزرگ
ہی بزرگوار ہی اپنی ذات مین اپنی صفات مین نہ اُس پاک پروردگار کی ذات سی کوئی ذات
ہی نہ اُسکی صفات کے برابر کوئی صفات ہی سب عاجز ہین بندے ہین وہ قادر ہی خاوند ہی * فَعَّالٌ
لِمَا يُرِيدُ * کرنے والا ہی ہر کام کا جو کچھ چاہے جس کسیکو جو کچھ چاہے سو بخشے جو کچھ چاہے سو منع کرے
کسیکو قدرت نہین جو دم مارے کہے کیا کیا کیا یہہ کیا خاوند ہی مختار ہی جو چاہے سو کرے چھوٹون کو بڑا کر دیا
بڑون کو چھوٹا کر دیا عاجزون کو غالب کر دیا بڑے بڑے بادشاہون کو سرکشون کو مردودون کو
خاک مین ملا دیا ہلاک کر دیا * هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ * تحقیق آئی ہی تیرے
اوپر یا محمد بات لشکرون کی قصے فوجون کے فرعون کی لشکر لاکھون آدمی ثمود کی قوم بڑے قوت والے
جنھون نے بے فرمانی کی اُنکے اوپر غضب آیا سب کو ہلاک کیا مار ڈالا کسی قوم کو پانی مین دریا مین
ڈبا دیا کسی قوم کے اوپر باد کو حکم ہوا جو اُنکو پہاڑون سے پتھرون سے باد دے دے مار ڈالا جو کوئی
بے فرمانی مین ہی چاہئے اپنے دل مین سمجھے بوجھے تب پھرے بے فرمانی سے توبہ کرے بندگی کرے عاجزی
کے طریق اختیار کرے عاجز آجاوے یہہ کافر لوگ دین اِس نصیحت کو نہین سنتے نہین سمجھتے * بَلِ الَّذِينَ
كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ * بلکہ وے لوگ جو کافر ہین مغرور ہین اُن قصون کے جھٹلانے مین پڑے ہین خدا کے
کلام کو قرآن کو نہین مانتے جھوٹھ جانتے ہین * وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ * اور خدا ے تعالی عالم

ہی وہ لیتا ہی اُن کافروں کے احوال کا اُنکا ظاہر باطن اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں خدا ے تعالیٰ کی قدرت نے
اِن کافروں کے گرد اگرد گھیر رکھا ہی قدرت کے احاطے سے باہر نہیں نکل سکتے جس وقت اللہ
تعالیٰ چاہیگا اُسی وقت اُنکے اوپر عذاب آجاویگا ہلاک ہو جاوینگے خدا کے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے*
قرآن کے مضمون کو نہیں سمجھتے نہیں بوجھتے قرآن کو کہتے ہیں شعر ہی محمد کی بات ہی یہ کافر جھوٹے
ہیں بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ* بلکہ یہ کتاب قرآن ہی بزرگ ہی بڑا ہی لوح محفوظ
میں لکھا ہوا ہی اُس قرآن کی بزرگی اور بڑائی کی حد نہیں ہر ایک دو ان طرح طرح کے بھید حکمتیں فائدے
دین دنیا کی خوبی زمانہ کے اس کتاب میں ہیں تمام عالم کے آدمی جن پری جمع ہوکر جو چاہیں قرآن کی
ایک سورہ کے برابر کا بنا کر ہرگز نہ کہہ سکیں اُس میں کسی کو تغیر تبدیل کرنیکی قدرت نہیں
کوئی چاہے ایک آیت ایک حرف ایک نقطے کا تفاوت اپنی طرف سے کرے کم کرے زیادہ کرے
وہ تفاوت ہرگز نہ ہو جاتا ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہی اللہ تعالیٰ کے حفظ حمایت میں نگہبانی میں
ہی قرآن کی بزرگی بڑائی کے سبب شیطان اُس سے اُسکے پڑھنے والوں سے اُسپر عمل کرنے والوں
سے دور بھاگتا رہتا ہی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی لوح محفوظ جس میں
میں قرآن لکھا ہوا ہی اور جو کچھ ہوا ہی اور ہوویگا عالم کے درمیان قیامت تک سب کچھ اُس میں لکھا
ہوا ہی ایک موتی کے دانے کا سفید تختہ ہی طول اُس کا لنباو اُسکا آسمان سے زمین تک کا ہی اور
عرض اُسکا چوڑاو اُس کا مشرق سے مغرب تک کا ہی کنارے اُسکے سرخ یاقوت کے ہیں گرد
پیش اُس کا سب سرخ کے جواہر سے جڑاؤ ہی وہ لوح ساتویں آسمان کے اوپر ہی اُسکے لکھنے میں
کچھ تفاوت نہیں ہوتا تغیر تبدیل نہیں جو کچھ روز ازل میں اُس لوح میں لکھا ہی قدرت کا قلم اُسکے
اوپر جاری ہوا ہی قیامت تک اُسی طرح ہوتا چلا جاتا ہی ایک ذرہ تفاوت نہیں اُس کے سرے
پر یہ عبارت لکھی ہی* لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام محمد عبدہ ورسولہ فمن آمن
باللہ عز وجل وصدق بوعدہ واتبع رسولہ ادخلہ الجنۃ* یعنی نہیں کوئی معبود برحق سواے
اللہ تعالیٰ کے جو ایک ہی وہ پاک پروردگار سب طرح کی خوبیوں میں شریک اُسکا کسی چیز
میں کوئی نہیں دین اُس کا اسلام ہی مسلمانی ہی اور محمد بندہ ہی اُسکا اور رسول ہی اُسکا پھر جو کوئی
ایمان لایا اللہ تعالیٰ عز وجل کے اوپر حکم اُسکا قبول کیا اور خدا کے وعدوں کو سچ جانا اور خدا کے اُس پیغمبر
کی اور سب پیغمبروں کی پیروی کی خدا ے تعالیٰ اُس بندوں کو بہشت میں آرام کے گھر میں داخل

کریگا خدا ے تعالی اس عاجز فقیر بندہ بے محتاج امید دار کو اور سب مسلمانون کو اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین قایم رکھے اس دنیا سے ایما کے ساتھ لے جاوے آمین آمین آمین آمین

* سورۂ طارق مکی ہی آیتیں سترہ آیتیں ایک سو نو کلمے دو سو انتالیس حرف ہین * *

* بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ * وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ * قسم ہی آسمان کی اور قسم ہی سب ستارون کی جو رات کو ظاہر ہوتے ہین اور دن کو چھپ جاتے ہین خبر مین آیا ہی ایک رات حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے ساتھ ابو طالب کے ساتھ ایک جگہہ بیٹھے تھے ایک ستارہ روشن ہوا اور اُسکے شعاع اُس کی روشنی بہت ظاہر ہوئی ابو طالب ڈرا پوچھا یہہ کیا ہی حضرت نے فرمایا یہہ ستارہ ہی اللہ تعالی کی قدرت سے پیدا ہوا ہی اُسی وقت جبرئیل علیہ السلام آئے اُس سورت کو اللہ تعالی کی طرف سے لائے طرق رات کو آنے کو کہتے ہین طارق رات کے آنے والے ستارون کو اسی واسطے طارق کہا جو رات کو ظاہر ہوتے ہین * وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ * کس چیز نے پہچانا ہی تجھکو یا محمد کیا جانتا ہی تو کیا ہی طارق * اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ * ستارے ہین روشن رات کو چمکتے ہوئے اور وہ ستارہ ہی روشن بعضون نے لکھا ہی نجم الثاقب وے ستارے ہین جو آسمان سے چھوٹتے ہین ایک طرف سے اور طرف دوڑتے ہین خبر مین آیا ہی حضرت نبی صاحب پیدا ہونے سے پہلے جن شیطان آسمانون کے اوپر جاتے تھے فرشتے لوح محفوظ کے پاس جو کچھہ رات دن کنتے سنتے بھلے برے دنیا مین ہوا چاہتے ہین دیکھکر آپس مین ایک دوسرے سے کہتے اور یہہ جن شیطان اُنسے سنکر بات کو چرا لاتے کاہنون سے کہتے اور نجومیون مین بیٹھہ کر کہتے اور ایک سچی بات مین اور بہت باتین جھوٹھی اپنے طرف سے ملاتے لوگون کو گمراہ کرتے پر جب حضرت رسول عم دنیا مین پیدا ہوئے شیطان آسمان کے اوپر جانے سے بند ہوئے تب سے جو کوئی جن دیو اوپر کو جاتا ہی فرشتے آگ کے گرز اُن کے اوپر مارتے ہین نہین آنے دیتے جلا دیتے ہین اُن ستارون کا نام طارق ہی * اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ * نہین کوئی نفس کوئی تن مگر اُسکے اوپر نگہبان ہی جو بندہ ہی اُس کے اوپر اللہ تعالی کی طرف سے فرشتے نگہبان ہین بعضے فرشتے ہر ایک بندے کے عملون کے نگہبان ہین جو کچھہ کام کرتا ہی بھلا برا لکھہ لیتے ہین کچھہ چھوڑتے نہین قیامت مین سب کچھہ کیا کہا آدمی کا آدمی کے آگے لاوینگے دکھاوینگے ہر ایک بات کا کام کا جیسے کا ویسا بدلا پاویگا جو مسلمان اِس حقیقت کو سنے سمجھے چاہیے اپنے دل مین یقین کرے یہہ مقرر بات ہی

رات دن کے عمل دم بدم لکھے جاتے ہیں آخرت کو اور ہر ایک کا بدلا ان کا دیا جاوے گا چاہیئے سوائے اچھی خبر کی بات کے اور بات نہ کہے اور سوائے اچھے کام کے اور کام نہ کرے اور بعضے فرشتے ہیں جو ہر ایک بندے کی محافظت کرتے ہیں بیماریاں بلائیں اُس کے اوپر نہیں آنے دیتے ہیں بیماریاں بلائیں آدمی کے اوپر اسطرح جھپٹتی ہیں جسطرح مکھیاں شہد کے اوپر سے فرشتے اُن کو آدمی سے دور کرتے رہتے ہیں جیسے کوئی شہد سے مکھیوں کو اڑاتا ہی اور حدیث میں آیا ہی ہر ایک آدمی کے اوپر دو فرشتے نگہبان ہیں محافظت کے واسطے اور بعضے حدیثوں میں خبر ہی کہ پانچ فرشتے ہیں بعضے حدیثوں میں خبر ہی جو سات فرشتے ہیں اور ایک حدیث میں ہی جو ہر ایک مومن کے اوپر ایک سو ساٹھ فرشتے نگہبانی کے واسطے موکل ہیں جن بھوت دیو پری بلائیں بیماریاں دور دور کرتے رہتے ہیں اور جس بیماری کو جس بلا کو جس کے اوپر جانے کا حکم ہوتا ہی منع نہیں کر سکتے ٹال نہیں سکتے یہ سب حدیثیں سب خبریں صحیح ہیں کسی کے اوپر دو موکل ہیں کسی کے اوپر پانچ ہیں کسی کے اوپر سات ہیں بعضوں کے اوپر ایک سو ساٹھ ہیں ہر طرح کی نگہبانی کرتے ہیں ظاہر کی بھی محافظت کرتے ہیں باطن کی بھی محافظت کرتے ہیں خیال کے وہم کے عقل کے دل کے نگہبان ہیں بری صورتیں برے خطرے بری سمجھ بری خواہش شیطان کے واسطے دلوں میں نہیں آنے دیتے بری راہ کی طرف نہیں جانے دیتے جو کوئی مومن مسلمان اس بات کو اپنے دل میں سمجھے یقین کرے جو خاوند اپنے بندوں کے اوپر ایسا مہربان ہی اسطرح سے محافظت کرتا ہی نگہبانی کرواتا ہی اُس کی بندگی کے سوائے اور کوئی کام اچھا نہیں دنیا میں وہ کام کرنا رہے جس میں اُس خاوند کی رضامندی حاصل ہووے اول بھی اُسی پروردگار سے کام تھا آخر کو بھی اُسی سے کام ہی آخرت کا آنا برحق ہی جو لوگ آخرت کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو مشکل جانتے ہیں اُنکے سمجھانے کے واسطے فرماتا ہی پاک پروردگار * فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ * پھر چاہیئے نظر کرے آدمی کس چیز سے پیدا ہوئے ہیں وے لوگ جو قیامت ہونے کے اوپر پھر زندہ ہونے کے اوپر سب کے جمع ہونے کے اوپر تعجب رکھتے ہیں شک کرتے ہیں چاہیئے اپنی اصل پیدایش کو دیکھیں اول دنیا میں کس چیز سے کاہے سے پیدا ہوئے ہیں * خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ * پیدا کئے گئے ہیں ایک پانی سے جو اُچھل کر گرنے والا ہی رحم میں بچے دان میں * يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ * نکلتا ہی وہ پانی پیٹھ میں مرد کی اور سینے کے ہاڑوں کے درمیان سے عورت کی جب حضرت حق سبحانہ و تعالی

چاہتا ہی فرزند کسی بندے کا پیدا کرے نیند پیدا ہوے مرد کو جو چیز خواہش رہتی ہی ملنے کی شہوت
پیدا ہوتی ہی آپس میں جمع ہوتے ہیں پھر آخر کو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کے سینے سے پانی
جدا ہوتا ہی دونوں پانی بچے دانی میں جمع ہوتے ہیں ایک ہو کر چالیس دن تک نطفہ ہو کر پھر بستا
ہی پھر چالیس دن تک بندھا ہوا لہو رہتا ہی پھر چالیس دن تک گوشت ہوتا ہی تمام ہاتھ پاؤں
صورت تیار ہوتی ہی پھر حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجتا ہی پیٹ میں پیٹھ کر چار حکم آدمی کے
کی پیشانی کے اوپر حکم کے موافق لکھتا ہی اول اس کا عمل لکھتا ہی کام کیا کرتا ہی دنیا میں نیکی کرے گا
کیسا کام کریگا اچھا یا برا دوسرا اسکی عمر لکھتا ہی کتنے دنوں تک جیئیگا تیسرا اس کی روزی لکھتا ہی
کتنا کھاویگا کیا پاویگا کہاں سے پاویگا جو تھا بخت لکھتا ہی نیک بخت یا بد بخت اسکے پیچھے
اسکے بدن میں روح پھونکتے ہیں زندہ ہوتا ہی پیٹ میں پھرتا ہی جب دن پورے ہوتے ہیں باہر
دنیا میں اللہ تعالی کے حکم سے نکلتا ہی عقل مند کو چاہیے اپنے دل میں سمجھے یعنی پیدایش کو اول سے
آخر تک دیکھے کہاں تھا کیا تھا کہاں سے کہاں آیا ہی کیا ہو گیا ہی پہلے ایک گندہ پانی تھا کہاں
سے نکلا کس ٹھکانے میں پڑا نہ آنکھ تھی نہ کان تھے نہ منہ تھا نہ ہاتھ پاؤں تھے جس خداوند کی ایسی
قدرت ہی اس گندے پانی کو کس درجے میں پہنچایا کیا کیا کچھ خوبیاں آنکھ کان ہاتھ پاؤں دل
جان اور ہزاروں نعمتیں بخشیں ایسی خداوند کو قدرت ہی جو سب کو مار کر مردہ کرے پھر دوسری
بار زندہ کر کے جلاوے سب کو قبروں سے اٹھاوے * اِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ * تحقیق وہ پاک ہی پروردگار
آدمی کے پھر آنے کو دوبارہ دوسری بار جلانے کے اوپر البتہ قادر ہی ایک حکم سے سب کو اول کے آخر
کے مردے جی اٹھینگے چاہے تو ہر ایک آدمی کو بڑھاپے سے جوان کر دے جوانی سے لڑکا کر دے پھر گوشت
کا ٹکڑا کر دے لہو کر دے نطفہ کر دے پھر ہر ایک پانی کو جدا کر کر ہر ایک ٹھکانے میں پہنچا دیوے جیسے
نہ اس طرف سے اس طرف کو لانا اللہ تعالی کی قدرت کے اوپر کچھ مشکل ہی ویسے نہ اس
طرف سے اس طرف پہنچانا کچھ مشکل ہی اسی طرح مردہ کر کر پھر جلانا بھی دوسری بار کچھ مشکل
نہیں * يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ * جس دن آزمایش کئے جاوینگے باطن آدمیوں کے اس دن میں سب کو زندہ
کریگا پروردگار جس دن میں چھپے بھید ظاہر ہو جاوینگے سب طرح کی حقیقت سب کسی کو ذرہ
ذرہ کر پیدا کی جاوینگی ہر ایک کے پوشیدہ کام چھپے نہیں کھل جاوینگے جو لوگ کہ روزے نہیں رکھتے تھے اور
کرتے تھے کچھ اور وضو نہ کرتے تھے جنابت کا غسل نہ کرتے تھے لوگوں کو دکھا کر بے وضو نماز پڑھتے تھے

روزہ نہ رکھتے تھے اور لوگون سے روزہ دار سے کہلاتے تھے اور مکر و فریب حیلے دغابازیان
دلون مین چھپی تھین آپ کی سامانون مین گنتے تھے اُس دن اُنکا پردہ کہان جاویگا چہرے تہ سیاہ نکل
آویگا جو تہہ مین سواہو جاوینگے جیسے سرخ رو ہو وینگے عزت آبرو پاوینگے جھوٹھون کے اُس دن کچھ
بھی ہاتھ نہ آئیگا نہین حیلہ حوالہ مکر فریب کچھ چل نہ سکیگا * فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ * پھر نہین اُسکو قوت
پھر نہوویگی اُسکو طاقت اور نہوویگا یار اور نہ مددگار قیامت کے دن جب سب انکی
حقیقت کھل جاویگی نیک و بد جدا جدا ہو جاوینگے اور جو کافر منافق جو دنیا مین مال کا جاہ کا ہر طرح کا
زور رکھتے تھے اللہ تعالی نے آزمانے کے واسطے قوت قدرت دی تھی نوکر چاکر یار مددگار دیئے تھے اُس
مالکی زور مین قوت مین جو چاہتے تھے سو کرتے تھے نہایت غرور سرکشی کرتے تھے ہدایت کی بات نہ سنتے
تھے ہدایت کرنیوالون کو پیغمبرون کو پیرون کو مرشدون کو خاطر مین نہ لاتے تھے اللہ تعالی کی بندگی
سے دور بھاگتے تھے حکم کا خلاف کرتے تھے اُنکا کرتے تھے اُس دن عاجز ہو جاوینگے درماندے ہو جاوینگے
قوت قدرت اُنکا فردون کی کچھ نرہیگی دوزخ کے عذاب سے عذاب کے فرشتون کے ہاتھ سے آپکو چھڑا
نہ سکینگے کوئی یار مددگار بھی اُنکو نہ ملیگا جو اُس بلا عذاب سے چھڑاوے کوئی اُنکی بات نہ پوچھیگا
خرابی مین عذاب مین ہمیشہ پڑے رہینگے * وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ * سوگند ہی آسمان کی جو رجوع
کرتے والا ہی پھرتے والا ہی ہر فصل مین باران مینہہ اُس طرف سے پھر پھر آتا ہی * وَالْأَرْضِ
ذَاتِ الصَّدْعِ * اور سوگند ہی زمین کی جو شگافتہ ہونیوالی ہی پھٹتی ہی آدمی اُسمین مین ہل چلاتے
ہین پہار نے ہین زمین سے پیدا ہوتے ہین ہر طرح کی قوت نکلتی ہی گھاس جری بوتی اُس
سے نکلتی ہین درخت پیدا ہوتے ہین پانی کوئے کا چشمے کا اُس مین سے ظاہر ہوتے ہین ہر طرح کے
فایدے پیدا ہوتے ہین اور قایم ہی قرار ہی سب دنیا کے لوگونکے بوجھ اُٹھاتی ہین درخت جو بیابان قایم
پہار سخت کچھ زمین کے پیٹ کے اوپر ہین حکم سے کھڑے ہین آسمانکو جو کیا ہی پاس پروردگار نے او پھر مارا
ہمیشہ پھرتا ہی رہتا ہی ایک ساعت اُسکو قرار نہین اور زمین کو فرمایا ہی کھڑی رہ ہمیشہ کھڑی ہی
قائم قرار ہی اسی قسم مین اشارت ہی جنس خاوند کا اب احکام ہی وہ جو کچھ چاہے سو کرے جو وعدے کیئے ہین
قیامت کا آنا دنیا کے تمام مردون کا جینا حساب کتاب دوزخ بہشت سب وعدے سچ ہین کچھ
شک اس مین نہین وہ سب چیز پر قادر ہی جو کچھ حکم کیا ہی ہر وقت مین اُسی طرح ہو جاویگا اُس
سبب قسم کی آسمان کی زمین کی لی دونو باہم سب کے اوپر ظاہر ہین دو طرح کے حکم دونون

مین جاری ہین * اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ * تحقیق یہہ قرآن خداے تعالی کا کلام ہی یعنی بات ہی حق اور باطل کو جدا کرنے والا ہی جسکے سبب لوگون کا سچ قرآن سے معلوم ہوتا ہی یہانتک کوئی آپ کو برا کہتا وے لوگ آپ کو برا جانتے ہین کامل جانین وہ آپ کو صاحب کمال جانتے جو قرآن کی باتون کے اثر آسمین نہین ایمان پیچے مسلمانون بلکہ جاہلون کی جھاتیان ہین جیسے حیا حسن مروت کرم سخاوت عدل انصاف آدمی مین نہین اچھی خوئین نہین رکھتا ہو خوف رجا شوق ذوق محبت ذکر فکر اس مین معلوم نہین ہوتا جسکو سمجھا ہی ناقص ہی آخرت مین محروم ہی اور جس کسی مین ایمان کی سمجھ مسلمانی کے کام ظاہر کی باطن کی اچھی خصلتین اچھے حال قرآن کے موافق ہین وہی سچا ہی کامل ہی اس جہان مین برے بھلی دونون کو پرکھنے والا ہی اچھی بری راہ کے بھلے برے آدمی کے پہچاننے کی قرآن ہی کسوٹی ہی اسی کلام سے سب حقیقتین معلوم ہوتی ہین اور جو کچھ فرمایا ہی اللہ تعالی نے جس کام کو فرمایا ہی جو کچھ خبر دی ہی اول کی آخر کی دنیا کی آخرت کی قیامت کا آنا سب کسی کا زندہ ہونا سب حساب کتاب دوزخ بہشت برے کا برا بھلے کا بھلا جو جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ سب کلام اللہ مین ہی لکھی ہوئی بات ہی یقین ہی کچھ شک شبہے کا لگاؤ نہین جو کچھ فرمایا ہی وہ بات ویسی ہی ہی تفاوت نہین جس کام کو اچھا کہا ہی وہی کام اچھا ہی اور جس کام کو برا کہا ہی وہی کام برا ہی نالایق ہی مومنون کو سچے مسلمانون کو بہشت کا وعدہ کیا ہی مقرر اسی طرح کافرون بے دینون کو دوزخ کا حکم کیا ہی اسی طرح ہر بات مین دوسری بات کا لگاؤ نہین * وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ * اور نہین ہی یہہ قرآن بیہودہ بات بیہودے آدمیون کی سی بات جیسے کہتے ہین کچھ کرتے ہین کچھ وعدے کرتے ہین آپس مین پھر اُن وعدون کا خلاف کرتے ہین برے برے کام کو کہتے ہین اب آکر ایسے ویسا کرینگے پھر کچھ نہین کر سکتے یے سب بیہودی باتین ہین اللہ تعالی کا کلام ہرگز بیہودہ نہین اور بے فائدہ بھی نہین دنیا کے لوگ ہزارون باتین آپس مین بیٹھکر گپ شپ کرتے ہین ہزارون بے فایدی باتین کہتے ہین اللہ تعالی کا کلام قرآن مجید اول سے آخر تک فایدہ ہی ہر ہر سورت مین ہر ہر آیت مین بہت بہت طرح کی حکمتین فایدے بھرے ہوئے ہین ایک بات بے فایدہ نہین جسکو عقل ہی سمجھتا ہی بوجھتا ہی یقین کرتا ہی سچ دل سے قرآن پر ایمان لاتا ہی مقرر جانتا ہی یہ کلام آدمی کے نہین ہوسکتے اللہ تعالی ہی کا کلام ہی بندون کو کیا قدرت ہی کیا مجال ہی جو ایسا کلام کہہ سکین جو احمق لوگ ہین بیوقوف ہین نادان ہین اُنہین احمقون کو اس کلام مین شک شبہہ ہی * اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ

کیداً

کَیْدًا * تحقیق یہ کافر بے ایمان قریش کے مکر کرتے ہیں مکر کرنا قرآن کو شعر کہتے ہیں سحر کہتے ہیں آدمی
کا قول کہتے ہیں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و سلم کا کلام کہتے ہیں قرآن کے برابر کچھ کلام کہلاتے ہیں
بہت تدبیریں کرتے ہیں اندیشہ فکریں کرتے ہیں کچھ نہیں ہو سکتا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و سلم کی
دشمنی کرنے میں ناخوش کرنے میں طرح طرح کے حیلے مکر کرتے ہیں مصلحتیں کرتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے *
وَاَکِیْدُ کَیْدًا * اور مکر کرتا ہوں میں مکر کرنا جیسے یہ کام نالایق کرتے ہیں تیسی ہم انکو ویسی ہی جزا دیتا
ہوں دنیا میں آخرت میں ہر جگہ جدی طرح کی جزا دیتا ہوں کافروں کو مشرکوں کو پروردگار مال دیتا
ہے اولاد دیتا ہے جو کچھ چاہتے ہیں مراد میں ان کی مرادیں آتی ہیں سو اگر یوں میں فائدے پاتے ہیں
جانتے ہیں بے فائدے بے نفع ہم او بہتوں کو جیسے جیسے ملتے ہیں زیادہ زیادہ پوچھتے ہیں دین داری کے دلوں کے
اوپر پردے پڑتے جاتے ہیں کفر میں شرک میں بدراہی میں برے کاموں میں چلے جاتے ہیں گمراہ ہوتے
کوچوں میں بہتیرے جاتے ہیں اور ایمان کی طرف سے مسلمانی کی راہ سے دور بھاگتے جاتے ہیں اور آخرت
میں مرنے کے وقت سے لیکر ہمیشہ ہمیشہ تک اپنے اختیار سے اپنے کو سخت عذاب میں ڈالتے جاتے
ہیں ہزاروں طرح کی بلاؤں میں دوزخ کی آگ میں گرتے جاتے ہیں فَمَهِّلِ الْکٰفِرِیْنَ * پھر مہلت
دے ڈھیل دے یا محمد ان کافروں کو ان شتابی مت کر ان کے ہلاک ہونے کی * اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا *
چھوڑ دے انکے تئیں مہلت دے تھوڑی کو مہلت دینا دیا میں تھوڑے دن جہاں تک جو کچھ کر سکیں
سو کریں اپنی خوشیاں حاصل کریں مکر فریب کرتے رہیں آخرت کو ان کاموں فریبوں کی حقیقت
معلوم کرینگے [illegible] بھی یا محمد انکی مارے جاینگے کئی دن میں انکا مکر انھیں کے اوپر پڑیگا یاد رکھے
[illegible] خوار ہو وینگے عذاب میں پڑینگے ابھی صبر کر یا محمد انکی بے ادبی کی برداشت کر کوئی دن میں
ان کے مارنے کا حکم بھیجونگا آخر کو علیہ قیامت تک تیرا ہی تیرا دین ہمیشہ ہمیشہ تک جاری رہیگا
تیرے تابع تیری امت کے لوگ ہمیشہ ہمیشہ خوش حالی میں رہینگے مومن لوگوں کو چاہئے جو حضرت نبی صاحب
صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں جو کوئی دشمنی کرے مکر کرے انکی دشمنی پر مکر پر صبر کرے کسی کے
اوپر بد دعا نکرے اور جو کسی کافر بے دین بے ایمان کو دنیا کے مال دولت اولاد مراد زیادہ ملتا دیکھے اور
آپ کو تنگی تصدیع میں دیکھے اس سبب سے غمگین نہووے ناخوشی نکرے دنیا کی دولت کافروں
[illegible] کو استدراج ہے اللہ تعالی کا ان کے ساتھ مکر ہے ہمیشہ کے عذاب میں ڈالتا ہے
[illegible] میں خوشی کم ہو [illegible] آخرت میں کچھ نہیں اور مومنوں کو اللہ تعالی دنیا میں جس حال میں رکھے

جو جو کچھ درکار تھا سب کلام کھول کر فرمایا جیسے تن کی بدن کی قوت کی راہ بتادی اُسی طرح سے
دل کی زبان کی قوت جو اُس جہان میں قوت پاویں ہمیشہ کی حیات ملے پیغمبروں کے ہاتھ پیرون
مرشدوں کی معرفت ہدایت کی دلون میں ارادہ خواہشیں طلبیں رکھہ دین ہر کوئی اپنی قوت کو
ظاہر کی باطن کی طلب کرتا ہی ڈھونڈھتا ہی * وَالَّذِی اَخرَجَ المَرعٰی * وہ جس نے زمین سے
چراگاہ کو باہر نکالا دیے چیزیں پیدا کیں جو حیوان کھاویں گائے بکری بھینس اونٹ گھوڑے ہاتھی اور
سب جانور جتنی چیزیں قوت پاویں ہر طرح کی سبزی گھاسیں درخت ہر قسم کے گل پھول
بھانت بھانت کے * فَجَعَلَہٗ غُثَاءً اَحوٰی * پھر کر دیا اُس سبز گھاس کو خشک سیاہ جو ہر موسم
میں جانوروں کی قوت تیار رہے سبز تازے سوکھے پھوس ہو گیا جیسے گرمی میں برسات میں ہری گھاس
کھاویں جاڑوں میں برف کے دنوں میں سوکھا پھوس سوکھی گھاس کھاویں ہر وقت میں اپنی
قوت پاویں اس حقیقت کے ظاہر کرنے میں جو ایک وقت سبز گھاس زمین سے نکلی ہی کئی دن سبز
رہکر پھر سوکھ جاتی ہی خشک ہوتی ہی ریزہ ریزہ ہوکر نیست نابود ہو جاتی ہی پھر حکم سے خدا
تعالی کے اپنے موسم میں پھر سبزی ہر طرح کی نکالنے میں بہار کرنے میں اُن عقلمندوں کے واسطے
اشارت ہی بیان ہی بوجھتے ہیں جو خداوند پروردگار ہر سال ہر فصل میں تمام عالم زمین پر سبزی
پیدا کرتا ہی بہاریں دکھلاتا ہی پھر اُن سبزوں کو خشک کر دیتا ہی نیست نابود کرتا ہی
پھر اور فصل میں ویسے سبز سے تمام زمین میں سبزی پیدا کر دیتا ہی ہمیشہ یہی کارخانہ چلا جاتا ہی
اسی طرح آدمیوں میں ایک خلقت پیدا ہوتی جاتی ہی ایک خلقت لڑکپن سے جوانی
میں آتی ہی ایک خلقت جوانی سے بڑھاپے کی طرف چلی جاتی ہی ایک خلقت تمام ہوکر
مرجاتی ہی اور ایک خلقت پیدا ہوتی ہی ہر ایک دن میں تمام عالم میں اُسی طرح لاکھوں کروڑوں
پھیر بدل ہوتے ہیں وہی خداوند اُسی طرح سے قادر ہی جو ایک دن ایک بارگی سب کو نیست
نابود کر دیوے گا پھر ایک دن اپنی قدرت سے سب اول آخر کی خلقت کو پیدا کر کھڑا کرے گا اس
پاک پروردگار کے آگے یہ نہ وہ بات مشکل ہی نہ یہہ بات مشکل ہی اور اُن سبزوں کے پیدا ہونے
میں جاتے رہنے میں اشارت ہی جو چاہئے کوئی عقلمند دنیا کی زندگانی پر دنیا کی دولت پر دنیا کی جوانی
پر عیش پر خوبی پر بھروسا نکرے اعتماد نہ لاوے کئی دن سبز رنگ کی طرح تازگی دکھاتی ہی آخر کو سوکھی گھاس
کی طرح سب خوبیان دنیا کی مرجھا جاتیں ہیں جاتی رہتی ہیں کچھ نہیں رہتا ہی حسرت ہی رہ جاتی ہی اور

جس آدمی نے آگے ہی اشدیناکی سبب خوب سو تہنے دل اُنکے الله تعالی کی یاد میں لگا ہی ہمیشہ کی خوشحالی ویسی ہی
بندونکے نصیب ہوویگی جنت میں آیا ہی جب حضرت کے جبریل علیہ السلام کوئی آیت سورت الله تعالی کی طرف
سے لاتے حضرت نبی صاحب صلی الله علیہ وسلم بھی شتابی شتاب پڑھنے لگتے اور جبریل علیہ السلام تمام پڑھ چکنے
جو حضرت نبی صاحب پڑھنے لگتے اُس ڈرسے جو کوئی حرف کوئی کلمہ بھول جاوین حق تعالی نے اُس آیت کو
بھیجا خاطر جمع کر دی بھول جانیکا خطرا دور کیا دل جمع ہوا * سنقرئک فلا تنسی * شتاب نہ ہو
پڑھینگے ہم ہوویے اوپر یا محمد قرآن کو پھر مت بھول قرآن کو ایسی قوت یاد داشت کی بخشینگے
تجھکو یا محمد جو پھر قرآن کو کبھی نہ بھولیگا قرآن کا حافظ کر دینگے تمام قرآن تجھکو یاد ہو جاویگا خبر میں آیا
ہی جو حضرت جبرئیل علیہ السلام الله تعالی کے حکم سے ہر برس رمضان میں آکر حضرت نبی صاحب
علیہ السلام کو تمام قرآن سناتے تھے آیت آیت سورت سورت اور جس برس میں حضرت
نبی صاحب کا وصال ہوا اُسی برس رمضان میں دو بار ایک قرآن سنایا حضرت کو تمام قرآن یاد تھا
یہہ بھی بڑا معجزا ہی حضرت نبی صاحب کبھی کسی کتاب کا کچھ پڑھے نہین تھے اور قرآن تمام
یاد تھا پڑھتے تھے اور کسی آدمی کو قدرت نہین جو بغیر کتاب کے دیکھے بغیر کسی کے بتائے پڑھے آپ سے
آپ قرآن کو پڑھ سکے ہزار طرح کی باتین اور حضرت رسول علیہ السلام کی پیغمبری کے سچے کی
دلیلیں گواہیاں شاہد بیان نہین ایک یہہ بات پیغمبری کے سچ پر بڑی دلیل ہی جو کوئی تامل کرکر
دیکھے تو سمجھے یقین کرنے ایمان لاوے اور جو ایمان دار ہین اُنکا ہر ایک آیت میں قرآن کی ایمان
اور یقین زیادہ ہی زیادہ ہوجاتا ہی * الحمد لله * شکر ہی خدا نے تعالی کا اُس نعمت کے اوپر *
الا ما شاء الله * سوائے اُس آیت کے جو خدا چاہے بھلانا قرآن میں سے کچھ بات بھولنے کی نہین اِسی قدر
بھولوگے جو خدا ے تعالی اُسکا بھلانا چاہے گا یا اُس آیت کا پڑھنا منسوخ کر دیگا منع کا حکم آویگا بعضے
آیتین قرآن کی ہوئین تھین پر حکم ہوا اُن آیتون کو کوئی نہ پڑھے وے آیتین قرآن کی تہین حضرت
نبی صاحب اور سب اصحاب حضرت کے اُن آیتون کو پڑھتے تھے جب الله تعالی نے چاہا جو اُن آیتونکو
بھلا دیوے ایک دن میں ایک صبح کو جو اُٹھے سب کسی کے دل سے ایک بارگی جاتی رہین محو ہو
گئین سب کوئی بھول گئے پھر کبھی یاد نہ آئین یہہ بھی ایک دلیل ہی قرآن کی الله اور رسول
کی موافقت کی * انه یعلم الجهر وما یخفی * تحقیق خدا ے تعالی جانتا ہی ظاہر کو اور جو چیز چھپی
ہی سب طرح کے بھید الله تعالی کے اوپر معلوم ہین ظاہر کے جو کچھ احوال ہین خلق کے [illegible] اور

جو کچھ چھپی ہوئی باتین دلون کے بیچ ہین وے بھی سب ظاہر ہین کسی طرح کی بات کسیکی چھپی
نہین سب مصلحتین خلق کی معلوم ہین جو کچھ قرآن سے سب خلق کے واسطے مصلحت جانتا ہی
ثابت رکھتا ہی اور جو کچھ چاہتا ہی بھلا دیتا ہی پڑھنے کو تلاوت کو منع کرتا ہی اپنی حکمت کے موافق
جو کچھ چاہتا ہی سو کرتا ہی * وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ * اور آسان کر دینگے ہم تیرے تئین آسانی کے واسطے
توفیق دینگے ہم تیرے تئین آسان راہ چلنے کے واسطے قرآن کی یاد کرنے کا طریق آسان کرینگے ایمان
دین کی طرف راہ بتاوینگے شرع نبوت کو تیرے اوپر آسان کر دینگے ایسا فضل کرینگے تیرے اوپر ہم
جو اچھا عمل کرنا ہر طرح سے تیرے اوپر آسان ہو جاویگا اس سبب بہشت کی راہ آسان ہووےگی اور
دین تیرے جو آسان بات ہی انکو قایم رکھینگے ثابت رکھینگے اور جو کچھ سخت ہووےگی اسکو
بھلا دینگے دور کرینگے منسوخ کر دینگے اس سبب تیری امت کے اوپر بہشت کی راہ آسان
ہو جاویگی یہہ بہت بڑا افضل ہی جو مسلمان کا دین بہت آسان ہی اگلے زمانون مین جو کچھ سختیان
تھین مسلمانی کے دین مین کچھ سختی نہین آسان ہی آسان وضو غسل کے واسطے جو پانی نہ ملے یا بیمار
ہووین تو حکم ہی تیمم کرین نماز مین کھڑے ہووین طاقت نہووے تو بیٹھ کر کرین لیٹ کر کرین اسی
طرح ہر حکم مین آسانی ہی جو کوئی اس دین کے اوپر ہوا یہہ راہ چلا سیدھا آسانی سے بہشت مین
پہنچ رہیگا * فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ * پھر نصیحت کر یا محمد وعظ کر قرآن کی شرع نبوت کی باتین
سکھا اگر نفع کرے فایدہ دیوے یہہ نصیحت کرنا تیرا لوگون کو اور اگر فایدہ نکرے کبھی کوئی نفع
نہ لیوین بلکہ لیوے نصیحت کرنا مت چھوڑ ہدایت کرنے سے ہاتھ مت اٹھا اور جو مومن ہین ایمان
دار ہین ان کو یہہ نصیحت خیر کی باتین فایدہ کرتی ہین مسلمان سچے آدمی ان باتون سے نفع لیتے ہین
ہدایت پاتے ہین اور جو بے ایمان ہین دشمن نالایق ہین وے فایدہ نہ لیوینگے ان کے اوپر حجت قایم
ہوتی ہی کل قیامت کے دن نہ کہین جو ہمکو کسی نے خبر نہ دی تھی یہہ باتین نہ سنی تھین مومن جو
عالم ہین دین کے علم سے خبر رکھتے ہین انکو بھی اس آیت کے حکم سے لازم ہی ضرور ہی حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین نصیحت سب کیتئین کرتے رہین دین کی راہ کی باتین
سکھاتے رہین سچے مسلمان فایدہ پاوینگے اور جھوٹھے بے دین لوگ نہ سنین تو کیا ہی اپنے کام کو
کسی طرح چاہئے چھوڑتے نہین ہدایت کرنیکا ثواب بہت پاوینگے اللہ تعالی کی درگاہ سے مقرر پاوینگے
پھر اللہ تعالی آپ بیان فرماتا ہی نصیحت کرنا کسیکو فایدہ کرتا ہی اور کسیکو فایدہ نہین کرتا ہی * سَيَذَّكَّرُ

مَن یَّخشٰی * مشابہ ہی جو نصیحت ہویگا جو کوئی خدا سے ڈرتا ہی اِتنا ہی جو قیامت برحق ہی
حساب کتاب سچ ہی بھلی بری ہر ایک بات کا بھلے برے کام کا ذرہ ذرہ حساب ہوویگا سوال جواب ہوویگا
اچھے عمل قبول ہوونگے اچھے کام کرنے والے بہشت میں آرام میں پہنچینگے برے عمل رد ہوویںگے قبولیت
سے دور ہونگے برے کام کرنے والے خوار ہوونگے دوزخ میں عذاب میں جاوینگے اس واسطے اُو چر یقین جی میں رکھ
سبب ہے جو نصیحت سے متقی دین کی اچھی بات پاتا ہی اچھی بات دیکھتا ہی قبول کرتا ہی دین کی کام
قایم ہوتا جاتا ہی نصیحت میں اپنی جگہہ رہتا ہی * وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى * اور
دور جاتا ہی پرہیز کرتا ہی بھاگتا ہی نصیحت سننے سے اچھی بات کے سمجھنے سے اچھی بات پر عمل کرنے سے
کنارہ کرتا ہی وہ بر ابد بخت کافر مشرک منافق فاسق بدکار ہی برا آویگا داخل ہوویگا بہت بڑی سخت
آگ میں جو دوزخ ہی سخت آگ تین طبقے جلانے کے جگہ میں آتی ہی جو یہہ آگ دنیا کی تیزی میں جلاتی
ہی اسکا ایک حصہ ہی ستر حصوں کا دوزخ کی آگ سے ہی وہ آگ دوزخ کی ستر حصے دنیا کی آگ سے
گرمی میں تیزی میں زیادہ ہی اور جو میں آتا ہی نار کبری بڑی سخت آگ نیچے کے طبقے میں ہی
دوزخ کے سات طبقوں میں سے وہ جگہہ فرعونیوں کی ہی منافقوں کی ہی اور ان لوگوں کی جگہہ ہی جو
حضرت عیسی علیہ السلام کے مایدہ کے منکر تھے اور نار صغری چھوٹی آگ اوپر کے طبقے میں ہی دوزخ
کے سات طبقے میں سے وہ جگہہ گنہگاروں کی ہی حضرت محمد علیہ السلام کی امت کے لوگ میں جو
ہدایت پر رہتے تھے بدراہی میں چلے جاتے تھے بری صحبت میں بیٹھتے تھے برے کام کرتے تھے * ثُمَّ لَا يَمُوتُ
فِيهَا وَلَا يَحْيَى * پھر نہ مریگا دوزخ میں وہ بر ابد بخت جب دوزخ میں پڑیگا عذاب کی سختی سے ایسے
برے حال میں ہوویگا جیسے کسی پر جان کندن کا حال سخت گذرتا ہی نہ مرتا ہی جو عذاب سے چھٹے
چھوٹ جاوے نہ جیتا ہی اچھی طرح سے جو آرام پاوے اس جان کندنی کے حال سے ہزاروں درجے
اس بدبخت کا حال دوزخ میں زیادہ بدتر ہوویگا نہ کبھی مریگا جو عذاب سے خلاص ہو جاوے نہ کبھی
اچھی طرح سے جیویگا جو آرام پاوے اُسی حال میں ہمیشہ رہیگا یہہ حقیقت ہی اس بدبخت کی
جو بدراہ چلا اور اللہ تعالی کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام کی حدیث نہ مانی نصیحت دینی
مرشدوں کی استادوں کی بات سچی بات نیک لوگوں کی سچا مومن مسلمان وہی ہی جو اچھی صحبت میں
بیٹھے اچھی نصیحت سنے سمجھے قبول کرے دین کی بات دین کا کام دین کے لوگوں سے سیکھا کرے
کرتا رہے اپنے دین کو پاک کرتا رہے * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى * تحقیق نیک بخت ہوا عذاب سے

بڑھتی رہیگی خوشی و خوبی زیادہ ہوتی رہیگی * وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ * اور پیالے رکھے ہونگے تکیے بچھے
اوپر ہر مکان میں ہر جگہہ رکھے ہوئے * وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ * اور فرش ہونگے بچھے ہوئی بھانت
بھانت کی فرش پردے قالین بچھونے سائبان طرح طرح کی [illegible] از رنگا رنگ برنگ
لال سبز زری زربفت بادلے کے موتیوں کے جھلملے لگے ہوئے اعلیٰ [illegible] ہوئے ہر ایک
گھر میں ہر جگہہ بہشت میں سب طرح کی تیاریاں زیبایش میں ہر ایک محل کا بنا ہوا موجود
ہیں جس جس طرح سے بہشتی خوش ہو ویں اُنکا دل چاہے اسی طرح [illegible] تعالیٰ کے حکم سے بہشت
تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس بندے گنہگار
کو اور اُسکے سب دوستوں کو اور سب مومنوں کو مسلمانوں کو نصیب کرے آمین آمین آمین [illegible] میں
آیا ہے جب آیت یہ نازل ہوئی اور نبی صاحب نے صلعم اُن تختونکی خبر مرفوعہ کی برائیونکا بیان کیا سب
کافر آپس میں کہنے لگے ایسے تخت کیونکر ہو سکینگے اور جو ہونگے بھی تو بلالنے کو صہیب کو اور اور اصحاب
کا نام [illegible] اُنکو اُن تختوں کے اوپر چڑھنے میں بڑی مشکل پڑیگی اتنی دور کیونکر چڑھ سکینگے حق تعالیٰ نے یہ
آیت بھیجی * اَفَلَا يَنْظُرُونَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ * کیوں نہیں دیکھتے ہیں یہ کافر [illegible] کی طرف
کس طرح ہم نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے کیا کیا حکمتیں فایدے اُس میں رکھے ہیں اونٹ ایسی قدمیں
آدمیوں کی قد سے اونچا بڑا ہے جو چاہے بغیر [illegible] کے چڑھ سکے نہیں پھر [illegible] اسکو
فرمان بردار کیا ہے جو ایک لڑکا چاہتا ہے اُسکو ڈوری نکیل پکڑ کر بٹھالیتا ہے چڑھ جاتا ہے پھر وہ
اونٹ کھڑا ہوتا ہے بلند ہو جاتا ہے رات دن دیکھتے ہو پھر تم کو کچھ تعجب نہیں آتا بہشت کے بلند
تختوں کے اوپر تعجب کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو اور جانوروں کو تمہارے حکم میں کر دیا ہے ایسے ہی
پروردگار کو قدرت ہے جو بہشت کے بلند تختوں کو بھی بہشتیوں کے حکم میں کر دیوے جب آپکے
اوپر بیٹھا چاہیں زمین سے لگ جاوے جب بیٹھ چکیں تب بلند ہو جاوے اس میں کیا تعجب ہے
اور کئی فایدے اونٹ میں ہیں بہت بوجھ اُٹھاتا ہے سب کا فرمان بردار ہے ایک لڑکا چاہے
تو اُسکی رسی پکڑ کر بٹھا دے تو چلا جاوے ایک آدمی ایک لڑکا سو دو سو اونٹ کو کھینچ کر لیجاوے
اور وہ ہر ایک گھاس کھاتا ہے جو گھاس [illegible] کو کھا لیتا ہے جنگلوں میں صبر کرتا ہے دو دو روز
تین تین روز راہ چلتے ہیں پانی نہ ملے تو [illegible] کرتا جاتا ہے سب نشانیاں اُس پاک
خاوند کی قدرت کی دلیلیں ہیں * وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ * اور نہیں دیکھتے آسمانوں کی طرف

کس طرح ہماری قدرت سے بلند کیا گیا ہی حکمتین فایدے اُس مین رکھین ہین آسمان اپنی بلندی مین
اونچائی مین دنیا کی سب چیزون سے بڑا ہی دنیا کی سب مخلوقات کے اوپر ہی اُس بڑائی کے
خاتمہ پروردگار تعالی [illegible] گھومتے گھومتے کبھی نیچے آتا ہی آدمیون کے پاؤن کے تلے آجاتا
ہی اور اُس آسمان کے بارے میں [illegible] ہر رنگ کے بہشت کے رنگ برنگ کوزون کی طرح
لٹکتے ہین پھر آسمان کے اُس گھومنے میں تلے اوپر ہونے سے کبھی اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرتا
ہی الٹ نہین جاتا ہی گر نہین پڑتا ہی اور اُس مین بہشت کی مانند کبھی لغو کلام بے معنے بے فایدہ
بات نہین ہوتی رات دن دیکھے جاتے ہو تو کچھ تعجب نہین کرتے ہو پر بہشت کے تختون
پر تعجب کرتے جاتے ہو دیکھو اللہ تعالی نے [illegible] کس حکمت سے تمہارے فایدے تمہارے نفع
کے واسطے بنادیا ہی حکم سے گھومتا ہی تلے اوپر ہوتا جاتا ہی رات اور دن اُس گھومنے مین موجود
ہوتے جاتے ہین دن کو محنت مشقت کرتے ہو اوپر قوت پیدا کر لیتے ہو رات کو آسایش کرتے ہو
آرام پاتے ہو [illegible] سوچو سمجھو خاوند نے اِسی طرح سے ایسی چیز
بنائی ہی جو تم تلے کا تماشہ رات دن دیکھتے جاتے ہو پھر جو وہ بہشت کے تختون کو اونچا کرے اور آسانی
سے نیچا کر دے پست کرے اور اُسکی پشہر اونٹون کے کوزے جیسے کے نیچے رہین اپنی جگہہ سے
حرکت نکرین الٹ نہ جاوین گر نہ پڑین تو اُسکی قدرت کے نزدیک کیا مشکل ہی کیا تعجب کی
بات ہی بڑی بات نہین بہت آسان بات ہی * وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ * اور نہین دیکھتے
پہاڑون کی طرف کیون کر ہماری حکمت سے قدرت سے گاڑے گئے ہین زمین پر قایم کئے گئے ہین
پہاڑون کو بہشت کے تختون کے رنگ [illegible] تکیون بالشون کی طرح زمین پر جگہہ جگہہ آدمیون کے
فایدہ کے واسطے رکھین ہین اور لوگ اُس مین سے کیا کیا فایدے اُٹھاتے ہین نفع لیتے ہین ایسا
کبھی [illegible] مین بھی چال مین اُس مین نقصان نہین آتا ہی ٹوٹ نہین جاتا ہی گر نہین
پڑتا ہی تم ہمیشہ ایسی بات کو دیکھے جاتے ہو اس مین تو کچھ تعجب نہین کرتے ہو اور بہشت کے
بلند تختون پر اور اُس کے تکیون پر تعجب کرتے ہو خوب سوچ کے دیکھو جس خاوند قادر نے ایسی
چیز اپنی حکمت سے قدرت سے بنائی ہی اُسکی حکمت قدرت کے بابت کیا بھاری بات ہی جو بہشت
کے تختون کو اونچا کرے پھر نیچا کرے تو اُس تختے تکیے مین نقصان نہ آوے گر نہ پڑے کچھ
ایسی بات نہین تصور کی بات ہی * وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ * اور نہین دیکھتے زمین کی

* فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ * پھر عذاب کریگا اُسکو اللہ تعالی بڑا عذاب ایمان والے مسلمان
لوگ کیسا ہی گناہ کبیرہ کریں جو گناہ کرے اور بے توبہ کئے مر جاوے اُسکو اللہ تعالی کے قصور پر کرم
سے بڑا عذاب نہیں ہونیکا فقط اتنا ہوگا اور یہ بات ہی ہو تب کہ جینے رنج اٹھانا عذاب موت عذاب
قبر اُنھے کو اُس سے بھی کچھ زیادہ ہی سبب ہو گئے ہیں عذاب اللہ تعالی نے گنہگار مسلمانوں کے جو
بلا پیر توبہ کئے مر جاویں گناہوں کے کفارے کے واسطے مقرر کر رکھا ہی اور اسمیں کافر کو بھی شریک کا
آئیں اور وہ عذاب بڑا عذاب عذاب دوزخ کا بڑا سخت عذاب ہی کافروں کے دونوں مکروں
کے واسطے مقرر ہوا ہی اُس سے کافروں لے اُنکو کبھی چھٹکارا نہیں خلاصی نہیں ہوسکی ہمیشہ
ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے عذاب کھاتے رہینگے * اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ * بیشک ہماری ہی
طرف پھر آنا ہی ان کافروں کا مرنے کے پیچھے مرینگے پیچھے سب کی روح اُس جہان میں عالم غیب میں پہنچتی
ہی اور اسمیں اشارہ برزخ کے احوال کا ہی * ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ * تحقیق پھر پیچھے جلانے کے ہر ایک
کو قدرہ حساب ہمارے اُوپر لازم ہی ہر ایک سے سمجھ لینگے دنیا میں جو کوئی جو چاہے سو کرلے چاہے
ایمان لاوے چاہے کافر رہے جو کوئی ایمان لاویگا مسلمان ہوویگا اچھا کام کریگا بہشت میں پہنچیگا ہمیشہ
آرام کے گھر میں رہیگا اور جو کوئی نصیحت نہ مانیگا ایمان نہ لاویگا مسلمان نہوویگا اچھا کام نکریگا آخر کو
دوزخ کے عذاب میں پڑیگا خوار ہوویگا ہر ایک کی جزا ہر ایک کام کا بدلا ہمارے پاس موجود ہی اور اِس
آیت میں اشارہ قیامت کے احوال کا ہی جو آخر کار کے قیامت ہونے والی ہی اور اُسکے پہلے زمانے کا ہی
عجیب ہی * سورہ فجر تیس آیتیں ہیں اور ایک سو ستاون کلمے ہیں اور پانسو ستانوے
حرف ہیں * * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ * * وَالْفَجْرِ * سوگند ہی صبح کے وقت کی
اللہ تعالی نے فجر کی قسم کھائی اُسکا لوگوں نے حضرت نبی صاحب کے اور بڑے بزرگ آدمی جو امام تھے
قرآن پاک کی تفسیر کرنیوالے ہر ایک نے ہر ایک طرح کی بات کہی ہی بعضوں نے کہا صبح کے وقت کی
قسم کھائی بڑی برکت کا وقت ہی دوستوں کی مناجات کا مشغولی کا وقت ہی دن کی روشنی صبح
سے پیدا ہوتی ہی اندھیاری رات کی دور ہوتی ہی جیسے کہ دنیا سے کفر کا شرک کا اندھیار ادور
ہووے ایمان کا نور روشن ہووے بعضوں نے کہا ہی فجر کی نماز کی قسم کھائی بہت بڑی قبولیت کی نماز
ہی بعضوں نے کہا محرم کے مہینے کی تاریخ کی صبح کی قسم ہی برس کا ابتدا اُس تاریخ سے اُس وقت
سے شروع ہوتی ہی بعضوں نے کہا پہلی تاریخ ذی الحجہ کی قسم ہی بعضوں نے کہا ہر ایک دن جمعہ کی

ہی عاجزی نہین عزت بھی ذلت نہین جو صفت ہی اُسمین کمال ہی نقصان کا نام نشان نہین اور
صفت تمام خالق ہی جو چیز ہی عالم مین اللہ تعالی نے جوڑا پیدا کیا ہی جو چیز ہی اُسکے ساتھہ دوسری چیز
کا لگاو ہی مرد جورو دیو پری آسمان زمین مشرق مغرب روم شام موم مگر فربہ ابر دنیا آخرت
بہشت دوزخ خوشی ناخوشی اور اِسی طرح ہزارون باتین ہین اللہ تعالی فرماتا ہی * ومن کل شیٔ
خلقنا زوجین * یعنی تمامی پیدا کیا ہی جوڑا جوڑا اور وہ بڑا طاق ایک ہی ایسا ایک ہی
کہ کوئی دوسرا نہین اُسکا وہ پالنے پروردگار ہی تمام عالم کا نہ اُسکا کوئی جوڑا ہی * واللیل اذا یسر *
اور قسم ہی رات کی جسوقت سیر کرتی ہی روان ہوتی ہی گذر جاوے شب قدر ہو جاوے یا ہووالی
انوین ہو حاجت کے چاہو ماہ رات کو اپنے کام مین چلے جاوین اللہ تعالی کی یاد مین شوق مین رات
کو جاگنے والے جاگتے رہین اُس شوق مین اُن کے اوپر رات گذر جاوے سو گندہی اُس رات کی
اس رات مین حج کرنیوالے عرفات سے مزدلفے کو جاتے ہین اور وہ رات جسمین علم کے طالب
پڑہنیوالے علم دین کے حاصل کرتے ہین اور عملو کرنیوالے تمام شب مین گذرتے ہین * ھل فی ذلک قسم
لذی حجر * آیا اُس مقدمے مین سوگند معتبر ہی عقلمند کو جو خدا تعالی جل شانہ الاعلی ... کا
اُن کے عملون کے اوپر تحقیق اُن چیزون مین جو کہنے مین آئین بہت بڑی معتبر سوگند ہی بھاری قسم ہی
اُن لوگون کے واسطے جو عقلمند ہین دانا لوگ جانتے ہین جو یہہ قسم پروردگار نے اُن چیزون کی
کہائی ہوئی قسم ہی پیغمبرون نے بڑے بڑے دین کے عالمون کو معلوم ہی سمجھے ہین بڑی سوگند ہین
سب چیزین اللہ تعالی کی معرفت کی پہچان کی دلیلین ہین قدرت کی نشانیان ہین قسم کہا کر
کہتا ہے کہ اوپر جو مقرر مقرر البتہ البتہ کافرون کو منکرون کو جو سچی باتون کو جھٹلاتے ہین عذاب
پہنچیگا دنیا مین آخرت مین آخر کو دوزخ مین پڑینگے * الم ترکیف فعل ربک بعاد ارم * کیا
پر دیکھا [illegible] تو نے اپنی دیکھنے والا سننے والا کیا نہین جانا تو یا محمد کیا کیا کیسا کیا پروردگار تیرے
عاد [illegible] کے بیان [illegible] کسطرح سے اُن کو ہلاک کیا مار ڈالا * ذات العماد التی * ستونون کے خاوند
تہے [illegible] بڑے بڑے قد تن توش تہے اُن کے جو اُن کے ہاتھہ پاؤن بڑے بڑے ستونون کی مانند تہے لنبی
انکی قد تہی اُنکی * لم یخلق مثلها فی البلاد * ایسی قوم تہی وہ عاد کی قوم جو اُن کی مثال اُن
لوگون کی مانند اور شہرون مین پیدا نہین کئی گئی ویسے آدمیون کو کسی شہر مین پہر پیدا نہین کیا
اللہ تعالی نے خبر مین آیا ہی عاد دو تہے ایک عاد اولی تہا ایک عاد آخری تہا عاد اولی اول عاد تہا اُسکو

ہوا اُسکو بالا ایمان کی بات تو بھی معلوم کیا اُس سے کہا بیٹی ایمان کو چھوڑ دینے کا فر ہو جا نہیں تو سرکہ
مت مان بہت کہا مار نے میں دم ایا دونوں بی بی اپنی ایمان کے اوپر محکم رہی نہ ہٹی اسی فرعون نے کہا تو مار
ڈال خواہ کچھ کر میں اپنے ایمان سے پھر نے کی نہیں تیرا حکم دنیا میں چلتا ہے کئی دن کی حکومت پر پھولا ہے
آخرت میں تیرا حکم کچھ چل نہ سکیگا فرعون نے کہا اُسکے چاروں ہاتھ پاؤں پکڑ کے چار میخیں
زمین میں ٹھونک دیویں اُسکو چومیخا کر دیا اُسی ظلم سے اُس بی بی کو مارا اللہ تعالیٰ نے اُسکو بہشت میں
داخل کیا اور فرعون کی جورو بی بی آسیہ نام تھا اُسکا وہ بھی چھپکے حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان
لائی تھی اُس بی بی کو جو مشاطہ تھی مارتی دیکھ بی بی آسیہ کو رحم آیا فرعون سے کہا کیوں اسطرح
مارتا ہے ظلم کرتا ہے فرعون نے غصہ ہو کر کہا کیا تو بھی موسیٰ کے اوپر ایمان لائی ہے بی بی آسیہ نے کہا
ہاں میں بھی ایمان لائی ہوں فرعون غصے ہو کر کہا جو تو ایمان سے پھرتی ہے تو پھر نہیں تو تیرا بھی
ایسا ہی حال کرونگا اللہ تعالیٰ نے آسیہ کو بھی ایسی قوت بخشی جو وہ اپنے ایمان پر محکم رہی خاوند کی
بات نہ مانی اور اُسکو بہت نصیحت کی کہا کیوں خوار ہوتا ہے عاجز بندہ ہو کر خدائی کی دعوی کرتا ہے
خدا کے غضب سے نہیں ڈرتا اور ایسی ایسی باتیں کہیں جو فرعون بہت غصہ ہو کر اپنی شرم حیا
ننگ ناموس دور کر کر لوگوں کو کہا اس بی بی پاک دامن کو زمین میں چت لٹا کر اُسی طرح
چومیخا کر کر ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک کر مارنے لگا اُسکی چھاتی کے اوپر چکی رکھی بھاری پتھر
رکھا بہت سخت عذاب کیا تو بھی بی بی آسیہ نے اپنے ایمان کو نہ چھوڑا اُس نے مرتے وقت اللہ تعالیٰ
کی درگاہ میں دعا کی الٰہی میرے واسطے بہشت میں گھر بنا اپنے پاس پھر اللہ تعالیٰ نے اُسکی دعا قبول
کی اُسی وقت اُس جگہ پر حضرت موسیٰ حاضر ہوئے خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہا خاطر جمع رکھ ذرا
اُٹھا کر اپنے اوپر دیکھ اُن بی بی آسیہ نے اوپر دیکھا درمیان سے پردہ اُٹھ گیا بہشت میں اپنی جگہ
اپنا گھر دیکھا بہشت کی خوبیاں سب نظر آئی شکر کیا اُس خوشی میں اُسکی پاک روح بدن
سے نکل گئی بہشت میں جا پہنچی اِس طرح سے جو لوگوں کو فرعون چومیخا کر مارتا تھا اسواسطے
اُسکو ذی الاوتاد فرمایا * اَلَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ * وے لوگ جو بے فرمانی کی اُنہوں نے شہروں میں
یہ تینوں گروہ عاد اور فرعون اور ثمود وے لوگ تھے جو اپنی نادانی اور کمزوری کے سبب بندگی
کی حد سے گذر گئے تھے شہروں میں بے فرمانی کے کام کرتے تھے * فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ * پھر بہت کیا
اُن تینوں گروہ نے اُن شہروں میں فساد خرابیاں ظلم لوٹ مار زبردستیاں خواریاں اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا

بات جاننے دنیا میں یا نہ پڑھ سکتے تھے کچھ نہ کہہ سکیگا نیچے کو منہ جھکائے یہیں پڑا رہیگا بات یہ ہے کہ مشکل ہو
پڑیگی ایک ایک بات کے تحقیقات میں ہزار ہزار برس تک قدم رکھنا پڑیگا پیغمبر نبیوں سے مقام میں نبوّت
کا سوال ہوویگا جہنم مقام میں روزہ دن کا سوال ہوویگا ایک جگہ میں صلوٰۃ رحم بات کا پوچھا جاویگا
پھر بھائی کا حق بجا لایا یا حق تلف کیا تھا چھٹے مقام میں طہارت و غسل پاکی ناپاکی کا سوال
پھر ساتویں مقام میں ... کا حق خویش اقربا بھائی بند یار آشنا دوست ہمسائے اور سب کا
حق ادا کیا تھا یا نہ کیا تھا یہ سوال ہوویگا جو کوئی اُن سوالوں کا اچھا جواب دیویگا سب گرفتاریوں
سے فراغت کر کے چابک کا فارغ ہوویگا صحبت دائمی تب بہشت میں جا کر داخل ہوویگا اور جو کوئی اچھا
جواب نہ دیویگا دوزخ میں گر پڑیگا عذاب میں پڑیگا یہ حقیقت اُس گذرگاہ کی ہے کہ یہ اُمت ادا کے
اوپر ہوویگی خواہ مخواہ البتہ گذرنا ہوویگا یہ سب معاملہ میں اُس جگہ ہر ایک کے اوپر گذرینگی جیسا
جیسا دنیا میں جس کسی نے کام کیا ہوگا ویسا ہی ویسا پاویگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اُس گذرگاہ میں
منتظر ہیں موجود ہیں ہر ایک کے حال کے موافق ہر ایک سے سلوک کرینگے کوئی اچھی طرح سے چلا جاویگا
پار اُتر جاویگا کوئی بند میں پڑ جاویگا مار کھاویگا عذاب میں پڑیگا یہ حقیقت ہے اُس راہ کی مسلمان
کو چاہئے جو دنیا میں اس حقیقت کو سنکر سمجھ بوجھکر اچھی راہ میں قدم رکھے حضرت نبی صاحب کی
پیروی میں مستحکم ہووے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے جو دین کی راہ میں اُس کا قدم ثابت کر دیوے اور کسی
راہ میں نہ جا پڑے گمراہ نہ ہووے جو صاحب علم ہووے آپ کتاب کا پڑھنے والا ہووے تو کتابوں
سے قرآن مجید سے تفسیر سے حدیث سے دین کی راہ کو معلوم کر لیوے علم کے موافق کام کرے اور جو
ان پڑھا ہووے تو طاقت کے موافق علم حاصل کرے پڑھے اور جو آپ پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہووے تو
پڑھوں سے پوچھ سنے ایمان کیا چیز ہے مسلمانی کیا چیز ہے ایمان کے اصل اعتقاد کتنے ہیں اللہ تعالیٰ کی
کیسی کیسی صفتیں ہیں قرآن مجید میں کیا کیا کچھ فرمایا ہے کیا نصیحتیں ہیں حضرت محمد رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے آخرت کی کیسی حقیقت ہے سب خلق آخر کو جیوینگے اُٹھینگے کیسی کیسی
معاملہ میں آگے آوینگی دوزخ کیسی ہے کیا ہے اُس میں بہشت کیسی ہے کیسی کیسی نعمتیں ہیں اُس
میں حضرت نبی صاحب نے دنیا میں کیا کیا کام کئے کیسے کیسے کام اُمت کو فرمائے کس طرح سے
خدائے تعالیٰ کی بندگی کی کس طرح نماز پڑھی روزہ رکھا خلق سے کیا معاملہ کیں کس طرح اُٹھے کس
طرح بیٹھے کس طرح کھایا کئے کس طرح پیا کئے کیا عبادت تھی کیا عادت تھی علم اور جو دین کے علم

تعالی کے حکم کا اُلٹا کریگا اُس سبب دوزخ کے عذاب کے لائق ہو جاویگا یہہ ایک طرح کی آزمایش
ہی اور بہت لوگون کو فقیری ناداری تنگی تصدیع مین آزماتا ہی جو کوئی ان مین سے اپنے ایمان مین رہکر
صبر کریگا اللہ تعالی کی تقدیر کے اوپر راضی رہیگا جنت کا ثواب کا لایق ہو جاویگا اور کوئی ان مین سے بے صبری
کریگا اللہ تعالی کا گلا شکوہ کرتا رہیگا تقدیر سے ناخوش ہو جاویگا بدراہی مین جاویگا دوزخ مین
گرنے کا سزاوار ہوویگا دونون جہان مین بدبخت ہوویگا اللہ تعالی مومنون مسلمانون کو اُس بلا سے
اپنی پناہ مین رکھے اِس طرح کی آزمایش دنیا مین اللہ تعالی سب بندون کے ساتھہ کرتا ہی جب اُن
آدمیون کو جو کافر مشرک منافق بیدین ہین اور وے لوگ جو دین مین سست ہین دنیا ہی کے
طلب کرنیوالے ہین پاک پروردگار دیتا ہی اُنکو مال دنیا دولت اولاد مراد جو بیان کیجیئے دیتا ہی
ایسے دنیا مین دنیا کے کاروبار مین مشغول ہوتے ہین جو کوئی اُنکو ہدایت کرے آخرت کی راہ بتاوے
آخرت کے بھلے کی باتین بتلادے اُس ہدایت کو کچھ نہین سمجھتے دین کی باتین کچھ نہین سنتے جو کوئی
اُن لوگون سے کہتا ہی تم دنیا مین اتنے مت مشغول ہو جاؤ دنیا کے مال کے اوپر مغرور مت
رہو غافل مت ہو ظلم زیادتی گناہ مت کرو آخرت مین پکڑے جاؤگے دوزخ مین پڑوگے آگ
مین جلوگے سمجھو بندگی کرو اپنے کفر شرک نفاق کو چھوڑو ایمان کے مسلمانی کے کام مین سستی مت
کرو تو وے لوگ اُس کے جواب مین کہتے ہین ہمکو خدا نے بزرگی دی اپنا ملک مین دولت مین بڑا کر دیا
ہی ہمکو کیا پرواہ ہی کچھ نہ ہوویگا دنیا مین ہم بڑے ہین آخرت مین بھی ہم کو بڑائی ہوویگی اور محنت
کرنے سے ہم کو کیا کام ہی اور جو لوگون کو وہ خاوند پاک آزمایش کرتا ہی روزی رزق کو تنگ
کرتا ہی فقیری ناداری مین آزماتا ہی تو بے آدمی لوگ اللہ تعالی کے قضیے مین سخت ناخوش ہوتے
ہین ناراض ہوتے ہین گلا کرتے ہین ہر وقت شکوہ کرتے ہین کہتے ہین ہم کو خدا نے خوار کیا ہماری اہانت
کی ہم کو رسوا کیا ایسے آدمی یے لوگ جنکو آخرت پر ایمان نہین آخرت کی خوبی کے اوپر یقین نہین
رکھتے دنیا ہی کی دولت کو مال کو دنیا کی جمعیت کو فراغت کو دنیا کے اسباب کو اولاد مراد کو بہت
بڑی بات بوجھتے ہین عزت آبرو سب طرح کی اُسی مین سمجھتے ہین اُسی کی زیادتی مین خوش
ہوتے ہین اور روزی کے کم ہونے کو فقر فاقے کو بہت برا جانتے ہین دنیا کے مال نہونے کو اپنی رسوائی اپنی
اہانت اپنی خواری خرابی سمجھتے ہین اُس سبب بہت ناخوش رہتے ہین ناخوشی ظاہر کرتے ہین گلا
شکوہ کرتے رہتے ہین بہت آدمی آپس مین جو کافر ہین مشرک ہین اور دنیا کے دولتمند ہین اور

اُن کو کوئی ہدایت کی بات کہے ایسے کاموں کی طرف بلاوے بڑے کاموں سے منع کرے تو ہرگز نہ مانیں اور یہی بات کہتے ہیں ہم اچھے ہیں ہمارا دنیا میں برا مرتبہ ہی اور جو آخرت سچی ہوویگی تو ہمارا بھلا ہی ہوویگا اور جو فقیر ذی میں ہووین تو بھی ایمان نہ لاویں اور کہیں خدا نے ہم سے دنیا میں کیا بھلا کیا جو آخرت کو بھلا کریگا جو اری خرابی میں پڑے ہیں اور دے لوگ جو منافق ہیں اور اُنکو اللہ تعالی نے دنیا میں مال دولت دیاہی تو اپنے نفاق ہی کو زیادہ کرتے ہیں ہدایت کی بات نہیں مانتے اپنے دل میں بھی کہتے ہیں خدا نے ہمیں اس طرح نے ایمانی ہی میں دولت دی ہی یہی بات ہماری بھلی ہی اور جو اُنکو فقیر کرے نادار کرے تو بھی نفاق کو زیادہ کرنے بڑھتے ہیں کہتے ہیں مسلمانی سے ہمکو کیا فایدہ ہوا ہی کلمہ پڑھنے سے ہم کو کیا نفع ہوا ہی جو کچھ مسلمانی کے کلام کریں اسی طرح دے مسلمان جو اپنے ایمان میں سست ہیں آخرت کی حقیقت کی خوبی اُنکو کچھ معلوم نہیں زیب زینت خوبی دنیا ہی کی دیکھتے ہیں اُسی کو بہت بڑی چیز جانتے ہیں جو خدا ے تعالی ایسا لوگوں کو دنیا کا مال و دولت دیکر ہی آزمایش فرماتا ہی تو دے لوگ اپنی اس دولت میں مغرور ہو جاتے ہیں دین کے علم سے دین کے کاموں سے دین داری سے دین کے عالموں فاضلوں سے بیزار رہتے ہیں حقارت کرتے ہیں حقارت کی نظروں سے دین کے لوگوں کو دیکھتے ہیں آپ کو بہت بڑا جانتے ہیں اپنے دل میں بوجھتے ہیں جو ایسی طرح سے ہمیشہ خوش رہینگے یہہ دل میں سمجھکر اپنی دنیا کی عیش میں خوشی میں سب دینداری کے کاموں کو بھول رہتے ہیں آخرت کے اپنے بھلے کی فکر نہیں کرتے اور جو تنگی تصدیع میں پڑیں فقیر فاقے میں پروردگار اُن کو آزمایش کرے تو اپنے دل میں بوجھتے ہیں زبان سے کہتے ہیں خدا نے زاری میں خرابی میں ڈالا ہی کیا ہمارا بھلا کیا نماز روزے سے کیا ہم کو فایدہ ہوا مسلمانی کے کاموں کا کیا اچھا بدلا دیا کا کرتے ہیں اللہ تعالی کی بندگی نکلے روزے نماز سے دل میں اعتماد کو سست کرتے ہیں ایمان اور مسلمانی کے کاموں کی جزا اچھے عملوں کا بدلا دنیا ہی کے مال دولت کو سمجھتے ہیں یہہ بات ایسا اعتقاد بہت بڑی جہالت ہی نادانی ہی آخرت کی حقیقت سے بے خبری ہی اللہ تعالی نے جو کچھ مومنوں مسلمانوں کے واسطے اچھے کاموں کا بدلا ہی آخرت میں مقرر کیا ہی اس سے بے وقوفی ہی بیہوشی ہی اور دے آدمی جو سچے مومن مسلمان ہیں یقین اُنکا عالم ہی اُنکے پاس دنیا کے مال دولت کا ہونا نہونا برابر ہی مال دولت کے ہونے سے کچھ اپنی عزت حرمت نہیں بوجھتے اور اُسکے نہونے سے اپنی لیے عزتی بے حرمتی نہیں بوجھتے عزت حرمت آبرو کرامت اپنی اسی میں بوجھتے ہیں جو

الله تعالی نے اُنکو جہل کی راہ سے نادانی کے گمراہی کے کوئے سے نکال کر علم کے ایمان کے درجے میں پہنچایا
مسلمان کیا مسلمانی کی دولت بخشی اپنی بندگی کی توفیق عنایت کی عبادتی بڑائی بزرگی آخرت میں دو حصے
ہیں جو ایمان میں مسلمانی میں رہیں تقوی میں زیادہ رہا وہ توفیق پانے اون میں اخلاق اچھے ہونے لگا اون
بد خصلتیں چھوٹتی جاویں نیک خصلتیں آتی جاویں الله رسول کی محبت زیادہ ہووے الله تعالی
کی یاد سے شوق سے دل معمور ہو جاویں رسول الله کی پیروی میں قایم ہو جاویں الله تعالی کی بندگی
میں محکم ہو ویں خلق کے اوپر شفقت کرتے رہیں سبھوں کے اوپر مہربانی کرتے رہیں اپنے مقدور سے
بھوکوں کا پیٹ بھریں ننگوں کو کپڑے پہناویں ہر ایک پر احسان کرتے رہیں سب کا بھلا چاہتے
رہیں یہ باتیں اور اسی طرح کی بہت باتیں ہیں جو مومن اپنی بڑائی ان میں بوجھتے ہیں اور
خواری خرابی ذلت حقارت کفر میں شرک میں نفاق میں بے ایمانی میں دیکھتے ہیں جسکو دیکھتے
ہیں ان بلاؤں میں پھنسا ہی جہالت سے کفر سے شرک سے نفاق سے نکل نہیں سکتا ویسے ہی بے
ایمانی کی باتوں کو بھلا جانتا ہی اور ایمان اور مسلمانی کے کاموں کو برا جانتا ہی اس سبب جو سچے مسلمان
ہیں بوجھتے ہیں بہت بڑی خرابی اور اہانت ہی جو خدا نے یہ بلا اُن کے اوپر ڈالی ہی خدا تعالی
سے پناہ مانگتے ہیں اور جو آپ میں دیکھتے ہیں کچھ غفلت آگئی بندگی کی توفیق کم ہو گئی کوئی گناہ
ہو گیا کسی فرض میں واجب میں خلل آگیا کوئی سنت ترک ہو گئی کسی حرام کی خواہش نفس
میں پیدا ہوئی دنیا کے مال کی دوستی دل میں آگئی اس ہی کے ادا کرنے میں کچھ خلل آگیا ان باتوں میں
اپنی حقارت ذلت سمجھتے ہیں ندامت کرتے ہیں شرمندہ ہوتے ہیں توبہ کرتے ہیں پھر الله تعالی
ان کو عزت کے درجے میں پہنچاتا ہی دین کے کاموں میں محکم ہو جاتے ہیں اور جسکو دیکھتے ہیں الله
تعالی نے اسکو دنیا کا مال دیا ہی دولت مند کیا ہی اور توفیق نہیں دی جو اس مال کو خدا کی راہ میں خرچ
کرے بخیلی کرتا ہی دین کی جگہہ میں نہیں دیتا نالایق کاموں میں حرام میں اٹھاتا ہی یتیموں کی خبر نہیں
لیتا ہی غریب فقیروں مسکینوں کو کھلانے پہنانے میں یاد نہیں کرتا اور صلہ رحم حق ہمسایوں کا مسافروں کا
اور جو حق اس کی گردن کے اوپر ہیں نہیں بجا لاتے ان باتوں کو اہانت حقارت بوجھتے ہیں
دنیا کے ہونے نہ ہونے میں بڑائی چھوٹائی نہیں بوجھتے یہہ بات الله تعالی فرماتا ہی * کلا * یہہ بات نہیں
جو تم گمان کرتے ہو ای کافرو مشرکو بے ایمانو دنیا آزمایش کا گھر عمل کا گھر ہی جزا کی جگہہ نہیں
اکرام اور اہانت کی بلکہ عزت اور خواری کا ٹھکانا جو عملوں کے بدلے مقرر ہوا ہی آخرت ہی دنیا نہیں

دنیا میں عزت اُس بات میں ہی جو جو کے کام کرو دنیا کے مال دولت میں ... ہی دنیا کی خواری خرابی
اس بات میں ہی جو برے کام ہو کر وہ بری خصلتیں تم میں ہووے ناداری فقیری میں نہین * بَلْ لَاتُكْرِمُونَ
الْيَتِيمَ * ... اہانت خواری تمھاری اُس مین ہی جو یتیموں کے حال کے اوپر نیکی نہین کرتے یہہ
بہت بری بات ہی کہ یہہ بد بختی ہی مسلمانوں کو لازم ہی جس بچے کا باپ مرجاوے اُس کے اوپر چاہیے
شفقت کریں پیار کریں اُسکے کھانے پینے کی خبر لیویں اُسکو تربیت کریں الله تعالی کے پاس
قبولیت کا درجہ پاویں اس بات کا اُلٹا کرنا کافروں بے ایمانوں کا کام ہی * وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى
طَعَامِ الْمِسْكِينِ * اور یہہ اہانت کی بات ہی جو آپس میں ایک دوسرے کو فقیر مسکین کے کھانا
دینے کے واسطے نہین اپنے آپ بھی کسی بھوکے کو کھانا نہین کھلاتے اور جو لوگ طاقت کھلانے
پلانے کی رکھتے ہین اُن کو غریبوں مسکینوں کے کھانا دینے میں رغبت بھی نہین دلاتے نصیحت بھی
نہین کرتے * وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا * اور یہہ بات ہی اہانت کی تمھاری جو کھاتے ہو
تم میراث کے مال کو بہت سخت کھانا حرام حلال میں کچھ تفاوت نہین کرتے اور میراث
والوں کا حصہ دبا رکھتے ہو بہت بہت طرح کی ... مشغول ہو بھانت بھانت کے
کھانا پکا کر رات دن کھاتے ... ہو پیٹ بھرتے رہتے ہو اور کچھ اپنی آخر کے بھلے کا غم نہین کھانے
دن رات کھانے ہی کی فکر میں کھانے ہی کے کام میں رہنا حیوانوں کا کام ہی یہہ بھی بہت بری بات ہی
* وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا * اور یہہ بات ہی اہانت کی تمھاری جو دوست رکھتے ہو مال کو بہت
دوست رکھنا مال خواہ حلال ہووے خواہ حرام ہووے بڑی محبت اُسکی ... ہو مال کے جمع کرنے
میں بڑی حرص ہی تمکو کسی طرح کا مال ہووے لے لیتے ہو یہہ سب باتیں بدبختی کی دلیلیں خرابی کی
نشانیاں ہین اِن باتوں میں اہانت ہی تمھاری ناداری فقیری میں اہانت نہین جو سچے مومن مسلمان
ہیں اُنکو دنیا کی اور دنیا کے مال کی محبت نہین الله تعالی کے حکم کی رسول الله کی متابعت پیروی کی دین
کے علم کی محبت دوستی رکھتے ہیں حلال کھاتے ہیں عبادت بندگی کی قوت کی نیت میں کھاتے
ہیں اپنے مقدور کے موافق ہر ایک کا حق پہنچاتے ہیں بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں مسکین فقیروں کی حاجت
بر لاتے ہیں یتیموں کے حال پر شفقت کرتے ہیں یہہ باتیں ہیں بڑائی عزت کی الله تعالی کے نزدیک
دنیا کے مال دولت میں کچھ بڑائی نہین * كَلَّا * لائق نہین نہ چاہیے کسی کے تئیں یوں اس طرح کا اعتقاد
رکھے دنیا کے مال و دولت میں اپنی بڑائی بوجھے فقیری کو خواری جانے فقیروں کو خوار بوجھے اور

بے ایمانی ہے دینی کر کام کرتا ہے * اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا * جس وقت کوٹی جاویگی زمین ملائی جاویگی ٹوٹ جاویگی کوٹنے پر کوٹنا یعنی کوٹنے پر کوٹنا ریزہ ریزہ ذرہ ذرہ ہو کر ہموار برابر ہو جاویگی بلندی پستی اونچا نیچا اس میں نرہیگا * وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا * اور آویگا حکم پروردگار تیرے کا خلق کی جزا دینے کے واسطے اول آخر کی خلقت زندہ ہووینگی سب جی اٹھینگے ہر ایک اپنے عملوں کا جزا بدلا پاویگا پروردگار کی قدرت کے کئی تماشے ظاہر ہووینگے اور آوینگے ہر آسمانکے فرشتے حشر کے میدان میں صف باندھ باندھ کر کھڑے ہووینگے اول تمام خلق کو اول آخرت کے آدمیوں کو پہلے آسمان کے فرشتے گھیر کر کھڑے ہووینگے دوسرے آسمانکے فرشتے صف باندھ کر پہلے آسمان کے فرشتوں کو گھیر کر کھڑے ہووینگے اسی طرح سے سب آسمانوں کے فرشتے صفیں باندھ کر ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہووینگے حکم کی انتظار میں ہووینگے جب جسکو حکم ہوویگا ویسا ہی کریگا * وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ * اور لائی جاویگی دوزخ اسدن فرشتے حکم سے پروردگار کے کھینچ لاوینگے حرکات میں حشر کے میدان میں حاضر کرینگے جس دن آیا ہی جب حکم ہوویگا دوزخ کو حاضر کرو ستر ہزار پہاڑ زنجیریں لگی ہووینگی ہر ایک زنجیر کے ستر ستر ہزار فرشتے لگ کر دوزخ کو کھینچ لاوینگے اسوقت دوزخ غصے سے جوش کریگی پہاڑ پہاڑ برابر شعلے دوزخ سے نکلینگے ایسی ہیبت کی آوازیں نعرے دوزخ سے نکلینگے جو حشر کے میدان میں کوئی نرہیگا خوف سے دہشت سے ہیبت سے اپنے دانتوں کے اوپر گر پڑیگا ہوش جو اس عذاب کی جانے رہینگے نبی پیغمبر فرشتے ولی مومن مسلمان بھی اس ہیبت میں پڑ جاوینگے گرجا ئینگے کافر منافقوں کی تو کیا بات ہی ہر کوئی اسوقت یا نفسی یا نفسی کہیگا کوئی کسیکو نہ پوچھیگا سب ہیبت کے مارے اپنی ہی اپنی فکر پر جاوینگے سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اپنی فکر اسوقت کچھ نکرینگے اپنی امت ہی کے واسطے دعا کرتے رہینگے کہینگے یارب امتی امتی الٰہی میری امت کو اس ہیبت سے غضب سے نجات بخش بچالے دوزخ اسوقت حضرت نبی صاحب کے جواب میں کہیگی یا محمد تجھسے اور تیری امت سے جو سچے مومن مسلمان ہیں کیا کام ہی اللہ تعالی اسوقت سب فرشتوں سے فرماویگا دیکھو میرے دوست کی طرف میرے حبیب کی طرف سبکو نفسی نفسی کہتا ہی محمد امتی امتی کہتا ہی اسوقت بھی حضرت محمد رسول اللہ کا درجہ مرتبہ سب خلق کے اوپر ظاہر ہوویگا سب کوئی جانیگا جو ایسا بندہ پیارا مقبول خدائے تعالی کا کوئی نہیں جب دوزخ ہیبت حشر کے میدان میں پڑیگی اسوقت ہر کسیکو اپنی حقیقت سوجھ پڑیگی دنیا کی زندگانی

کی حسرت کھاویگا دنیا مفت ہاتھ سے جاتی رہنے کا غم کھاویگا * یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی
لَهُ الذِّکْرٰی * اُس دن نصیحت لیویگا اپنے گناہون کو یاد کریگا آدمی اور کہان ہی تب
اسکو فایدے نصیحت کا دیے اوسکو جو دنیا مین کافر رہے مشرک منافق بیدین آخرت کے اوپر
ایمان نہ لائے قیامت کے دن کی حقیقت کچھ نہ جانی معلوم نکی دنیا کی فکر مین ہمیشہ رہے آخرت کی کچھ
خبر نکی خواب خیال جانا بری باتین کرتے کام کرتے رہے اپنے ایمان اور مسلمانی کو ٹھیک نکیا
اسی غفلت مین دنیا سے چلے گئے جب یہحال دیکھینگے آن کر پڑینگے تب ہزار وجہ طرح کی حسرتین
اپنے دل مین کرینگے افسوس کرینگے کہینگے ہم نے کیا کیا کیسا کیا پیغمبرون کی ہدایت کو ناخاطر مین نلائے
مرشدون کی بات نہ سنی کچھ اوچھا کام نکیا بہت پستاوینگے اس دن سب خبرون کو سچ جانینگے
سب نصیحتون کو اپنے دل مین مانینگے کہینگے پیغمبر سچ کہتے تھے ہم کو یقین نہ تھی اللہ تعالی فرماتا ہی اُس
وقت اُن کی نصیحت قبول کرنی کچھ فایدہ نکریگا افسوس کرنا کچھ کام نہ آویگا کام کا وقت گذر گیا عمل
کا ٹھکانا دنیا مین تھا فایدہ جانا تھا آخرت بدلے کی جگہہ ہی عملون کی جاگہہ نہین ہی جسنے دنیا مین اللہ تعالی
کا حکم بجالایا مرضی کے رضامندی کے کام کیے اچھا بدلا پاویگا اور جسنے حکم نمانا بُرے کام کیے خوار
ہوویگا برا بدلا پاویگا اور جسوقت کافر بے ایمان کو بری صورتین عذاب کی صورتین نظر آوینگی
ہیبت پڑینگی اپنا حال برا دیکھیگا * یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ * کہیگا کاش کے مین آگے بھیجتا
اپنے اس جینے کے واسطے بیدین بے ایمان آدمی اُس وقت غم کھاویگا حسرت کریگا کہیگا ہائے مین کیا
برا کام کیا خوب ہوتا جو دنیا مین ایمان لاتا بندگی کرتا دنیا کی تھوڑی زندگانی مین خیر کا کام کرلیتا اس دن
کے واسطے اس جہان کے ہمیشہ کے جینے کے واسطے خوبیان نعمتین دو چندن مین پہنچتین اس حسرت مین
اپنا ماتھا مارنا ہوویگا کچھ فایدہ نہ کریگا * فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ * پھر
اُس دن قیامت کے روز عذاب نکریگا خدا کا سا عذاب کرنا کوئی اور بند نکریگا خدا تعالی کا سا بند
کرنا کوئی اللہ تعالی کافرون منافقون کو ایسا ایسی طرح سے عذاب کریگا جو ایسا سخت عذاب
کرنا کسیکے اوپر کسی بندیکو قدرت نہین اور ایسے محکم بندون قیدون مین دوزخ کی انکو بند کریگا
جو کوئی کسیکو اس طرح سے بند نکرینگے کافر مشرک منافق ایسے سخت بندون مین طوق زنجیرون
مین پڑینگے جو تمام آسمان زمین کی خلق جمع ہووین اور چاہین کہ ایک دوزخی کافر مشرک کو
چھڑا لیوین نہ چھڑا سکینگے سب کوئی اُن قیدون کے توڑنے مین عاجز ہوجاوینگے پھر اللہ تعالی نے

اور قسموں کی حقیقت کو بیان فرما کر کچھ تھوڑے مومنوں مسلمانوں کی حقیقت کو بیان فرمایا جس وقت مومن
مسلمان پاک دین پاک اعتقاد دنیا سے اٹھایا چاہتا ہی دنیا کو چھوڑتا ہی آخرت کی طرف کوچ کرتا ہی
جان بدن سے جدا ہوتی ہی اُس وقت سے خداے تعالی کی طرف سے فرشتے اُسکو خوش خبری سناتے ہیں
کہتے ہیں * یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ * اے جان پاک آرام پائی * اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً
مَرْضِیَّۃً * رجوع کر چل اس دنیا سے اپنے پروردگار کی طرف اس حال میں جو تو خداے تعالی سے راضی
ہی اور خداے تعالی تجھ سے راضی ہی یہہ خوش خبری اُس بندے کو آوینگی جس بندے نے ایمان میں آرام
پایا ہی خدا کی بندگی عبادت میں فکر اور بیان اہی اُس کے دل نے اللہ تعالی کی یاد میں اخلاص میں محبت
میں آرام پایا ہی اللہ تعالی کے حکم میں راضی ہوا ہی اللہ تعالی کو آپ سے راضی کیا ہی فرشتے اُسکو
آخر وقت میں یہہ خطاب کرینگے خوش ہو کر آسانی سے اس دنیا کو چھوڑ دیگا اُس جہان کو جاویگا
پروردگار کی رحمت میں داخل ہوویگا اور اپنے خاص بندوں کو بغیر واسطہ فرشتے کے اللہ تعالی
آپ خطاب کرتا ہی فرماتا ہی * فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ * پھر داخل ہو اے پاک
جان پاک میرے خاص بندوں کے درمیان اور میری بہشت میں میری خاص رحمت میں داخل
ہو آرام کر خوش رہ یہہ رحمت کا خطاب مومنوں کے حق میں مرنے کے وقت بھی ہوتا ہی اور جس وقت
قیامت ہوویگی قبروں سے اپنی مراد کو اُٹھیگا اُس وقت بھی ہوویگا آخر جس وقت مومن بہشت
میں داخل ہووینگے اُس وقت بھی یہہ خطاب ہوویگا لیکن رحمت کے فرشتے یہہ خوش خبری سناتے
ہیں اور کبھو بے واسطہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے آپ یہہ خوش وقتی سناویگا اور خطاب
کی سب طرح کی لذتیں اور نعمتیں اور خوش حالیاں مومن کو ہو جاوینگی اور جن بندوں کی روحیں
پاک ہیں اُن روحوں کے اوپر یہہ خطاب ہووینگے اللہ تعالی یہہ خطاب آخرت اِن بندے گناہگار کو
بھی پاک بندوں کے صدق سے نصیب کرے آمین آمین آمین **

* سورہ بلد کی بیچ مکے میں نازل ہوئی بائیس آیتیں ہیں بیاسی کلمے اور تین سو انتیس حرف ہیں *
* بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ * * لَا اُقْسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ *
قسم کرتا ہوں میں اُس شہر کی سوگند ہی مکے کے شہر کی بڑا مبارک شہر ہی * وَاَنْتَ حِلٌّ بِہٰذَا الْبَلَدِ *
اور تو حلال ہوویگا اُس شہر میں تجھکو قتال کرنا مکے میں حلال ہوویگا اور حال یہہ جو تو داخل ہی یا محمد
اُس شہر میں تو رہنے والا ہی تیرے رہنے کی جگہہ ہی مکے کے شہر کو اللہ تعالی بڑی بڑائی بخشی

ہوتا ہی چوکیداری کرتا ہی کتنی کتنی محنت کے پیچھے نوالا منہ میں پڑتا ہی دوکاندار کتنی ناونکی
لالچ میں سارے دن اپنی دوکان میں قید ہو بیٹھا رہتا ہی مزدور کئی پیسون کے واسطے سر کے اوپر
بھاری بوجھ اٹھاکر سختی کھینچتا ہوا کوسون دور اٹھالا جاتا ہی لوہار تھوڑی مزدوری کی خاطر سارے
دن آپ کو آگ میں جلاتا ہی دھوئیں میں تن بدن کو کالا کرتا ہی اسی طرح ہر ایک کسب جو قوت
پیدا کرنے کے واسطے کام ہی بغیر محنت بغیر سختی پائے نہیں ہوتا ہی ہر ایک آدمی بادشاہ سے لیکر
غریب فقیر تک سختی میں رہتے ہیں بادشاہ یہہ مال پایا ہی دولت پائی ہی طبیعت اسکی کہتی ہی
سب طرح کی لذتین لیتا رہ مزے اڑاتا رہ آرام کرتا رہ سب لوگ اسکے پاکو گھیر لیتے ہیں
غرضین حاجتین عرض کرتے ہیں ہزار غرض کے مقصود کہتے ہیں اندر باہر پھر بیٹھ جہیں ملتی ایک دم
خاطر جمع کے ساتھ آرام نہیں کر سکتا پھر دشمن مدعی ہر طرف لگے ہی رہتے ہیں دیکھتے
ہیں جو یہہ عیش میں پڑے غافل ہو جاوے تو اس کا ملک چھین لیوین ملک میں ہرج مرج ڈال
دیوین پھر لشکرکشی کی لڑائی کی سختی اٹھاوین پھر اللہ و رسول کا حکم ہی جو خلق کی نگہبانی
کرتا رہ آپ تو آرام میں مت ڈال عدل کر احسان کر ظلم مت کر تمام رعیت کی نیکی بدی کی زور
[illegible] کی پرسش تجھسے ہونی ہیں بادشاہ ان قیدون میں [illegible] ہوتے ہیں اور رعیت ہمیشہ
بادشاہون کے حکم میں ہیں خوف میں ڈر میں ہیں حاکمونکی پرسش مار دھاڑ کی سختی کھینچتی ہین
اولاد باپ کے استاد کے حکم میں چلنے کا خدمت کا رنج کھینچتے ہیں ماں باپ اولاد کے پالنے کی
تربیت کی سختی میں ہیں جورو خاوند کے ہاتھ میں پھنس رہی ہی خاوند جورو کے ہاتھ میں اٹک رہا
ہی لونڈی غلام میان بی بی کے حکم میں رات دن کام کاج مار دھاڑ میں بند ہیں ایسی میان انکی شرارت
میں کام کے بگاڑ میں مشغول ہیں عاجز ہورہے ہیں تنگ ہیں گالی مار کی لے کر تھک گئے ہیں پھر سب
آدمی ان جھگڑون کے ساتھ ہر کوئی جب سے بالغ ہوا ہی تب ہی سے شریعت کا حکم آیا ہی اللہ رسول
کا فرمان پہنچا ہی دین کا علم سیکھنا ہر ایک پر فرض ہی مسلمانی کے کام کرتا رہ اور کام سوا اے
مسلمانی کے مت کر آپ کو پاک رکھ غسل کر وضو کر نماز پڑھ روزہ رکھ زکوۃ دے حج کر ایسا کر
ویسا کر اچھا کام دین کا کرتا رہ برا کام چھوڑ دے حق پہچان حق میں لے حق میں دے حلال کھا حرام
مت کھا حق کی طرف منہ جا اچھا کریگا تو آخر کو اچھا بدلا اچھی جزا پاویگا برا کام کریگا تو آخر کو
بری جزا پاویگا پھر آدمی کی طبیعت میں ہزارون طرح کی بری باتین چھپی ہوئی ہیں شہوت

غصہ حرص ہوا گناہ غرور تکبر اور بہت ایسی چیزیں بھری ہیں اُس کی طبیعت میں موجود ہیں
کبھی شہوت حرص لالچ غالب آئی ہی حلال حرام کے اُوپر نظر نہیں کرنے گا نے اپنی لی طرح حلال
وا سگے آدمی یا حرام اندھا ہوکر اُس میں جا پڑتا ہی پیچھے کیا ہوویگا مار کھاویگا تاڑا جاویگا کچھ
دیکھتا نہیں کبھی غصے کے آگ اُٹھنے ہی لڑتا ہی جھگڑتا ہی ناکہانی کرتا ہی بھاڑ کھانے کو دوڑتا
ہی کیا بھیرتا یا اکھڑ ہوجاتا ہی آپ ہی خدا تو ایسی میں مغلوب ہوجاتا ہی خدا رسول کے حکم پر نظر نہیں
رہتی آدمی جو چاہے اِس حال کو نظر کرے غور کر کر دیکھے تو جانے کس طرح کی محنت میں سختی
رنج کھینچنے میں پڑا ہی ہر ایک شریعت کا خدا حکم ہی اللہ تعالی کی طرف سے حکم ہی بھر کر بہت
نکر اُس کا نفس جو دنیا کی بہت زینت مانگتا ہی دنیا کی لذتیں مزے چاہتا ہی خدا حاکم ہی طبیعت
جو اپنا پیٹنا مانگتی ہی خدا حاکم ہی شیطان خدا حکم کرتا ہی خدا رسول کی بے فرمانی کی طرف اتا ہی
خالق یار دوست جدے جا حاکم ہیں اپنی طرف کھینچتے ہیں جورو بیٹا بیٹی اپنی خدمت میں بلاتے ہیں
کہتے ہیں تو بہشت میں جا خواہ دوزخ میں گرے ہمارا کام کر دے ہمارے کھانے پہننے کو سطے آئند کو نے
حلال ہووے یا حرام نان جاوے ہم کو کام ہی یہ آدمی بیچارا غریب عاجز اس سختی میں پڑا ہی
گڈھ مڈ جاوے جو اللہ تعالی کے حکم کی طرف جایا چاہے اللہ رسول کو اختیار کرے تو بغیر بہت
بڑی سختی اُٹھائے نہیں جا سکتا اور جو یہ اُٹھائے تو بھی اور غیروں کے حکم میں ماو اُتارا پھرتا
رستے ہزاروں خواریوں میں پڑا رستے ہر طرح مشکلیں ہی مشکلیں آگے آتی رستے بھر اور طرح
کی سختیاں لگی رہتی ہیں آزار بیماری سب جاڑا اور دکھ گھیرے ہیں اور سانپ بچھو باگھ
بھیڑیا جن بھوت بلا مچھر مکھی کیڑا اور بہت طرح کی بلائیں خدا کی دشمن ہیں پھر کے ضعیفی
کے رنج میں پڑتا ہی ہر طرح کی قوت کم ہوتی ہی کوئی آدمی اُن سب طرح کی محنتوں سے خالی نہیں
دنیا میں اُن سختیوں سے فراغت کر بیٹھ نہیں سکتا پھر اُن سب سختیوں کے ساتھ آخر کو موت
کی سختی جان کندن کی سختی گھربار جورو بیٹا بیٹی یار دوست کی جدائی کی سختی پھر جن کو
اللہ تعالی اپنے فضل کرم سے دنیا میں اچھے عملوں کی توفیق بخشی اپنی طرف آنے کا شوق دیا اپنی
راہ میں چلایا پھر اُنھوں نے حق کی راہ میں سچے دین کے طریق میں محنت کی دنیا میں اللہ تعالی
کے حکم میں چلے اور کسی کا حکم اپنے اُوپر نہ لیا شیطان کے اُوپر طبیعت کے اُوپر اور جو کوئی خدا کی راہ
سے پھیرنے والا تھا اُن سب کے اُوپر غالب آیا سب کے ہاتھ سے اپنے دامن چھڑایا سب

کیا ہی وہی پاک خاوند اُس کے اُوپر اور سب خلق کے اُوپر قادر ہی زور آور ہی ہر بات کے اُوپر
قادر ہی جسکو جو کچھ چاہے سو ایک دم میں کر ڈالے وہ کافر کیا جانے ہی تمام عالم کو آسمان زمین کو جس
وقت چاہیگا ہلاک کر دیویگا قیامت نابود کر دیگا پھر سب کو پیدا کر کے جسکو جس جس طرح کا
بدلا دینا چاہیگا دیویگا خبر میں آیا ہی جب پاک پروردگار نے چاہا اُس کافر کو ہلاک کرے وہ اُسی تکبر
میں غرور میں تھا جو حکم ہوا ایک اُس کے پیٹ میں بڑی سختی سے درد پیدا ہوا سب کچھ بھول
گیا زمین پر پڑا ہوا لوٹتا تھا فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا محمد کے خدا نے مجھکو مارا اُسی طرح فریاد کرتا کرتا
مرگیا * یقُولُ اَھلَکتُ مالاً لُبَدًا * کہتا ہی ہلاک کیا کھویا میں نے مال بہت دشمنی میں عداوت
میں محمد کے اور لوگوں کو وہ کافر جھوٹ دیتا تھا دیتا جو کسی طرح سے کوئی آدمی حضرت نبی صاحب
کو آزار پہنچاوے تصدیع دیوے سب جھوٹ کر دشمنی میں مال اپنا خرچ کرتا اور اپنے دل میں
بوجھتا جو اور کسی کو خبر نہیں اِس واسطے فرماتا ہی پروردگار تعالیٰ * اَیَحسَبُ اَن لَّم یَرَهٗ اَحَدٌ *
کیا گمان کرتا ہی وہ کافر بہت جو نہیں دیکھا اُس کو کوئی نہ اُس مال کے خرچ کرنے میں ایسے برے
کام میں اُسکے اُن عملون کو کوئی نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہوں کے اچھے برے دل کے بھیداور کے
سب نیتون کو اچھی طرح سے جانتا ہی دیکھتا ہی ہر طرح کے بدلا دینے کے اُوپر قادر ہی * اَلَم نَجعَل
لَهٗ عَینَینِ * کیا نہیں دیا ہم نے آدمی کو کیا نہیں پیدا کین ہم نے آدمی کے واسطے دو آنکھین بینا دیکھنے
والیان جو اُن آنکھون سے آسمان زمین سب کچھ دیکھتا ہی * وَلِسَانًا وَّشَفَتَینِ * اور زبان گویا
باتین کرنے والی اور ہونٹ جنکے سبب مونھ کی زیب و زینت ہی بہت باتین ہونٹون کے
سبب مونھ سے نکلتین ہین دانتون کے اُوپر پردے ہین مونھ کے کیواڑ ہین جب دانت نہ تھے
تب ہونٹون ہی سے ماں کا دودھ کھینچتا تھا کھاتا تھا پیتا تھا دم کرنا پھونکنا ہونٹون کا کام ہی
وَهَدَینٰهُ النَّجدَینِ * اور ہدایت کی راہ بتائی ہم نے دو پستان کی لیے سب بھی ایک بہت بڑا
احسان ہی پروردگار کا اِس آدمی کے اُوپر جو اپنے دل میں سمجھ کر دیکھے معلوم کرے جب ماں کے پیٹ
سے نکلتا ہی کچھ بوجھ سمجھ نہیں رکھتا کسی بات کو نہیں بوجھتا کسی اور کے بے بتائے اللہ تعالیٰ کی
قدرت سے پستان کی طرف قصد کرتا ہی دودھ ہونٹون سے پکڑ کر پینے لگتا ہی پرورش پاتا ہی
اور جب آدمی کو اللہ تعالیٰ عقل بخشتا ہی بالغ ہوتا ہی اُس کے واسطے دو طرح کی راہ بیان کر دی
ہین نیکی بدی کی راہ کی باتین اپنے کلام صحیح کر اپنے پیغمبر کی زبان سے دین کے عالمون کی زبان سے

سب کنیکو سمجھائے ہیں عقل دی ہی آدمی کو نیک بد کے پہچاننے کی زبان سے سمجھ رکھتی ہی جو پہچان
کر نیک راہ میں چلے بری راہ میں نکالے ایسی نعمتیں اسکو مفت بخشیں ہیں اُن نعمتوں کا شکر نوکر نیکو
کا فرض ہوتا ہی نیک راہ جسکے کام آدمی کے اوپر بہت بھاری پڑتا ہی اچھے کامون کو بہت سخت
جانتا ہی اور برے کامون کو بہت آسان بوجھتا ہی نرم بانو ان پر بہت خوشی سے دل لگاتا ہی
اچھی باتون سے دور بھاگتا ہی دین میں سدا آسانی ہی کی بات تو ہو ند ھتا ہی پر نہیں بوجھتا ہی
جو آدمی کو سختی کے واسطے پیدا کیا ہی جسنے دنیا میں اچھی راہ چلنے کی سختی اُٹھائی اچھے
کام میں محنت کی آخر کو آسانی کی راہ میں آرام سے چلا جاویگا اور جس نے دنیا میں آسانی اختیار کی
نت کے آرام میں طبیعت کی خوشی میں رہا آخر کو بہت بڑی سختی میں پھنسیگا اس بات کو اللہ
تعالی فرماتا ہی * فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ * پھر در نہ آیا داخل نہ ہوا آدمی سخت راہ میں وہ آدمی
جس نے اللہ تعالی کی نعمتون کو نہ بوجھا شکر نہ کیا اپنی طبیعت کی خواہش میں چلا گیا وے کام کہ جنکے
جن کامون میں خدا ے تعالی کی خوشنودی ہی رضامندی ہی ایسے کامون کو سخت جانا نفس کی ہوا
کی طبیعت کی شیطان کی مخالفت نہ کی اُن سے مجاہدہ کیا لڑائی دین کے دشمنون کے ساتھ
نفس سے شیطان سے نہ کی خدا کی راہ میں چلنے کے رنج نہ اُٹھائے قیامت میں دوزخ کی سخت راہ
سے گذر نہ سکیگا پل صراط سے نہ اُتر سکیگا * وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ * کیا جانتا ہی تو اے جاننے والا
کیا چیز ہی عقبہ سخت راہ سخت کام جسکی دنیا میں کسی سے آخرت کی راہ آسان ہو جاتی ہی وہ کام
یہ ہی * فَكُّ رَقَبَةٍ * چھڑانا کھولنا گردن کا ہی غلامی کی قید سے غلام کا آزاد کرنا ہی خدا کے واسطے
* اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ * یا کھانا کھلانا ہی کھانا دینا ہی بھوک کے دنون میں * يَتِيمًا ذَا
مَقْرَبَةٍ * کسی یتیم کو جو قرابتی ہووے اپنے بھائی بند خویش اقربا سے ہووے * اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ *
یا کسی مسکین کو جو خاک میں ہووے بے فرش بچھونا نہیں پاتا خاک میں پڑا رہتا ہی زمین میں گر
رہتا ہی بہت محتاج ہی مسکین فقیر جو عیال دار ہی جورو بیٹا بیٹی رکھتا ہی اور کہیں کی اُسکو
آمدنی نہیں خرچ بہت چاہیے اس سبب خراب حال ہی اور جو فقیر قرض دار ہی حاجتمند ہی
ہاتھ خالی ہی اور وہ جو بیمار ہی کوئی اُسکا خبرگیر نہیں زمین میں گرا رہتا ہی اور جو کوئی غریب
مسافر ہی اپنے شہر سے دور پڑا ہی کوئی اُسکو پوچھتا نہیں ایسے لوگون کی خبر لینی حاجت
بر لانی خدا تعالی کی رضامندی کی بڑا کام ہی یہ سب کام غلام کو آزاد کرنا مکاتب کی مدد کرنی

جو اُسکی گردن آزاد ہووے بھوکھون کو کھانا کھلانا ہر حال میں خاص کر ایسے وقت میں جو گرانی ہووے قحط ہووے یتیمون کے اوپر مہربانی ہووے تصدیع ہوا ہے بھوکھے مرتے ہیں تو کچھ کسب کا مقدور ہووے خدمت کیسی ناحق مزدوری یتیمون کی پرورش کرنی فقیرون محتاجون کی ہر طرح سے خبر لینی کام کر دینا یہ سب کام وے کام ہیں جنکے سبب دنیا آخرت کی مشکلین آسان ہوتی ہیں مصیبت و دوزخ کی آسانی سے کٹ جاتی ہی اور یہہ کام کرنے والا بسر اطمہ شتاب پار ہوجاتا ہی یہہ بہت بڑے کام ہیں اُن کامون کی خوبیان بیان مدیثون میں بہت ہیں حضرت نبی صاحب نے فرماتا ہی جو کوئی غلام لونڈی آزاد کرتا ہی حق تعالی ہر ایک عضو ہاتھ پاؤن سارے بدن کے بدلے غلام کے لونڈی کے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو ہاتھ پاؤن تمام بدن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیتا ہی دوزخ سے خلاص پاتا ہی * ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا * پھر ہووے یہہ سب کام کرنے والا اُن لوگون سے جو ایمان لائے ہیں یعنی مومن ہے سب کام ایمان کی راہ سے کرتے ہیں خدا ے تعالی کے حکم سے رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے نام کے واسطے کچھ طمع توقع کے واسطے نہیں کرتے * وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ * اور آپس میں نصیحت کرتے ہیں دنیا کے رنج میں مصیبت میں بلا میں تنگی میں تکلیف میں یہہ مومن مسلمان اور مومنون مسلمانون کو صبر دلاتا ہی اور گناہون سے دور رہنا صبر کرنا سناتے ہیں خدا کی بندگی میں صبر کر کے قایم رہنا فرماتے ہیں * وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ * اور آپس میں وصیت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کرنا خلق کے اوپر شفقت کرنی لوگون کے حال پر بتاتے ہیں * أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ * یہ لوگ ہیں یمن کے برکت کے صاحب دین دار ایمان کی قوت رکھنے والے قیامت میں داہنی طرف عرش کی کھڑے ہونے والے اور نامۂ اعمال کے اُن کو داہنے ہاتھ میں دیوینگے میثاق کے دن حضرت آدم عم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے داہنی طرف بہشت میں جاوینگے یہہ اُن مومنون کا حال ہی جو اپنے ایمان میں مسلمانی میں پورے ہیں کامل ہیں اور اورون کو بھی ایمان میں مسلمانی میں کامل کرتے ہیں ہدایت کرتے ہیں آپ خیر کے کام کرتے ہیں اور دوسرون کو خیر کے کامون کی دلالت کرتے ہیں اپنی خیر کے کام کا ثواب پاتے ہیں اور اُن کی ہدایت کرنے کا ثواب بھی پاتے ہیں ہر ایک طرح کے آدمی کو اُس کے حال کے موافق خیر کے کام سکھاتے ہیں جو لوگ فقیر ہیں محتاج ہیں اُن کو صبر سکوت کی نصیحت کرتے ہیں تو فقیری محتاجی کا ثواب اور ہر طرح صبر کا بے حساب ثواب پاتے ہیں اور جو لوگ دولت مند ہیں اُن کو خیر کے کام سکھاتے ہیں تو فقا مونکو

آزاد کرنے کا ثواب بھوکھوں کو کھانے کا ثواب. تیموں کے اوپر شفقت مہربانی کا پرورش کا ثواب
فقیر مسکین محتاج کی حاجت بر لانے کا ثواب لیتے رہیں جیسے دنیا میں دولتمند ہیں آخرت میں بھی
ہمیشہ کی دولت پاویں یے لوگ ہیں پھر رشد ایسے خوب دین کی طرف ہدایت کرنے والے ایسے
اچھے نیک عمل سکھانے والے اور یے لوگ ہیں سچے مسلمان جو ایسے لوگوں میں داخل ہو وے ایسے
کام کرتے ہیں جو فقیر ہیں غریب ہیں تو آپس میں فقیروں کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور جو دولتمند
ہیں آپ کو خیر خوبی شفقت مہربانی خلق کے اوپر کرتے رہیں اور اور دولتمندوں کو رحم کرم
فقیروں مسکینوں کے حق میں سکھاتے رہیں دین کی دنیا کی دولت خوبی پاتے رہیں یہ کام نیک بختی
کی سعادت کی نشانیاں ہیں اول ایمان دوسری نصیحت کرنی صبر کرنے کے اوپر تیسری نصیحت
کرنی خلق کے اوپر شفقت مہربانی کرنے کی چوتھی بندہ آزاد کرنا پانچویں کھانا کھلانا قوت کی خبر
لینی محتاجوں کی خدای تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے * وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ * اور وے لوگ جو کافر ہیں ایمان نلائے انہوں کو نالائے نشانیاں جو ہماری وحدانیت
کی ظاہر ہیں قرآن کتابیں پیغمبروں کے معجزے ان کے اوپر یقین نلائے اچھے خیر کے کام کچھ نہ کئے یہی
لوگ ہیں شامت والے بدبختی والے بائیں شوم نحس نامبارک میثاق کے دن یے لوگ حضرت آدم عم
کے بائیں ہاتھ کی طرف تھے دنیا میں اچھی راہ میں نچلے اچھے کام میں سست رہے قیامت کے دن انکے
عملوں کے نامے بائیں ہاتھ میں دیویںگے عرش کی بائیں طرف سے دوزخ میں داخل ہو وینگے * عَلَيْهِمْ
نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ * اوپر ان کے ہووےگی ایک سخت آگ سب مسلمان گناہگاروں کو حکم ہو ویگا
دوزخ سے نکلنے کا درجہ بدرجہ نکالینگے جب سب نکل چکینگے تب حکم ہو ویگا دوزخ کے دروازے بند
کر دینے وے بند کر دیوینگے اس طرح سے محکم بند ہو وینگے جو ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہیں کھلینگے دوزخ
کے کافر اندر گھٹ گھٹ کر جاوینگے نہ باہر سے کوئی باد ٹھنڈی اندر جاویگی نہ اندر سے آگ کا
دھواں بخار باہر نکلیگا اللہ تعالی مومنوں مسلمانوں کو دنیا آخرت میں اپنے غضب سے پناہ میں رکھے
آمین آمین آمین * سورہ شمس مکی ہے پندرہ آیتیں چودن کلمے دوسو چھیالیس حرف ہیں *

* بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ *

* وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا * قسم ہے آفتاب کی اور اسکی روشنی کی صبح کے وقت کی * وَالْقَمَرِ اِذَا
تَلٰهَا * اور قسم ہے چاند کی جب سورج کے پیچھے نکلتا ہے چودھویں رات کا چاند اور سوگند ہے چاند کی

جو نکلتا ہی رات کو سورج کے پیچھے پہلی رات کی روشنی آفتاب کے ڈوبنے کے پیچھے ہوتی ہی
* وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا * اور قسم ہی دن کی جب روشن کیا خدا ے تعالی نے آفتاب کو دن میں
روشن کیا رات کے اندھیارے کو دور کیا تاریکی جاتی رہی دنیا کی زمین سب روشن ہو گئی * وَاللَّيْلِ
إِذَا يَغْشَاهَا * اور سوگند ہی رات کی جب ڈھانپ لیتی ہی چھپا لیتی ہی اپنے اندھیارے
سے سورج کو زمین کو دن کو اللہ تعالی اُن چیزون کی قسم کرتا ہی ہر ایک چیز پروردگار کی قدرت کی
بڑی نشانی ہی دوزخ بہشت بڑی علامت ہی اللہ تعالی کی قدرت کی بہت بہت نفع خلق کو سورج
سے تعلق ہیں تمام جہان آفتاب کے نکلنے سے روشن اجالا ہو جاتا ہی کھیتون کے اناج دھوپ ہی میں
پکتے ہیں جس چیز کا سکھانا درکار ہوتا ہی دھوپ ہی میں سکھاتے ہیں حرارت سورج ہی کی گرمی سے دفع ہوتا
اور جو کچھ فایدے ہیں سورج کے پیدا کرنے میں سب کمیا بہت فایدہ معلوم ہیں اور بہت بہت فایدے
معلوم نہیں اور چاند سے دوسری نشانی ہی پروردگار کے قدرت کی بہت بہت فایدے چاند میں
رکھے ایک بڑا فایدہ یہ ہی جو چاند کے گھٹنے بڑھنے سے شمار برسون کا مہینون کا دنون کا مانا جاتا ہی
تاریخین پچھلی خبرونکی پچھلے لوگونکی معلوم ہوتی ہیں دین دنیا کے کام معاش کے واسطے ہی اور رات
آرام کے واسطے زراعت کے واسطے * وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا اور سوگند ہی آسمان کی اور اُسکی جس نے
بنایا آسمان کو * وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا * اور قسم ہی زمین کی اور اُسکی جس نے بچھایا ہی زمین کو
* وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا * اور قسم ہی ہر ایک نفس کی یعنی ہر جان کی اور اُس کی جس نے ہر ایک
نفس کو جان کو راست کیا سنوارا تمام کیا پورا کر دیا ہاتھ دیئے پاؤن دیئے آنکھہ کان اور جو کچھ چاہتا تھا
درکار تھا ہر ایک کو دیا آنکھہ میں دیکھنا رکھا کان میں سننا رکھا دل میں بوجھنا رکھا ہر چیز میں آدمی
کی ایک طرح کا فایدہ رکھا ان آیتون میں اللہ تعالی نے آسمان زمین جان کی قسم کھائی اور اپنی
بھی آپ قسم کھائی آسمان کا بنانے والا زمین کا بچھانے والا تن کا درست کرنے والا سب آپ ہی
ہی اور کس کو قدرت ہی جو بنا سکے اور فرمایا * وَمَا سَوَّاهَا * اس میں اشارت ہی جو کوئی کچھ چیز بناتا ہی
کچھ کام کرتا ہی حواس کو ناتمام چھوڑ دیتے پورا کرنے کے جانین یہہ قدرت نہیں رکھ سکتا ہی [illegible] اور جو
کوئی سب کچھ جانتا ہی سب کچھ سکتا ہی کیون کر تمام نہ کرے پورا نہ بناوے پروردگار کو ہر طرح کا علم
ہی سب کچھ قدرت ہی ہر ایک آدمی کو پیدا کیا تو تمام کیا پورا بنا دیا * فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا *
پھر الہام کیا [illegible] نفس کو اُس کے باطن میں ظاہر کر دیا اس کی برائی کو اور

یعنی جو بہت بڑے اصحابوں میں ہیں حضرت رسول صلعم کے اوپر اول ایمان لائے ہیں حضرت ابوبکر
صدیق کے ساتھ مکہ میں اور بہت تو اور حبشی ان میں کا ہوا اس مشرک کے غلام تھے امیہ بن خلف کے
والدین غیر تھے جب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت مضبوط ہوئے
اللہ تعالیٰ کی بندگی میں جو دن گذرتے تھے چھپا کر قائم ہوئے ایک روز لوگوں نے ظاہر کر لیے تھے اُنکی
مسلمانی کی خبر امیہ کو معلوم ہوئی ایک دن اُسنے حضرت بلال سے پوچھا کہ اے بلال تو کسکی بندگی کرتا ہے بتوں
کو تو جانتا ہے یا محمد کے خدا کو پوجتا ہے حضرت بلال نے کہا میں اسی معبود برحق کی بندگی کرتا ہوں جسکا دوسرا
کوئی شریک نہیں آسمان زمین کا اور سب خلق کا پیدا کرنے والا پالنے والا وہی ہے وہی لائق بندگی کے
اللہ تعالیٰ سچا خدا زندہ ہے اور ان بتوں کے پوجنے سے میں بیزار ہوا ناخوش ہوا اُنکی بندگی سے فائدہ نہیں
امیہ یہ باتیں سنکر ناخوش ہوا کہا اگر تو دین سے پھر بیزار ہو نہیں تو میں تجھکو مار ڈالونگا عذاب
کرونگا حضرت بلال نے کچھ پرواہ نہیں ایسی باتیں کہیں جو اُس نے مقرر جانا یہ اپنے دین سے پھرنے کے نہیں پھر اُن
کافروں نے مارنا عذاب کرنا مقرر کیا طرح طرح کے عذاب کرنے کسی طرح مسلمانی سے ناخوش ہو دین
بت پرستی میں پھر آویں اُنکا ایمان زیادہ زیادہ بڑھتا جاتا اللہ تعالیٰ کی محبت مسلمانی کی دوستی زیادہ
ہوتی جاتی بڑھتی جاتی کبھی اُنکو ننگا کرکے ہاتھوں کی چھڑیوں سے مارتا کانٹے لگے کے بدن میں گوشت
میں چبھ جاتے اور جب دھوپ گرم ہوتی ننگے بدن میں اُنکا زرہ پہنا کر دھوپ میں بٹھاتا
اور کبھی اُنکو ننگا کرکے دھوپ میں گرم ریتی میں لٹاتا اور اوپر چھاتی پر بھاری پتھر
رکھتا اسی طرح کے عذاب کرتا اور کہتا محمد کے دین سے پھر و لات عزیٰ کو پوجو اور کہتے * احد احد
ربی اللہ * ایک دن حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی کام کو اُس طرف
جاتے تھے امیہ کے گھر سے ایک آواز انکے رونے کی کان میں پڑی لوگوں سے پوچھے کیا ہی کہا
امیہ اپنے غلام کو مارتا ہی محمد کے خدا پر ایمان لایا وہ اُس دین سے پھرتا نہیں وہ نہیں پھرتا
یہ بات سنکر ابوبکر صدیق اُس کے دروازے میں جاکر اسکو بلایا حال پوچھا اُسنے سب حقیقت
کہی حضرت ابوبکر نے اُس سے کہا * ذلك لم تقتل رجلا ان یقول ربی اللہ * یعنی کیا ہوا کہ اے میرے
اوپر اُس خدا کے دوست کو کیوں کر عذاب کرتا ہی امیہ نے کہا جو تیرا دل اُسپر دکھتا جانتا
ہی تو اُسکا مہربان ہی تو اُسکو خرید لے پھر آئے اُسکو مجھ سے مول لے انہوں نے کہا تو
بیچتا ہی کہا میں بیچتا ہوں کہا کتنے کو بیچتا ہے کہا وہ میرے اُس رومی غلام کے بدلے میں بیچتا ہوں

حضرت ابوبکر صدیق کے پاس ایک غلام تھا گورا چٹا رومی نسطاس اُس کا نام تھا دس ہزار
دینار اُس کے پاس حضرت ابوبکر کے سوا آپ کا مایہ تھا پونجی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا
سوداگری خرید فروخت جانتا تھا حساب خوب جانتا تھا اُمیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اُس کی قدر
تھی حضرت ابوبکر اُسکو مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اُس سے کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو تو مسلمان
ہووے تو یہ مال سب ہم تجھی کو بخش دیں وہ ہرگز مسلمان نہ ہوتا تھا کفر میں خوش تھا اُس وقت
حضرت ابوبکر اُس سے بیزار تھے اُمیہ نے یہ بات بہت بڑی بلند جان کر کہتا تھا اور حضرت بلال
اُسکے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابوبکر ایسے ناکارے غلام کو ایسے کام کے غلام سے کس طرح بدلا کریگا
حضرت ابوبکر صدیق نے یہ بات اُسی منی اُسی وقت قبول کیا غنیمت جانی خوش ہوکر نسطاس
کو بلا کر دس ہزار دینار کے ساتھ اُس کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کا ہاتھ پکڑ کر چلے اُمیہ ہنسا حضرت
ابوبکر نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے اُس مشرک نے کہا تم نے اپنا بڑا نقصان کیا کچھ سمجھ نہ آئی تمکو یہ
غلام میرے پاس ایسا بے قدر تھا جو کوئی ایک دمڑی کو مول لیتا تو میں دے ڈالتا تم نے ایسا کام کیا
اُس غلام کے بدلے میں نسطاس کے عوض اور دس ہزار نقد جدا دیکر بلال کو لے لیا بڑا نقصان
کیا حضرت ابوبکر بھی ہنسے اور اُس سے کہا نقصان زیان تجھکو ہوا بلال کی قدر میرے پاس ایسی
ہی جو تو اُس کو میرے سارے مال متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت جانتا پھر حضرت بلال کو
لیکر حضرت محمد رسول علیہ السلام کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صاحب بہت خوش ہوئے
فرمایا ابوبکر بہت بڑا کام کیا بلال کے مول میں خرید میں مجھے بھی شریک کر حضرت ابوبکر نے کہا
میں نے بلال کو خدا کے واسطے خرید کیا خدائے تعالی لاشریک ہے اُس کا شریک کوئی نہیں میں نے بلال
کو خدا کی رضا کے واسطے آزاد کیا حضرت نبی صاحب بھی خوش ہوئے اور سب اصحاب خوش ہوئے
اور اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ سورت بھیجی اور روایت ہے
جو حضرت ابوبکر کی یہ عادت تھی بردے خرید کرتے اور خدا کے واسطے آزاد کر دیتے اُسی طرح نو غلام
اور تھے مسلمان ہوئے تھے [illegible] کے سبب کافروں کی قید میں تھے عذاب میں تھے حضرت ابوبکر نے
خرید کر سبھی کو خرید کیا اور خدائے تعالی کی راہ میں آزاد کیا ایسے ایسے بڑے کام تھے حضرت ابوبکر
کے جو اللہ نے اُن کو یہ دولت اور یہ مال بخشی اور اُن کے اُمید سب خویشوں کی راہ دین دنیا کی دولت
[illegible] راہ بہشت کی راہ اپنے قرب کی راہ آسان کر دی آسانی سے جنت کی دولت کو پہنچ گئے ساری

آخرت کے ہمیشہ واسطے ہوگیا ہے جو کوئی ایسا کام کریگا اُن کے طفیل سے اُسکو بھی آسانی کی راہ کھل جاویگی دین
دنیا کی سعادت تک آسانی سے پہنچ جاویگا پھر اس بات کو فرماکر اللہ تعالی اُمیہ بن خلف کی بات کہ
اور جو کوئی ایسے کام کرے ایسا کاموں میں اُس کا تابع ہو ویسے ہوئے اُسکی بات فرماتا ہے * وَاَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى * اور اُس پر جسنے بخیلی کی اور بے نیازی کی اور جھٹلایا
جھوٹا جانا اُس سب شریعت کے وعدوں کو * فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى * پھر تحقیق آسان کر دینگے ہم اُسکو
عسری کے واسطے یعنی سختی میں گرنے کی راہ اُس کے اوپر آسان ہو جاویگی جسنے بخیلی کی اپنے
مال دینے میں خدا کے حکم خدا کی راہ میں اپنا مال یا جان دینے میں بخیلی کی جہاں کہیں صرف دینے کا
حکم تھا جان و مال سے کو فرمایا کا فرض میں سے جہاد کا حکم فرض ہوا مال کی جان کی لالچ کی دل دینے میں بخیلی کی
کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد نہ کی دل میں خدا و رسول کی محبت نہ رکھی ہمیشہ اور دین کی اور کاموں کی یاد میں
محبت میں نماز باتوں میں تن میں بخیلی کی جو کا کلمہ نہ کہا بندگی طاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر بھاری
جانی نفس کی شیطان کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پروائی کی خدا تعالی کی رضا مندی
سے کچھ کام ثواب کا نہ کیا اور خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا اس سبب خدا کے حکم ماننے بندگی
نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمانی کے کرنے کے فائدے نہ جانے اور خدا تعالی کے وعدوں کو اور خبروں کو
جو دنیا آخرت کی فرمائی ہیں اور اچھے نیک کاموں کو ثواب کو بہشت کو بہشت کی نعمتوں کو خندہ دن
کو جھوٹھ جانا اس جھوٹھ جاننے کے سبب اور بے پروائی کی اور بخیلی کی شامت میں بری نعمت
بلا میں پڑیگا دوزخ میں گرنے کی راہ آسان کر دینگے جس سبب شتاب دوزخ میں پڑے جلے عذاب
پہنچے ویسے ہی کام اُس کے اوپر آسان کرینگے اُسکو ویسی ہی سوجھ پڑتی رہینگی وہی کام آسان نظر
آوینگے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب دوزخ ہی میں چلا جاوے کچھ اٹکاؤ نہ ہووے ویسے ہی اسباب
ہے نیز ویسے ہی اسباب جمع ہو جاویں پھر اُسکو بھی ایمان نہ لانیکا اللہ رسول کے وعدوں کو سچ نہ جاننے کا
بخیلی کرنے کا کافر مشرک منافق اُسی بلا میں پڑے ہوئے ہیں * وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى *
اور فائدہ نکریگا مال اُسکو اور جس وقت گر پڑیگا کچھ کام نہ آویگا وہ مال جس مال میں بخیلی کی خدا کی
راہ میں نہ دیا جیسے وہ کافر امیہ ایمان نہ لایا حضرت بلال کو جو اُس کے مال تھے خدا کے واسطے آزاد نہ کیا
ہر طرح بخیلی کی خدا کے وعدوں کو جھوٹ کر جھوٹھ جانا حضرت بلال کے بدلے میں بہت مال لیا کیا
نفع کیا اُس کو اور جس وقت گریگا موت کی بیماری میں پھر مرکر گور میں گریگا پھر آخرت میں

تمام کو پہچانا سب طرح کہ ہدایتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمانی کی راہ میں جمع کر دیں تو قرآن اپنا
کلام پہچانا اول آخر کی باتیں حکم احکام خبر کے طور طریق سب کچھ فرما دیئے یہ سب خبریں اور بیان
آخرت کے اور حکم احکام سبحانہ اللہ تعالی نے اپنی مہربانی سے اوپر لازم کیئے کمال احسان کیا اُن
بندوں کے اوپر جو اس بات کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ رسول کے اختیار میں ڈالویں
حکم کے تابع رہیں بس کا کام سب طرح ہے اول آخر تک اپنی طاقت کے موافق سمجھتے رہیں حقیقت
کو جانتے رہیں و نفسا نہی کلمہ کرتے رہیں ہدایت پاویں توفیق پاویں مقصود کو پہنچ جاویں اتمام
فایدہ یہ بھی اس بیان کا اور دوسرا فایدہ یہ ہی جو کافروں مشرکوں منافقوں نے دیکھ لیئے اوپر حجت
ہووے قیامت کے روز جنت دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں یہ نہ کہیں جو ہمکو اُن نے دوزخ بہشت
کی خبر نہیں رام جاننا تھے اچھے کاموں کی خبر رکھتے تھے ہمارا کیا تقصیر ہی اور جو اللہ تعالی اپنے
حقیقتیں آخرت کی بیان نکرتا اپنے خبر میں نہ دینا اپنے رسول کو دوزخ بہشت کی حقیقت نہ دکھاتا تو ہرگز
کوئی نجات نہ سکتا نہ بوجھ سکتا سب اندھے رہتے دنیا ہی کے کاروبار میں پڑے رہتے بہشت سے
محروم رہتے دوزخ میں جا پڑتے اسی سبب اُس حکمت کے واسطے فرمایا * ان علینا للھدی *
یعنی تحقیق ہمارے اوپر لازم ہی ہم نے اپنے فضل کرم سے اپنے اوپر واجب کیا ہی اچھی راہ
کو دکھلانا ایمان کے بھید مسلمانی کا تقوی ہدایت کی راہ اُن کی حقیقت بیان کرنی ایمان اور کفر توحید
اور شرک طاعت اور بے فرمانی میں فرق کر دینا ہے کھا دینا سمجھا دینا تو بے آدمی بعض کہ
اپنے اختیار سے ہدایت پاویں ایمان لاویں مسلمان ہوویں توفیق پاتے جاویں صالح متقی ہو جاویں بر
کمال کو پہنچیں نقصان سے چھوٹیں تو سب درجے پاویں اور جو اس بیان کو سن کر نہ سمجھیں اپنے
اختیار سے حکم نہ مانیں توفیق کی راہ بند ہو جاویں خوار ہو جاویں اور ایک بات ہے یہ بات جاننا چاہئے
ہدایت دو قسم ہی ایک ہدایت یہ ہی راہ کا دکھانا راہ کی بھلائی بری حقیقت بیان کرنی
اُس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہی اور اپنی مہربانی سے کرم سے جو کچھ بتا
کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہ ہی راہ دکھا کر راہ کے اوپر قایم کرنا
مقصود کے منزل میں پہنچا دینا یہ ہدایت خاص ہی یہ بھی دو قسم ہی ایک ہدایت یہ ہی جو
اپنے اختیار سے ایمان لاوے اچھے عملوں کی توفیق پاوے پھر جیوں جیوں اچھا کام کرتا جاوے اور ز
زیادہ توفیق پاتا جاوے اور اچھے کام اُس سے ہوتے جاویں مقصود کے منزل سے نزدیک ہوتا جا

یہہ ہدایت اُسی طرح مین خاص ہین ویسے اس سورت مین فرمایا * فاما من اعطا واتقی للعسری
بات یعنی پھر جس نے دیا خدا کے واسطے اور پرہیزگاری کی بری باتون سے اپنے اختیار سے بچ رہا
اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے وعدونکو اور رسول کو رسولن کے کلام کو رسولکے وعدونکو بہشت کو
آخرت کی نعمتونکو اُسکے اوپر آسانی کی راہ کھولدوینگے بہشت کی راہ آسان کردی ہی اور جسنے اپنے اختیار
سے یہہ کام اور جو کام کرینگا اُسکو وہ کام نہ ہانے کئے اللہ تعالی اُسکو اُسکے اختیار مین چھوڑ دیتا ہی اور اُسکو توفیق نہین
سمجھاتی کچھ بوجھہ نہین سکتا اپنے اختیار مین گرار ہتا ہی برے کام اپنے کا آپ کرتا رہتا ہی اپنے اختیار سے آپ
گمراہ ہوتا ہی اللہ تعالی اُس مین کچھ گمراہی اپنی طرف سے پیدا نہین کردیتا ہی اللہ تعالی کا جو کام
ہی سب بہتری کا کام ہی بدی شرارت آدمی ہی کے کسب مین کام مین ہوتی ہی یہی معنی ہین جو کوئی
بخیلی کرتا ہی بے پروائی کرتا ہی سب باتونکو اللہ رسول کی جھوٹھ جانتا ہی آپ سے آپ اُسکے اوپر
سختی مین پہنچنے کی راہ کھل رہتی ہی عسری مین پہنچ رہتا ہی یہی حکمت ہی پاک پروردگار کی جسنے
حکم کو مانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور توفیق نہ اُس حکمت مین فرمایا جو کوئی بخیلی کرتا ہی اور برے
کام کرتا ہی اُسکو ہم دوزخ مین جانے کی راہ آسان کردیتے ہین اور دوسری خاص ہدایت یہہ ہی جو پروردگار
کتنی عمل کی کسب کی کسی اپنے بندے کو آپ ہی راہ سمجھا دیوے آپ ہی مقصودنکے منزل مین
پہنچا دیوے جیسے حضرت محمد رسول اللہ ع م کو اول پیغمبری بخشی کچھ عمل کئے آخر ایسے درجے مین پہنچا دیا
جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اُس درجے کو نہ پہنچے پھر ایسے برے درجے مین پہنچا کر عمل کرنیکی راہ بھی آسان
کردی سب طرحکی دو دین بخشین اور جیسے حضرت عیسی ع م کو ماکے پیٹ سے نکلتے ہی پیغمبری بخشی
عمل انجیل کا پڑھا دیا جو دینے چاہا سو دیا اور اسیطرح حضرت محمد رسول ع م کی اُمت مین بہتونکو
بغیر پڑھے پڑھائے بغیر محنت کئے ولی کردیا یہہ ایک خاص الخاص بات ہی پر یہہ اپنے اوپر لازم نہین کیا
جسکو خاوند چاہتا ہی اُسی کو دیتا ہی بندون کو بھی اُس راہ مین خواہ نخواہ دخل نہ کیا چاہئے جو کچھ اُنکو
حکم ہوا ہی اُسی کے اوپر چلے جاوین شاید قبولیت کے درجے کو پہنچ جاوین یہہ ایک تھوڑا سا بیان ہی
ان علینا للہدی کا پھر اُس بات کے پیچھے فرماتا ہی پاک پروردگار جو آدمی کو چاہئے ہمارے حکم کے
تابع رہے ہم نے جو کچھ اُسکو راہ بتائی ہی اپنے کلام مین بیان کیا ہی اُسکو یقین جانے سمجھے اخلاص
سے اُس راہ کے اوپر قایم ہووے کسی اور راہ مین نہ پڑے اور کسی بات پر نظر نکرنے سب کچھ پار ہیگا
* وان لنا للاخرۃ والاولی * اور تحقیق آخرت اور دنیا ہمارا ہی مالک ہی دنیا اور آخرت

اۆر کسی کا مالک نہین ہم جسکو جو کچھہ دیوین وہ وہی کچھہ پاوے جسکو چاہین آخرت دیوین
جسکو چاہین دنیا آخرت دونون دیوین اس مین اشارت ہی جو کوئی پروردگار کی محبت نہین
رکھتا اخلاص نہین کرتا دنیا کی محبت مین بھولا پھرتا ہی دنیا ہی کو طلب کرتا ہی یا بہشت کی دولت
ڈھونڈھتا ہی یہہ اخلاص کی راہ مین ہی وہ بڑا احمق ہی آخرت بہہ اخلاص کی راہ مین ملتی ہی
وہ دنیا آخرت کچھہ و فا نہین کرتی جان کی بلا ہو پڑتی ہی بلا مین لے ڈالتی وہی دانا عقلمند وہ کوئی ہی
جو الله تعالی کا ہورہے حکم کو سر کے اوپر رکھے جو کام کرے ہو اخلاص محبت سے کرے مزدور انہو وے
مزدوری کے اوپر نظر نہ کرے اپنی بندے کو جو کام کرنا فرمایا ہی دل سے تن سے کرتا ہی جو خاوند کا کام
ہی وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے کام کس کو کیا دیجیے کون کس لایق کا ہی بہتر جانتا
ہی اُسکا کام اُسی کے حوالہ رکھے اۆر جو کچھہ مانگے اُسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ
سے مانگتا رہے دعا کرتا رہے اپنی دنیا کی آخرت کی حکم کے موافق اپنا بھلا چاہتا رہے اۆر جو کچھ مانگے
اُسی طرح مانگے جس طرح حکم ہی زیادہ اپنا کچھہ تصرف نکرے حکم بجالاوے اُس کو کیا خبر ہی جو اُسکے
واسطے کون سی چیز بھلی ہی اُس پاک پروردگار کے حوالہ کردے جیسا بہتر جانیگا ویسا کریگا سب
کچھہ اُسی کے ہاتھہ مین ہی اۆر جس نے اُس پاک پروردگار سے کچھہ کام نرکھا کام نہ دنیا آخرت
ہاتھہ سے جاتی رہیگی آخرت ہاتھہ نہ آویگی بڑی بلا مین جا پڑیگا * فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ *
پھر خبر دی مین نے تم کو ایک بڑی آگ کی شعلہ کرنے والی کی دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی
سمجھا دی ڈرانے کے واسطے جو تم ویسے فرمانی نہ کرو جو بے فرمانی کروگے تو ایسی آگ مین
پڑوگے جو بہت بڑا بھڑکتا ہی اُس آگ کا جو مین آیا ہی دوزخ جب حشر کے میدان مین
آویگی ایک ایسا شعلہ گریگا جو دو سو برس کی راہ کی بلندی مین کافرون کو گرا دیویگا اۆر
فرشتے عذاب کے کافرون کو زنجیرون مین باندھہ باندھہ کر کھینچینگے اۆر لوہے کے گرزون سے
مار مار جلانے جاوینگے اۆر اُسی حال پر دوزخ کے شعلون کی ہیبت سے گر پڑینگے اُس طرح دوزخ مین
پہنچینگے * لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ * نہ داخل ہووےگا نہ آویگا اُس آگ مین
ویسے سخت شعلہ مارنے والی آگ مین ہمیشہ رہنیکے واسطے کوئی مگر وہ جو بڑا بدبخت حق کو
چھپایا دروغ کہا رسول کو جھوٹا جانا الله تعالی کے کلام کو اۆر منہہ پھیر لیا ایمان لانے سے
مسلمان ہونے سے الله تعالی کی بندگی نہ کی رسول کی متابعت سے باز رہے جیسے اُمیہ بن خلف

اور جہان ابولہب اور اور لوگ جو کہ بہت بدبختی ہی * وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی *
اور شتاب ہی جو دور کیا جاویگا اُس آگ سے وہ بڑا متقی پرہیزگار وہ جو دنیا میں خرچ کرتا ہی اپنا مال
خیر کے کام میں خدا کے واسطے پاکی ڈھونڈھتا ہی اُس مال دینے میں اپنے مال کو پاک کرتا ہی آپ
پاک ہوتا ہی ابوبکر صدیق ہیہ آیت بھی حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں نازل ہوئی ہی اور یہی
آیت دلیل ہی اس بات کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبروں کے مرتبوں کے پیچھے نبیوں
کے درجوں کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں پھر ہیں اس واسطے جو اس آیت میں اللہ تعالی
نے اُن کو اتقی فرمایا بہت پرہیزگار کہا اور اور جگہہ قرآن میں فرمایا ہی * ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم *
یعنی تحقیق بہت بزرگ تمہارا اللہ کے پاس وہ آدمی ہی جو اتقی ہی بڑا متقی ہی پرہیزگار کفر شرک
نفاق بے فرمانی سے بہت بڑا پرہیز رکھتا ہی امام حسین بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی جو کوئی حضرت
ابوبکر صدیق کی خلافت میں کچھ شبہہ رکھے طعنہ کرے اُس نے گویا سب اصحابوں کے اوپر مہاجر
انصار کے اوپر طعنہ کیا سب اصحابوں نے جمع ہوکر اُن کو خلیفہ کیا اور اُن کو بہتر جانا اور جس نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں کو برا کہا طعنہ مارا اُنکو جھوٹا جانا نالائق جانا بے عقل بے فہم بے دین جانا اور
جسنے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب کے ایسا جانا اُس نے حضرت نبی صاحب کو مرشد کامل نجانا
کچھ نجانا وہ بد بخت ہی اپنے ایمان میں خلل والا دوزخ میں جانے کا لائق ہوا انھیں آیتوں سے معلوم
ہوا دوزخ میں جاویگا بعد ازاں اُس بد بخت کے جسنے اللہ رسول کو جھٹلایا اور سیدھی راہ سے منہہ پھیرا
دوزخ میں جانے کی یہی علامت ہی جسنے سب طرح سے دین کو جھوٹا جانا سب خیر کے کاموں سے
سب طرح سے منہہ پھیرا وہ دوزخ میں جاویگا اور کبھی باہر نہیں نکلیگا اور مسلمانوں گناہگاروں
میں وہ آدمی دوزخ میں جاویگا جو کوئی کچھ کسی خیر کے کام سے کسی وقت منہہ پھیرا کچھ سستی
کی اللہ رسول کے حکم سے نکل کر نفس کے شیطان کے حکم میں گیا ہی عمل کا خلل ہے ایمان کے خلل سے
خدا پناہ میں رکھے اصحابوں کے اوپر نقصان کی تہمت دینے سے ایمان کا خلل ہی سب اصحاب میں رسول
اللہ کے رسول کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالی کے دوست ہیں پیارے ہیں وے اللہ تعالی سے راضی
ہیں اور اللہ تعالی اُن سے راضی * رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ * اُن کے حق میں اللہ تعالی فرمایا
ہی اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہوویگا جو کوئی اُنکو برا جانے وہی برا ہی جسنے برے کام کی ہدایت سے منہہ
پھیرا ایمان میں ناقص رہا سمجھا مانوں کو جھٹلایا وہ بھی برے لوگوں کے ساتھہ دوزخ میں داخل ہوویگا اور

جو کوئی دوزخ سے کہ جس نکلیگا سو ایمان اور مسلمانی کی برکت سے نکلیگا اور جس کسی نے نیک کام کیے جیسے
حضرت ابوبکر صدیق نے کیے اور بڑے بڑے اصحابوں نے چارون خلیفون نے حضرت محمد رسول الله
صلعم کے ایمان کو اپنے کمال کیے مسلمانی کے ظاہر باطن کے کام تمام کیے جو کچھ کیا سو خدا تعالی کی رضامندی
کے حاصل کرنے کے واسطے کیا وہ آدمی بھی اُن کے ساتھ نجات پاویگا دوزخ کو ایسے لوگون کے
ساتھ کچھ کام نہ ہوویگا اُن میں اور دوزخ میں پردہ پڑ جاویگا بہشت میں خیر خوبی سے داخل
ہو جاوینگے یہہ پورے ایمان کی برکت ہی پورے مسلمان کے واسطے ہی اللہ تعالی سب مومنین مسلمانون
کو ایمان اور مسلمانی میں محکم رکھے کامل کر دے آمین آمین آمین پھر جب حضرت ابوبکر صدیق نے
حضرت بلال کو اُن قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا کافرون کو جب بہت بڑا اچنبھا ہوا کہنے لگے
ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق تھا اُس سبب اپنا مال بلال کے واسطے خرچ کیا اُس حق کا بدلا کیا حق
تعالی اُن کی بات کے رد میں فرماتا ہی * وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى * اور نہ تھی کسی ایک
آدمی کی ابوبکر کے نزدیک کچھ کسی طرح کی نعمت سے جو جزا دی جاوے اور بعضون نے کہا ہی حضرت
بلال احد احد اتنا کہتے تھے جو لوگون نے سننے والون نے اُنکا بھی نام احد رکھہ دیا تھا اللہ تعالی
کا احد نام ہی زیادہ کہنے سے اُنکا نام ہو گیا تھا اِس آیت میں وما لاحد سے بلال کے اوپر اشارت
ہی معنے اس طرح سے ہیں اور نہ تھی بلال کی ابوبکر کے پاس کوئی نعمت دو مہتی منت جو عوض کیا
چاہیے * اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى * مگر طلب کرنا تھا رضامندی اپنے پروردگار کی جو بہت ہی
سبکے اوپر غالب ہی حاکم ہی ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق ثابت نہیں تھا جو اُس حق کا بدلا کر خاطر جمع
ہووے بہہ کچھ عمل کیا ابوبکر نے بس واسطے جو ابوبکر خدا کی رضامندی کا طالب تھا اور بس
* وَلَسَوْفَ يَرْضٰى * اور بہر طرح شتاب راضی ہوویگا ابوبکر وہ ہماری رضامندی چاہتا تھا ہم اُسکو
شتاب بہشت میں داخل کرینگے اور وے نعمتیں اُسکو دیوینگے ایسی خوبیاں اُس کے ساتھ کرینگے
جو ابوبکر ہم سے راضی ہوویگا جو کچھ اُس کی رضامندی ہووےگی وہی کرینگے رضا کا بہت بڑا درجہ ہی
نہایت کا مقام ہی کاملین بندون کا دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہی آخرت میں یہہ دولت حضرت
ابوبکر صدیق کو ملی اور جو کوئی اُنکے طریق پر چلیگا اُسکو بھی اُنکے طفیل سے ملیگا اور ہم عاصی گنہگار بھی
امیدوار ہی اللہ تعالی کے رحم کرم کا جو اُسکو بھی اپنے سب مقبول بندونکے طفیل سے اس دولت سے
نصیب بخشے آمین آمین آمین * سورہ والضحی مکی ہی گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمہ اور ایکسو بیانوے حرف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی قسم ہی ضحی کی چاشت کے وقت کی اور قسم ہی رات کی جب
تاریکی ہوتی ہی اور سب چیز کو اپنے اندھیارے مین چھپا لیتی ہی اللہ تعالی نے ضحی کی اور لیل
کی قسم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس مین بہت باتین کہین ضحی چاشت کا وقت ہی جس
وقت آفتاب بلند ہوتا ہی دہوپ سارے عالم مین پھیل جاتی ہی بڑا وقت ہی دنیا کے کام مین کسب
معیشت کاروبار مین مشغول ہوتا اسی فرض نماز کا وقت نہین نفلون کا وقت ہی یہ دنیا کے کامون کا
وقت ہی ایسے وقت مین جو کوئی عبادت مین مشغول ہووے دو رکعت چار رکعت بارہ رکعت
تک جتنی ہوسکے اشراق کی ضحی کی نیت مین پڑھے تو ثواب پاوے یہہ نماز اخلاص کی ایمان کی
نشانی ہی غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام مین مشغول ہونے کا وقت تھا اس وقت اخلاص سے
پاک پروردگار کی بندگی مین حاضر ہوا حضرت نبی صاحب صلعم نے فرمایا ہی جو کوئی فجر کی نماز پڑھ
کر اپنے مصلا مین بیٹھا رہے جب آفتاب بلند ہووے اشراق کی نماز پڑھے جتنی رکعتین کرسکے
پاوے حج کا ثواب پاوے اسی واسطے بعضون نے کہا ہی جو ضحی کی قسم اشراق کی نماز کی قسم ہی
اور دنیا کے کام مین بھی جو کوئی نماز پڑھ کر مشغول ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا
ہووے اور اپنے دل مین یہہ نیت کرے جو اس قوت سے قوت ہوویگی اس قوت کو خدا کی بندگی
مین خرچ کرونگا تو اس دنیا کے کام مین بھی تو مین ثواب پاتا رہتا ہی اور رسالت کا وقت وہ ہی
جو اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا اور اسی وقت مین حضرت موسی اور فرعون
کے جادوگرون سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے پاک پروردگار کو سجدے کئے بعضون نے کہا ہی
ضحی سے تمام دن مراد ہی ایک بڑی نشانی ہی قدرت کی تین نمازین فرض تمام دن مین اور روزہ
فرض دن ہی مین ہوتے ہین حج بھی ایسے دن مین ہوتے ہین اور رات بھی ایک بڑی نشانی ہی قدرت
کی رات نہوتی تو دن کی قدر نہ معلوم ہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہی راحت کی بندگی بڑی
مقبول ہی مغرب کی نماز عشا کی نماز فرض وتر رات کو ہوتی ہین آخر شب کی نماز تہجد کی نماز رات کو
ہی تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہی بڑی اخلاص کی بندگی ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہی جو کوئی آخر شب
کو اٹھے بندگی مین حاضر ہووے اس کے واسطے بہشت نعمتین خوب بہا چھپا رکھین ہین جن کے دیکھنے
سے آنکھین ٹھنڈی ہووین یہ ویسے ہی خالص ہین ان نعمتون کی کسی کو خبر نہین کوئی نہین جانتا جو بہشت

میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنیوالوں کو ملینگی جنمیں آیا ہی جو کوئی فقیر ہے ناداری سے ڈرنا ہی
چاہیئے چاشت کی چہار رکعت نماز پڑھیے اور جو کوئی گور کی اندھیاری سے تنگی سے دہشت سے
ڈرنا ہی چاہیئے آخری رات کی نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہی ضحی سے مراد وہ دن ہی جس دن میں
حضرت محمد رسول اللہ عم دنیا کے پردے کے اوپر پیدا ہوئے اپنی ماں کے شکم سے باہر آئے وہ دن بڑی
برکت کا دن تھا اس دن کی قسم کی اور رات سے مراد معراج کی رات ہی جو اس دن رات
میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اپنے پاس بلایا عرش کے اوپر پہنچایا سب طرح
کی اپنی نعمتیں بخشیں اور بعضوں نے کہا ہی * والضحی * یعنی قسم ہی اُن کی جو پیغمبر عم کی مشغولی
کا وقت ہی خلق کی ہدایت کرتے ہیں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکال کر ایمان کی
توحید کی طرف بلاتے ہیں اور * واللیل * یعنی قسم ہی رات کی جو حضرت محمد رسول اللہ عم کی مشغولی
کا وقت ہی اللہ تعالی کی بندگی میں عبادت میں اور بعضوں نے کہا ہی * والضحی * قسم ہی روشن
نورانی چہرے مبارک محمد عم کی آفتاب سے زیادہ روشن ہی دونوں جہان میں اس روشن
نورانی چہرے کا نور پہنچ گیا ہی دونوں جہان کو روشن اُجالا کر دیا ہی * واللیل * یعنی قسم ہی زلفوں کی
بالوں کی موے مبارک کی جو کالی رات کی طرح سیاہ ہیں حقیقت یہہ ہی * والضحی واللیل *
میں یہ قسمیں داخل ہیں جواب قسم کا یہہ ہی * ما ودعک ربک وما قلی * نہیں چھوڑ دیا تجھکو اے محمد
تیرے پروردگار نے اور دشمن نہیں جانا یہہ آیت کافروں کی ایک بات کی جواب میں آئی ہی
جب حضرت نبی صاحب عم نے اللہ تعالی کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کی طرف
بلایا شرک بت پرستی کو چھوڑ دینے فرمایا مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر مدینے میں یہود نصارا کے
پاس اپنے آدمی بھیجے وے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کے دین میں تھے توریت
انجیل جو حضرت موسی کے اوپر اور حضرت عیسی کے اوپر اللہ تعالی کے پاس سے اُترے تھے
اُن کتابوں میں حضرت محمد مصطفی عم کی سب خبریں تھیں یہود نصارا واقف تھے اُن سے پوچھ
بھیجا تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہی آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہوا ہی زمانے میں ہوا
ہمارے درمیان مکے میں محمد نام ایک آدمی ہی وہ محمد ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہی پیغمبری کی
دعوی کرتا ہی کہتا ہی کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھ کر معلوم کرو ہم کو خبر دو
بہر حال یہ سچ ہی یا کیسی ہی جب مدینے کے لوگوں نے یہود نصارا نے سب کتابیں دیکھیں اور کہا آخر زمانے

کہ پیغمبر کے پیدا ہونے کا بھی وقت ہی اور یہ جو تم میں پیدا ہوئے ہیں اُن سے تین باتون کا سوال
کرو پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا اسکندر ذوالقرنین کا قصہ تیسرا روح کی بات
کیا چیز ہی روح جو وے دونوں باتون کا جواب دیوین اور روح کا جواب نہ دیوین تو ہم سے کہہ
بھیجو تب ہم سچ جھوٹ معلوم کرینگے وے آدمی یہود کے مدینے سے یہہ بات لائے پھر مکے کے مشرکون
نے ایک دن حضرت نبی صاحب کی خدمت میں یہہ سوال کئے حضرت نے فرمایا کل کو جواب دونگا
انشاء اللہ تعالی نہ کہا وحی کی اللہ کے کلام کی انتظاری کتنے دنون وحی نہ آئی حضرت جبریل نہ اُترے
بعضے کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا انیس دن یا پچیس دن یا چالیس دن تک جبریل
علیہ السلام نہ آئے حضرت پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب حضرت کے بہت غمگین ہوئے جواب دینے میں
اتنے دن ڈھیل ہوئی کافر طعنہ مارنے لگے اور کہنے لگے * ودعہ اللہ وقلاہ * یعنی ترک کیا چھوڑ دیا
محمد کے خدا نے محمد کو اور دشمن رکھا پھر کتنے دنون کے پیچھے حضرت جبریل علیہ السلام وحی لائے یہہ سورۃ
نازل ہوئی حضرت نبی صاحب کے اُوپر اور اصحابون کے اُوپر بڑی خوشی ہوئی حضرت جبریل سے
نہ آنے کا دیر ہونے کا سبب پوچھا اللہ تعالی کی طرف سے حکم ہے جو ہر ایک کام میں انشاء اللہ تعالی کہنا
مت چھوڑ تو انشاء اللہ تعالی نہ کہا تھا اس واسطے وحی نہ آئی اور دو سوالون کا جواب آیا تیسرے
سوال کی بات کا کچھ بیان نہوا اُن پوچھنے والون سے بیان کیا اُنھون نے یہود کو کہہ بھیجا یہود نے
جانا جو سچے پیغمبر ہیں کہ توریت میں لکھا تھا جو دو سوال کا جواب دیوینگے اور ایک کا نہ دیوینگے تو
یہی علامت ہی سچے کی پھر یہود نے جانا بوجھ کر حسد کیا مکے کے لوگون سے کچھ نہ کہا ٹال بتایا پھر
اُس سورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے اللہ تعالی نے محمد کو چھوڑ دیا اُس بات کو رد کیا قسم کھائی
ضحی کی اور رات کی جو محمد کو نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں رکھا یہہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو حضرت محمد صاحب کو اللہ تعالی نے بشارت
خوش خبری بھیجی تھی فتح کی جو تیرا دین یا محمد سب جہان میں پھیلیگا روم شام یمن مصر ایران توران
بڑے بڑے ملک تیری اُمت کے ہاتھ آوینگے تیرا خطبہ پڑھا جاویگا حضرت اُس خوش خبری کو سنکر
بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالی نے یہہ آیت بھیجی * وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى * اور مقرر
آخرت دوسرا جہان بہتر ہی تیرے واسطے یا محمد دنیا سے یہا جہان سے دنیا فانی ہی اور آخرت باقی ہی
دنیا کا سب مال ملک آخر کو جاتا رہیگا آخرت کا مال ملک ہمیشہ باقی رہیگا برطرف ہونا رہیگا دنیا میں

کبھی ہی مال و ملک فتح ظفر ہوئے رنج محنت اُن کے ساتھ لگے ہوئے ہیں آخرت میں بہشت میں ہزار
محل موتیون کے تیرے واسطے تیار ہیں اور دیسا ہی اسباب لوازم طرح بطرح حور میں غلمان فرش
فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک ایک محل میں ہزارون دنیا کے ملک سما جاوین اس آیت
مین اشارت ہی جو اللہ تعالیٰ کی حکمت مین یہہ قاعدہ مقرر ہوا ہی جو ہر چیز مین پہلے کمی ہی پیچھے زیادتی
ہی آدمی پہلے نطفہ تھا پھر علقہ مضغہ ہوکر جنین ہو الڑکا ہوا پھر بالغ ہو ا عقل ہوئی شعور رہوا
جوان ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہنچا پھر اُسی طرح جانا چاہیے جو دنیا مین کیسی ہی مال ملک کمال درجہ ہووے
آخرت کے آگے تھوڑا ہی ہی دنیا سب گھٹتی ہی کی جگہہ ہی بڑی دولت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم کی اور اُن کے طفیل سے اُنھون کی اُمت کی مومنون مسلمانون کو آخرت مین ہوویگی
حضرت نبی صاحب صلعم اول کافرون کے ہاتھہ سے آزار پائے رنج کھینچے لے اوہان دیکھین طعنے
سنے آخر کو سب زیر ہوئے مارے گئے مسلمان ہوئے تابع ہوئے غلبہ فتح حضرت کو نصیب ہوا پھر آخر
کو بڑے بڑے ملک اصحابون کے ہاتھہ آئے پھر بڑھتے بڑھتے دولت مند ہوتے گئے دین کا جھنڈا
سب دنیا مین کھڑا ہو گیا پھر اسی بات سے معلوم کیا چاہیے جو آخرت مین کیسا کچھ بڑھاؤ ہوویگا
تفاوت دنیا مین اور آخرت مین یہہ ہی جو دنیا مین نقصان سے کمال ہوتا ہی اور دنیا کے کمال کو کبھی
زوال بھی ہوتا ہی آخرت کے کمال کو حضرت نبی صاحب کے اور پیچھے سب مومنون مسلمانون
کے ہمیشہ بڑھاؤ ہی رہیگا گھٹاؤ کا نام و نشان نہین ہونے کا سب طرح کی دونون کی ہمیشہ ہمیشہ
زیادتی رہیگی نقصان ہرگز کبھی نہین ہونے کا * ولسوف یعطیک ربک فترضی * اور مقرر شتاب
عطا کریگا دیویگا بخشیگا تجھکو یا محمد پاک پروردگار تیرا پھر راضی ہو ویگا تو وے نعمتین خوبیان
بخشیگا تجھکو یا محمد پیدا کرنے والا تیرا آخرت مین جو تو خوش ہو جاویگا سب طرح کی فکر بن جاتی رہینگی
تمام عالم کی شفاعت کا درجہ مقام محمود تمام اُمت کی شفاعت کا حکم بہشت کی بڑی بڑی نعمتین بے
حد بے نہایت ہمیشہ کا دیدار ایسی بڑی خوبیان تیرے واسطے رکھین ہین خاطر کو خوش رکھو اُن
کافرون مشرکون کے طعنے مارنے مین غمگین ناخوش مت ہو کوئی دن مین یے سب ماتین جاتی رہینگی خوشی
تمکو ہمیشہ ہمیشہ رہینگی روایت ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول صلعم خوش ہوئے
اور فرمایا مین ایک آدمی کے بھی میری اُمت کے دوزخ مین رہنیکا راضی نہین ہونیکا یہہ بات اُمت
کے واسطے بہت بڑی خوش خبری تھی پھر اس بات کو اللہ تعالیٰ بیان فرمایا ہی جو کمی سے زیادتی ہی تھوڑے

سے نہایت زیادہ ہی پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہی دنیا سے آخرت بہتر ہی * اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ *
کیا نہ پایا تجھکو یا محمد پروردگار نے تیرے یتیم بے باپ پھر جاگہہ دی [illegible] مین پہنچایا تجھکو حضرت رسول عم
اول اپنی ماں کے پیٹ مین تھے جو حضرت کے باپ عبد اللہ کا واقعہ ہوا وفات پائی پھر جب تولد ہوئے کئی
دن کے پیچھے بی بی آمنہ حضرت کی والدہ نے بی بی حلیمہ کے جو دائی تھین حضرت کی حضرت کو حوالہ کیا چار برس
اُنھون نے اپنے گھر لیجا کر پالا پھر جب چھ برس کی عمر حضرت کی ہوئی بی بی آمنہ کا بھی واقعہ ہوا یتیم رہگئے پھر
عبد المطلب حضرت کے دادا نے پرورش کی پھر دو برس پیچھے عبد المطلب بھی مرگئے حضرت
کی آٹھ برس کی عمر مبارک تھی تب دادا نے اُنکے مرتے وقت حضرت کو ابو طالب کے جو حضرت
کے چچا تھے حوالہ کیا پھر ابو طالب ہمیشہ حضرت کی پرورش پیار شفقت و دوستی کرتے تھے پھر
پچیس برس کی عمر مین حضرت بی بی خدیجہ کو نکاح کیا پھر حضرت جب چالیس برس کی عمر مین پہنچے
اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کی خلعت اُن کو پہنائی وحی نازل ہوئی حکم کیا جو اُن مشرکون کو ہدایت کرو
کفر سے شرک سے خالق کو ایمان کی طرف خدا کی توحید کی طرف بلاؤ پھر حضرت رسول
عم نے حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لایا اول سب مکے کے لوگون سے خویش اقربا کو ایمان کی راہ دکھائی جس
پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا دین کی سعادت نصیب تھی ایمان لائے اور بہت قریش مکے کے لوگون
نے تعجب کر کر اپنے دین سے بتون کے پوجنے سے پھرنا بہت مشکل جانتے پھر حضرت کی دشمنی
مین کمر باندھی ہر طرح کی تصدیع دینے لگے اُس حال مین ابو طالب حضرت کا چچا حضرت امیر
المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت کی یاری مددگاری حمایت جس طرح چاہئے کرتے
رہے پھر کئی برس پیچھے اُن کا بھی واقعہ ہوا پھر مشرکون نے دشمنی کو زیادہ کیا پھر اللہ تعالیٰ
کا حکم ہوا جو مکے سے مدینے کو ہجرت کرین حضرت رسول عم حضرت ابو بکر صدیق کو ساتھ لیکر
مدینے کو تشریف لے گئے مدینے مین انصار تھے حضرت کے داخل ہونے سے انصار دن نے بڑی
خوشی کی دل و جان سے ایمان لائے غلامی مین رفاقت مددگاری مین کمر باندھی جان و دل سے
فدا ہونے کو حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے مدینے کو حضرت کے رہنے کی جاگہہ مقرر کی پھر مہاجرین وے
اصحاب جو قریش تھے مکے کے رہنے والے حضرت رسول عم کے ساتھ اُنھون نے ہجرت کی اللہ رسول کی
رضامندی مین اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا جورو لڑکے لڑکیان چھوڑے مدینے مین آئے اور انصار
مدینے کے رہنے والے سب جمع ہو کر خدمت مین حاضر ہو کر دشمنون سے دین کے لڑنے مین مرنے مین

کمر باندھی پھر لڑتے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو رسول کو
بہت بڑی جاگہہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول آخر کی خلق کے اوپر فضیلت بخشی آخر زمانیکا پیغمبر
کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب کر دیا اُس یتیمی کے حال سے
آپ اپنے فضل کرم سے پرورش کر کر دور سے بڑھا کر اُنکو بہت بڑی جاگہہ میں پہنچایا اُنکی حدیث کو
کلام کو اُنکی دوستی محبت کو سب مومنوں مسلمانوں کے دل میں جاگہہ بخشی ایسی جاگہہ بخشی جو قیامت
تک آخر نہین ہمیشہ ہمیشہ بڑھتی دولت رہیگی اور اِس آیت میں یہہ اشارت ہے یتیم اُس موتی
کو کہتے ہیں جو خوبی میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی نہوے پھر وہ موتی سواے بادشاہو کے
اور کسی کی کسی جاگہہ کے لائق نہین ہوتا محمد صلعم یتیم تھے ایسی حقیقت میں تھے جو دوسرا اُنسا کوئی
نہ تھا پھر ایسے یتیم کو اور کوئی جاگہہ لائق نہ تھی اللہ تعالی نے اُنکو اپنے خاص الخاص رحمت میں اپنے
نہایت قرب میں جاگہہ بخشی اور فرمایا * ووجدك ضالاً فهدى * اور پایا تیرے تئیں یا محمد تیرے خدا نے
راہ کو بھولا ہوا پھر ہدایت کی راہ دکھلائی تفسیر روایت ہے لڑکا پن کے وقت حضرت کی چار برس کی
عمر تھی بی بی حلیمہ حضرت کے اپنے گھر سے حضرت کو مکے میں لاتی تھین اِس واسطے جو حضرت کو اُن
کے والدہ کے اور دادا کے حوالہ کر دیوین مکے میں پہنچ کر ایک جاگہہ میں حضرت کو بہلا کر آپ کسی کام
کے واسطے گئین پھر آکر جو دیکھین تو حضرت کو نہ پائین بہت پریشان ہو ہوکر ڈھونڈتی تھین ڈھونڈھتی
تھین کہیں نہ پائیں اور حضرت مکے کے پہاڑون میں چلے گئے تھے راہ سے بفاوت ہو گئے تھے پھر عبد المطلب
نے حضرت کو ڈھونڈھکر پایا اور یہہ بات ہے حضرت پیغمبر ہونے سے پہلے بی بی خدیجہ کے نکاح کرنے
سے اول سوداگری کے واسطے شام کے ملک میں گئے تھے خرید فروخت کر کر مکے کو پھرے تھے مکے سے
تین منزل کی راہ درمیان رہی تھی وہ قافلہ سوداگرون کا بی بی خدیجہ کا تھا لوگون نے قافلے کے کہا کوئی جاوے
بی بی خدیجہ کو خوش خبری قافلے کی سلامتی کی پہنچاوے اور ضابطہ تھا عرب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی
سلامتی کی خوش خبری دیتا تو وہ اونٹ جسکے اوپر سوار ہوکر آتا تھا اُسی کو بخش دیتے سب لوگون
نے حضرت محمد صلعم کو بھیجنا مقرر کیا جو آگے جاکر خبر دیوین ابو جہل بھی اُس قافلے میں تھا آگے بھی کچھ
دشمنی رکھتا تھا اُس نے کہا اُن کو مت بھیجو آخر کو سبھون نے حضرت ہی کو بھیجا جب
اکیلے راہ میں آئے شیطان آکر اونٹ کے نکیل پکڑ کر اور راہ کی طرف پھیر دیا راہ سے دور پڑ گئے
اللہ تعالی کا حکم ہوا حضرت جبرائیل کو انھون نے آکر ایک پر ایسا مارا جو حبش کے ملک

میں پہنچا دیا اور مطلب پکار کر اونٹ کو راہ میں لگا دیا اور زمین کی تنگی ایسی کھینچ لین
جو ایک ساعت میں مکہ میں جا پہنچے بی بی خدیجہ کو قافلے کے آنے کی خوش خبری دی بہت خوش ہوئیں
اور وہ اونٹ حضرت نے نیاز کی پھر حضرت مکے سے پھر کر قافلے کی طرف چلے ایک ساعت میں
قافلے کے درمیان پہنچے اور کہا مکے میں پہنچ کر خدیجہ کو خوش خبر کہی خوش ہوئی اور یہہ اونٹ میرے
تئیں دی کسی نے یہہ بات نہ مانی ابو جہل نے کہا میں نہ کہتا تھا ان کو مت بھیجو پھر وہ اونٹ
حضرت سے اور لوگوں نے پھیر لیا جب وے ان کے پیچھے مکے میں پہنچے خبر کی بی بی خدیجہ غصے ہوئیں
اور کہیں تین دن ہوا ہی محمد نے آکر خوش خبری سنائی میں نے اونٹ ان کو دے دیا ہی
تم نے کیوں پھیر لیا جو بات تم نے جھوٹ جانی اور آپ نے کہا میں دن کی راہ دو
ساعت میں کس طرح آئے اور پھر گئے اس واسطے ہم نے یہہ خبر نہ مانی بی بی خدیجہ نے کہا سچا ہی
تفاوت نہیں اونٹ پھر پھیر دیا اور حضرت کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا محمد
آخر زمانے کے پیغمبر ہو ویں گے آگے اپنے بھائی سے ورقہ بن نوفل چچا کے بیٹے سے سنا تھا وے کتابیں پڑھی
تھیں علامتیں معلوم کی تھیں اور اس آیت کے * ووجدک ضالا فهدی * کے معنی یہہ ہیں اور پایا
تجھکو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا وے کچھ نہیں جانتے تھے پڑھے لکھے نہیں تھے سب خیر کی باتوں
سے بے خبر تھے ایسے لوگوں میں پایا تجھکو یا محمد پھر پیغمبری بخشی ہدایت کی تجھکو سب طرح کا
علم بخشا سب خیر کی بہتری کے کام سکھائے اور یہہ بات معلوم کیا چاہیے ضلال گمراہ کو نہیں کہتے
ہیں ضلالت گمراہی ہی گمراہی کفر ہی اور پیغمبر سب خدا تعالی کے کفر سے ہر حال میں
پاک ہیں پیغمبری سے پہلے بھی کفر سے پاک ہیں اور پیغمبری سے پیچھے بھی پیغمبروں کو
ضلالت اور گمراہی کی نسبت کرنی کبھی درست نہیں ہمیشہ معصوم ہیں اللہ تعالی کی پناہ میں ہیں
اول سے آخر تک ایمان اور مسلمانی کے گھر میں رہنے والے ہیں مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان
آئے مسلمان رہے مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے روایت ہی ایک دن ابو طالب نے ایک بت
مول لیا حضرت رسول کو لڑکا پن کی وقت دیا جو گھر پہنچا دیں حضرت نے لیا جب آگے چلے اسکو
زمین میں ڈال دیا ایک رسی اس کے گلے میں باندھ کر کتے مردار کی طرح گھسیٹتا ہوا پہنچا دیا ہمیشہ
معبود برحق سے اللہ تعالی سے خبردار تھے پیغمبری سے پہلے بہت باتوں کا علم نہ تھا پڑھے نہیں تھے لکھنے
نہیں جانتے تھے شریعت کے حکم احکام روزہ نماز سے اور بہت باتوں سے خبر نہیں تھی اسی سبب

یتیم تھا یا محمد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس درجہ میں پہنچایا اس نعمت کا شکر کرو اور یہی
ہم ہی جو تیری ہمیشہ خبر لیا جو کچھ تم سے مانگا آوے جو ان کو دینے دیا ان کو پیار کرو * فاما الیتیم
فلا تقہر * پھر اس بات کو اپنے اوپر سمجھ کر لو جھڑک کر یتیم کے اوپر سختی مت کرو بلکہ
جیسے کا دوست یتیم کو پیار کرے ویسی یتیموں کی تعلیم ہو جیسے تم بھی ایک بار یتیم تھے یتیم کو پیار کر
یتیم کی خبر لینی اس کو کھانا کپڑا دینا بہت بڑا ثواب ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے
نے فرمایا * انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینھما
شیئا * یعنی میں اور جو کوئی یتیم کی اپنے یا بیگانے میں تفاوت نجان کر پرورش کرتا ہے خبر لیتا ہے اسکو
پیار کرتا ہے بہشت میں ایک جاگہ رہینگے آپس میں ہمسایہ ہونگے اس طرح جیسے نزدیک رہینگے
جیسے یہ دونوں انگلیاں ہیں یہ بیچ میں کر دونوں انگلیوں کو تھوڑا آپس میں کشادہ کرکے اصحاب کو دکھلایا
اور فرمایا اس طرح ایک جاگہ ہونگے اور خبر میں آیا ہے * من مسح راس الیتیم کان لہ بکل
شعرۃ حسنۃ * یعنی جو کوئی مومن مسلمان خدا کی رضامندی کے واسطے یتیم کو پیار کرنے یتیم
کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرے جتنے اس کے سر کے اوپر بال ہوویں ان سب بالوں کے گنتی کے
شمار کے موافق نیکیاں خوبیاں اس کے عمل نامے میں لکھے جاتے ہیں اتنا ثواب پاتا ہے اور خبر میں
آیا ہے یتیم جب کبھی غم سے روتا ہے تو عرش کانپتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یتیم کا مال مت کھاؤ
ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہے چھین لیتا ہے اسکو کھاتا ہے وہ مال اسکے
پیٹ میں آگ ہو جاویگا ہمیشہ جلتا رہیگا دوزخی ہوویگا * واما السائل فلا تنھر * اور سائل
کو مانگنے والے کو محروم مت کرو مت جھڑکو سخت آواز نہ کہو جو کچھ تمہاری طاقت ہووے
اس کا کام کر دو اور جو نہ ہو سکے تو نرمی سے خوبی سے جواب دو اپنی فقیری ناداری محتاجی کو یاد کرو
اس کی قدر بوجھو تمکو خدا تعالیٰ نے غنی کیا شکر گزاری میں اس بات کی سائل کے حال
کو پہنچاؤ اور اس میں اشارت ہے نصیحت ہے ہر ایک مسلمان کو جو کسی مومن مسلمان کے پاس
جو کوئی جس طرح کا سوال کرے علم کا سوال کرے کسی مسئلے کی بات پوچھے جو آتا ہووے تو اچھی
طرح سے خوشی سے جواب دیوے جھگڑا شور سختی نہ کرے اور جو نہ آتا ہووے تو خوشی سے شیریں
زبانی سے کہے مجکو نہیں آتا اور حدیث میں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا کچھ کام کرتا ہے اس کے
حاجت کے برلانے میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس کی خیر کے کام میں ہوتا ہے ثواب پاتا رہتا ہے * واما

بنعمۃ

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ * اور اپنے پروردگار کی نعمت کی حدیث کر دے نعمتیں جو بیان ہوئیں سو تیرے پروردگار
نے تجھکو بخشیں ہیں لوگوں میں بیان کر دے خبر دے نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت جو تیرا
مقام محمود آخرت میں خلق کی شفاعت کا درجا اور اور بہت بڑی نعمتیں جو مجھی کو بخشیں ہیں اور کسی
کو نہیں بخشیں سب بیان کرو نعمت کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہی نعمت دینیوالے کا اور نعمت کے بیان
کو مطلق ترک کرنا کفران ہی نعمت دینیوالے کا حدیث میں آیا ہی جسکو اللہ تعالی کچھ نعمت بخشتا ہی
اور وہ اس نعمت کے اثر کو ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی خوش ہوتا ہی خبر میں آیا ہی حضرت عبداللہ عمر
کے بیٹے رضی اللہ عنہما لحاف کو نا پر تھنے صبح کو لوگوں سے کہتے میں آج رات کو اتنی رکعتیں نماز
کہیں پڑھیں ہیں کسی نے اُن سے کہا عبداللہ یہ بات کہنے میں کیا ڈر یا نہیں ہی جو تم کہتے ہو انھوں
نے کہا کیا خدا ے تعالی نے نہیں فرمایا * وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ * توفیق طاعت کی بندگی کی اللہ تعالی
کی طرف سے نعمت ہی بندے کے اوپر کیوں کر نہ کہوں سو شکر گزاری اُس نعمت کی کسطرح نکروں
ہر مومن مسلمان کو چاہیے جو اللہ تعالی کی نعمتیں جو کچھ ہر ایک کو ملی ہیں اپنے اوپر دیکھے شکر کرے
اپنے دل میں اپنے دوستوں سے کہے میں فقیر تھا محتاج تھا اللہ تعالی نے مجھکو غنی کیا جاہل تھا عالم
کیا ایمان مسلمانی کو کچھ نہ جانتا تھا مومن مسلمان کیا نادان تھا واقف کیا بخر اور کو دیا یتیم تھا کوئی ایسا
دکھینا تھا جو تربیت کرے دیوا علم سکھاوے استاد ہر ہنر کے واسطے مقرر کر دیوے تربیت دیا میں نے
توفیق بخشی مجھے جو استاد کا پیر کا حکم بجا لاتا پھر توفیق نہ پاتا تو محروم رہتا پروردگار کے شکر کا کیا کیا
بیان کر سکتا ہوں اُس خداوند کی نعمتیں بہت ہیں میرا شکر تھوڑا ہی تقصیر بہت ہی اور بہت باتیں
ہی جو اللہ تعالی فرماتا ہی * وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ * یعنی اپنے پروردگار کی نعمتوں کی حقیقت کو
بیان کرو نعمتیں جو تجھکو بخشیں ہیں اور وے نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک کو کچھ نعمتیں اور
خاص نعمتیں بخشی ہیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور علم پھر ایمان مسلمانی تقوی ایک ایک
ایسی نعمت ہی جو نہووے تو اسکی قدر جانے اُن نعمتوں سے بہتایت کے سبب غافل ہو رہے ہیں
انکا شکر نہیں کرتے اور وے نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان کرو خبر دو یہ خلق
سب نعمت کو دوست رکھتی ہی نعمت کے سبب نعمت دینیوالے کو دوست رکھتی ہی ہماری
صفتوں کو کرم فضل احسان مہربانی پیدا کرنا پرورش کرنی رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب
صفتوں انکو ہماری بیان کرو اس طرح سے خلق کو ہمارا دوست کر دو ہماری طرف انکو بلا دو یہ سب

جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا کچھ درد نہ معلوم ہوا اور انہوں نے یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ کر ڈرتے ہوئے
گھر آئے بی بی حلیمہ کو خبر دی جو دو آدمیوں نے آکر محمد کو پکڑ کر مار ڈالا یہ حقیقت سنکر دیکھنے
بی بی حلیمہ روانی ہوئی دوڑتی خوب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت صحیح سلامت بیٹھے ہیں چہرے کا
رنگ بدلا ہوا سوال پوچھیں حضرت نے تمام قصہ بیان کیا اُس سینہ چاک کرنے کا اثر بی بی کو
سامنے دکھایا تب وہ ڈریں اور اپنے دل میں کہیں جو عبد المطلب حضرت کا دادا یہ بات سنکر دیکھ کر مجھکو
کیا کہیگا آگے بچا دن تو کیسی بات ہوتی غرض جو محمد کو عبد المطلب کے حوالے کر دوں اسی واسطے
مکے میں لے آئیں حضرت سے حضرت کے دادا کے حوالہ کر دی ایسی ایک بار چھٹنے تو حلیمہ مکے کے پہاڑ میں
میں اگم کیا تھا جو اُوپر والضحی میں بیان قصے کا ہوا اور پھر دوسری بار چھٹے برس یا گیارہویں برس
پیغمبر ہونے سے یہ بات ہوئی اور تیسری بار شب معراج میں حدیث میں آیا ہے معراج کی رات
جبرئیل علیہ السلام نے میرے تئیں [illegible] لٹا کر میرے سینے کے اوپر ناف تک شگاف کر دیا جبرائیل اور میکائیل
علیہم السلام نے ایک سونے کے طشت میں زمزم سے پانی لائے اُس پانی سے میرے سینے کے اندر اور حلق اور
رگیں دھوئے اور جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل کو باہر نکال کر چیرا اور دھویا پھر دھر کر ایک طشت
سونے کا لائے ایمان کے نور سے حکمت کے نور سے بھرا ہوا میرے دل کو اُس نور سے معمور کیا پھر
ایک نور کی انگوٹھی سے نور کے نگینے سے مہر کر کر اُس جگہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملا دیا جو
سوائے ایک خط کے کچھ زخم اُسکا نہ رہا اور کچھ درد معلوم نہ ہوا اور اُس نور کے بھرنے کی اور مہر
کرنے کی لذت خوشی ہم نے ایسی پائی جو اب تک میری نس نس رگ رگ میں ہے ہر طرح سے
ظاہر میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا ہوا پھر اُس نعمت کا اللہ تعالیٰ بیان کر کر اور نعمت
کا بیان فرمایا ہے * وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ * اور دور کیا گرا دیا ہم نے تجھ سے یا محمد بھاری بوجھ
تیرا * الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ * وہ بھاری بوجھ جو بہت بھاری کیا تھا اُس بوجھ نے تیری پیٹھ کو
اور کسی قدیم کا کسی گناہ کا جو پیغمبری کے پہلے ہوا ہوگا غم تھا اُس غم کا [illegible] تھا فکر [illegible] کیا ہوگا کس
طرح سے بخشے جاوینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے اول آخر کا گناہ بخش دیا فکریں دور کیں اور اُنکی
اُمت کے گناہوں کا غم تھا اُس غم کا بڑا بوجھ تھا اُس بوجھ کو بھی دور کیا حضرت کی شفاعت
اُمت کے حق میں قبول کی خوشخبری دی اُمت کا گناہ بخشینگے حضرت کے بخشانے کے سبب اور
[illegible]

بہشتوں کے جن [illegible] نیچے بہتے نہرین پانی کی شہد کی دودھ کی شراب کی جاری ہیں اور
فرمایا * ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم * یعنی اور جو کوئی نافرمانی کریگا اللہ تعالیٰ کی اور
اللہ کے رسول کی تحقیق اس کے واسطے مقرر ہی آگ دوزخ کی اسمین آگ مین جانا ہو پناہ اپنی
بے فرمانی اور رسول کی بے فرمانی کو ایک درجے مین رکھکر عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور
رسول کی اطاعت کو ایک جا گردانکر وہ ثواب مقرر کیا اسلیے [illegible] کسی کا [illegible] نہو سکتا
ہی کسی کی یہ بڑائی نہوئی ہی نہو ویگی اور فرمایا مومنون سے خطاب کیا جو اللہ تعالیٰ اور فرشتے
اللہ کے درود بھیجتے ہین نبی کے اوپر ای گروہ مومنون کی تم بھی درود بھیجو نبی کے اوپر اور سلام
کہو [illegible] ادب کر تعظیم کر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تم [illegible] سے کہو * ان کنتم
تحبون اللہ [illegible] * یعنی جو تم خدای تعالیٰ کو دوست رکھا چاہتے ہو دوست رکھا چاہتے ہو تو میری
متابعت کرو [illegible] کریگا تم خدای تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے
بر آیا ان بخشید. اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلعم کو اور ان کے طفیل سے انکے ہی کرون کو متابعت کی
برکت سے محبوب بہت بڑے درجے کا وعدہ کرنا یہی تو کس مرتبے [illegible] سا مرتبہ بڑا ہوویگا یہ عنایت
مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت کے اوپر بے نہایت ہی اس مین اشارہ ہی جو اس فضل کرم احسان
کی طرف ہمارے نظر کرو اور کسی بات کا غم مت کہا جو کچھ ہمارے حکمت کے موافق کچھ تنگی
آوے تو صبر کرو کشادگی کی بہاو کی انتظار کرو کچھ مشکل آپڑے تو آسانی کے منتظر ہو امیدوار ہو
* فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا * پھر تحقیق [illegible] ساتھ آسانی ہی تنگی کے ساتھ
کشادگی ہی اول تم کو [illegible] کس طرح کی فکر مین تھی [illegible] کیا کیا غم کہاتے تھے سب
غم کو تمہاری اسی طرح جانا چاہیے جو مشکل آپڑیگی وہ آسان ہو جاویگی دشمن سب زیر ہو جاوینگے
تم غالب آوے گے فتح تمہاری ہوویگی غنیمتین ہر طرف سے آنے لگینگی دنیا مین رنج بلا ہوتا ہی جہان
رنج ہی پھر وہان گنج ہوتا ہی دشواری کے ساتھ آسانی ہی محنت مین راحت ہی اور اس
آیت مین یہ اشارت ہی اس بات کی طرف جو کوئی دنیا مین اپنے اختیار سے اچھے کام مین محنت
کریگا راحت کو پہنچیگا دنیا آخرت کی دولت پاویگا بغیر محنت کے راحت نہین ملتی جو کوئی اچھا کام
کرنے مین رنج نہ اٹھاویگا محنت نہ کریگا اپنی جان کو بغیر محنت کے آرام ڈہونڈنے کی فکرون مین
رہیگا تا لیے رہنا چاہیگا دنیا آخرت کی خوبیون کو کس طرح پہنچیگا راحت آرام کیونکر پاویگا جو کوئی دنیا

کونسی سورت ہے اقرا الی آور بہت تفسیر والے کہتے ہیں اول سورت جو نازل ہوئی ہے والحمد
کہا ہے پھر الحمد کے بعد سورہ ن والقلم ہے پھر اسکے پیچھے سورہ مزمل نازل ہوا پھر سورہ
مدثر پھر پانچویں سورت والضحی ہے اور اقرا تمام سورتوں کے پہلے ہیں آخری پھر یہ بات سب
کے نزدیک ثابت ہے جو پہلے سب سے کور ہوئی ہے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اقرا اول کی
ہیں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جو حضرت رسول علیہ السلام کو پیغمبری سے پہلے
سچے خواب میں ظاہر ہوتے تھے جو کچھ بات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی صورت دنیا میں
آفتاب کی طرح ظاہر ہوتا پھر جیسے دیکھتے تھے اسی طرح ہوتا پھر جب مبعوث ہونے کا زمانہ
کے آنے کا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت کو تنہائی خلوت
پیاری ہو گئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اس میں ایک غار ہے اس غار میں اکیلے جا کر جاتے تھے اللہ
تعالی کی یاد میں تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو جاتے دو دو رات دن تین تین رات دن وہیں رہتے
پھر زیادہ رہتے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے کھانے پینے کے واسطے کچھ اس غار میں اپنے
ساتھ لیجاتے ایک دن حضرت نے آواز سنی کوئی کہتا ہے یا محمد اور کسی کو نہ دیکھا پھر دوسری
بار سنا یا محمد پھر کسیکو نہ دیکھا پھر تیسری بار آواز سنی یا محمد اس وقت پہاڑ کے اوپر کھڑے
تھے جو اوپر نگاہ کی آسمان زمین کے درمیان میں نظر پڑی دیکھا ایک سونے کے جڑاؤ تخت کے
اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بیٹھا خوب صورت بیٹھا ہے سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک
نور کا تاج سر کے اوپر حضرت انکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر بہت دیکھتے رہے تمام دن
دیکھا کئے شام کو وہ تخت اور وہ بیٹھنے والا غائب ہو گیا حضرت نے بہت تعجب کیا دوسرے
دن بھی اسی طرح وہی صورت نظر آئی کچھ بات نکہی پھر تیسرے دن بھی اسی طرح ظاہر
ہو کر وہ تخت کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا جو آپ کو پہاڑ سے
نیچے گرا دیویں اور انہوں نے کہا یا محمد تو دوست میں جبرئیل ہوں اللہ تعالی نے مجھکو تمہارے پاس
بھیجا ہے تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر ہو اس امت کی طرف تم کو رسالت کے
واسطے مقرر کیا ہے جب یہ بات سنکر حضرت کی کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے
پروں کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہشت کا حریر کپڑے کا یاقوت اور موتیوں کا گوندھا ہوا
حضرت رسول علیہ السلام کے نزدیک لائے اور کہا پڑھو حضرت نے فرمایا میں کچھ پڑھا نہیں اور اس نامے

میں کچھ لکھا ہوا دیکھا تھا پھر حضرت جبرئیل حضرت رسول علیہ السلام کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر
بغل میں دبایا ایسا دبایا جو عرق آگیا نزدیک تھا جو حضرت بیہوش ہو جاویں پھر چھوڑ دیا جب
حضرت بحال ہوئے تب حضرت جبرئیل نے کہا * اقرأ * یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا * ما انا بقاری *
میں نے کچھ پڑھا نہیں پھر حضرت جبرئیل نے اسی طرح سے گود میں اپنی لیکر دبایا نزدیک تھا جو
بیہوش ہو جاویں طاقت نہ رہے چھوڑ دیا پھر کہا * اقرأ یا محمد * یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا *
ما انا بقاری * میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تیسرے اسی طرح سے کیا پھر چوتھی بار حضرت جبرئیل نے کہا
* اقرأ باسم ربک الذی خلق * پانچ آیتیں پڑھیں پھر حضرت کی بھی زبان کھل گئی خدائے تعالی
کے حکم سے آیتیں یاد ہو گئیں حضرت بھی پانچوں آیتیں پڑھ گئے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول
علیہ السلام کو پہاڑوں سے میدان میں اتار لائے میں ایک پاؤں مارا ایک پانی کا چشمہ نکل آیا حضرت
جبرئیل نے اس پانی سے وضو کیا حضرت رسول علیہ السلام کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت نماز کی
پڑھیں اور اپنے ساتھ حضرت کو بھی پڑھائیں اور کہا یہ طرح ہے خدائے تعالی کی بندگی کرنے
کی پھر اس وقت سے حضرت نبی علیہ السلام ہر روز دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب تک معراج میں پانچ
وقت کی نماز کا حکم ہوا پانچ نمازیں فرض ہوئیں پھر اول اللہ تعالی کی طرف سے پڑھنے کا حکم ہوا
فرمایا اقرأ اس ایک فرمانے میں سب طرح کے علم قدرت سے پڑھا دیے سب علموں کی قوت پڑھنے
کی ہو گئی * * بسم اللہ الرحمن الرحیم * * اقرأ باسم ربک الذی خلق *
پڑھو یا محمد اپنے پروردگار کے نام کی برکت کر وہ پاک پروردگار ہے جس نے سب خلق کو پیدا کیا
* خلق الانسان من علق * پیدا کیا آدمیوں کو بندھے جمے ہوئے لہو سے * اقرأ وربک الاکرم
الذی علم بالقلم * دوسری بار فرمایا پڑھ یا محمد حال یہ ہے جو پروردگار تیرا کریم ہے اس کے
کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہے کسی کی بڑائی بزرگی اس پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی کو نہیں
پہنچ سکتی وہ بزرگ خداوند ہے مہربان ہے کریم ہے جو سکھایا لکھنا قلم کر اپنی مہربانی اور کرم سے آدمی
کو خط کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی غور کر دیکھے تو جانے کہ یہ بڑی نعمت
ہے یہ لکھنا پڑھنا تمام دین دنیا کا کارخانہ قلم میں بندھا ہوا ہے قلم کے نیچے ہے امام قتادہ کہتے ہیں * لولا
القلم لما قام الدین ولا اصلح العیش * یعنی اگر قلم نہ ہوتا تو دین قایم نہ ہوتا اور دنیا کی زندگانی
احتاج نہ بانی قلم کے سبب قرآن جو کلام ہے خدائے تعالی کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بے آتے پر حضرت جبرئیل کی زبانی بھیجا تھا دل میں حضرت کے یاد ہوتا تھا پھر حضرت کی مبارک
زبان سے نکل کر اصحابوں کے کانوں میں پڑتا کر اُن کے دلوں میں آتا تھا یاد رہتا تھا جو اس طرح سے
یہ بات یاد نہ رہتی تو اور اُمت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہنچتی قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہلایا
لاکھوں کروڑوں نسخے لکھے گئے قرآن اس طرح سے قیامت تک آباد دنیا میں رہیگا یہ فیض جاری
رہیگا پھر حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں پھر اُن کتابوں سے لاکھوں کروڑوں
کتابیں لکھنے میں آئیں تمام دنیا میں پھیل گئیں جن دنوں میں پہلے وقت حدیثیں لکھنے میں نہ آئیں اور
جس جس کو حدیثیں پہنچیں نہیں یاد رہیں کوئی روم میں تھا شام میں تھا کوئی کہاں تھا کوئی کہاں تھا
پھر جن لوگوں نے حضرت پیغمبر صاحب کا کلام نہ سنا تھا حدیث اُن کو نہ پہنچی تھی بہت مشتاق
تھے بہت لوگ کہیں جا نہیں سکتے تھے بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اٹھا کر ایک
ایک حدیث دو دو چار چار کے سننے کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چل کر گئے دو دو مہینے کا سفر اختیار
کیا ایسی سختیوں سے ملک ملک سے جا کر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب
لوگوں کے اُوپر اُن کا احسان ہوا اب اس زمانے میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی
مشتاق ہوتے ہیں دین دنیا کی سعادت چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑھ لیویں
ہزاروں نعمتیں دین دنیا کی یاد ہیں پھر اسیطرح کتابت کی راہ سے لکھنے کے سبب قلم کی وساطت
سب طرح کے علم دین کے دنیا کے قید میں آئے پڑھنے والوں کو ہزاروں طرح کے فایدے نفع حاصل ہوتے ہیں اول
کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے بھید کتابوں سے معلوم کئے جاتے ہیں پھر ناپے
خط کتابت فرمان نشان حساب کتاب دفتر دیوان متصدی منشی ہزاروں کارخانے قلم کی اور خط کی
برکت سے قایم ہیں جو قلم نہ ہوتا کچھ بند و بست نہ ہوتا آدمیوں کے سب کام بگڑتے سب کارخانے ابتر ہوتے
خراب رہتے یہ نہایت فایدے اللہ تعالی نے قلم میں رکھکر آدمیوں کو یہ راہ سکھائی ہی بہت بڑے سے
بڑا یہ احسان فرمایا ہی خبر میں آیا ہی جو اول حق تعالی نے لکھنا حضرت آدم کو سکھایا اور مشہور
یہ ہی جو اول حضرت ادریس پیغمبر کو خط کتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے پہلے انھوں نے
خط لکھا اللہ تعالی کے حکم سے یہ راہ نکالا تمام عالم کو فایدے پہنچے * عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ * سکھایا آدمی
کو جو کچھ نہ جانتا تھا کہا یا خدا تعالی نے آدمیوں کے تئیں وہ کچھ سکھایا جو نجانتے تھے اول پیغمبروں کو
خاص کیا اپنی طرف سے اُن کو علم بخشا بغیر قلم کے بغیر کتاب کے سب لوگوں کے تئیں کتاب کا قلم کا

واسطے گھومیان بین ذکر اس طرح سے جو کوئی طالب رکھتا تھا شوق مند تھا سعادت نصیب
ہوتا تھا اول کو پڑھنے کا شوق ہوا کتاب کی راہ سے جو کچھ بتاتا تھا معلوم کیا ہزاروں فایدے حاصل کئے علم
بہت بڑی نعمت ہی اُس نعمت کا بہت احسان ہی اللہ تعالی کا آدمیون کے اوپر جو علم نہوتا تو سب
کوئی جاہل رہتے اچھا برا کام نیک بد کی راہ نفع ضرر کی بات کچھ جانتے حلال حرام نہ پہچانتے اللہ تعالی
کو اپنے پیدا کرنے والے کو پیغمبرون کو دین آئین کو آخرت کے بھلے برے کو کچھ نہ بوجھتے مثل حیوانون کی
طرح رات دن کھانے پینے میں پڑے رہتے لے فایدے کام بے تدبیر لے سمجھ کرتے رہتے ظلم زیادتی بے خیالی بے
شعوری ہزارون طرح کی خرابیون کے دریا بیچ دنیا آخرت کی خواری خرابی ابتری ہلاکی کے سوا
اور کچھ کسی کے ہاتھ نہ آتا یہہ علم کی دولت قلم کے واسطے کتاب کی راہ سے ہر کسی آدمی کے ہاتھ آتی ہی
اسواسطے اللہ تعالی نے اپنے اس بڑے بڑے احسان کو جتایا آدمیون کے اوپر منت رکھی جو اس نعمت
کی قدر بوجھین جس طرح سے یہہ علم کی نعمت کو لے سکین حاصل کر سکین غنیمت جان لیوین
حاصل کر جن جاہل بے تجربے بے ہوش نرہین پھر ان آیتون مین اللہ تعالی اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہی
آدمی کے اول آخر کی بات کہہ کر اپنا احسان جتاتا ہی فرمایا آدمی کا پہلا تو یک یہہ حال تھا جو ماں نی
ماں کے پیٹ مین ایک لہو کا ٹکڑا تھا جما ہوا بندھا ہوا جو اس حال کو کوئی بوجھے سمجھے تو جانے کس کام
کا تھا کس لایق کا تھا پھر اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکال کر کس کس حالون
مین پہنچا کر آدمی کی صورت مین لا کر پرورش کر کر پال کر چھوٹے سے بڑا کیا لڑکے سے جوان کیا عقل
شعور کا توجہ بخشا علم کے حاصل کرنے کے لایق کر دیا کس خراب حال سے نکال کر کن بڑے عالی درجے
مین پہنچایا ایسی بڑی قدرت کس کی ہی ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہی پھر علم کی راہ کھول
دی لکھنے پڑھنے کی راہ قلم کی وساطت ظاہر کی یہہ احسان پر احسان کیا جو کوئی اس قدرت اور
اس احسان کو بوجھے تو اپنے پیدا کرنے والے خاوند کا اقرار کرے دل مین پاک پروردگار کی محبت
رکھے ایمان لاوے تن بدن جان مال کو اُسکے حکم بندگی مین خرچ کرے سچا بندہ ہو رہے دنیا کی خیر
خوبی پاوے اور یہہ اشارت ہی جو اپنے خاص بندے کو محمد رسول اللہ صلعم کو فرمایا اقرا بغیر قلم کے کاغذ کے
بغیر خط کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا آپ پڑھا دیا سکھا دیا اور ان کو اس علم کے درجے مین پہنچنے کے
واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ نہ لایا اشارت ہی اُس مین حضرت رسول عم کے تئین جو کچھ تمھارے
اوپر اللہ تعالی کی طرف سے علم آوے قرآن کی آیتین سورتین نازل ہووین اصحابون سے کہو لکھنے

جاوین اس طرح قرآن جمع ہو کر سبب خلق کو پہنچیگا یہہ نعمت قیامت تک قایم رہیگی تمام عالم کو
فایدہ پہنچیگا اسی واسطے حضرت نے حکم کیا تھا اصحابون کو جو آیت جو سورت آتی جاوین لکھتے جاوین
پھر جس طرح سے جو آیت جو سورت آتی جاتی تھی اصحاب لکھتے جاتے تھے قلم کی وساطت سے سبب
بندون کو جو سعادت مند تھے اس نعمت دولت سے ذخیرہ پہنچا دین دنیا کے فایدے ملین اُن نعمتون
کا پاک پروردگار کی کہان تک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک بال زبان ہو جاوے اور ہر زبان سے
لاکھون کروڑون بار حمد اور شکر کرتا رہے تو بھی اُن نعمتون کا حق ادا ہو سکے پھر یہہ مہربانیان فضل
کرم عام ہین کوئی آدمی اس بات سے اُن مہربانیون سے خالی نہین اس رحمت مین سب کوئی
داخل ہی وہ آدمی بڑا بے نصیب ہی جو اُس پاک پروردگار کی اُن نعمتون کو اپنے اوپر نہ بوجھے
کافر رہے اُن نعمتون کا کفران کرے اور یہہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کے واسطے کھولا ہی رحمت کا دروازہ
ہی اُس رحمت کے دروازے مین نہ بیٹھے ناجاہل احمق اندھا رہنے کو خوش رہے یہہ بہت بڑی
بات ہی علم کی نعمت سب کسی کو درکار ہی کوئی اُس دولت سے بےپروا اغنی نہین ہو سکتا یہہ
بات خبر دار ہی پروردگار * كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ * نہ چاہیے سرداد نہین کسی کو نعمت کی قدر نہ بوجھے
کفران نعمت کرے ناشکر ہووے تحقیق آدمی بے فرمانی کرتا ہی * أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ * بری راہ یہہ
جو دیکھتا ہی آپ کو ہدایت کی راہ سے بے نیاز یہہ غرور اسباب دنیا کا مال دیکر مال پر مغرور ہوتا ہی
ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہی علم کی راہ مین جانے سے آپ کو بے نیاز بوجھتا ہی کہتا ہی پڑھنے لکھنے
سے کیا کام ہی مجھکو علم کے حاصل کرنے سے کیا بھلا ہو وےگا میرا دنیا مین مال دولت کھانا پینا جو چاہیے
سو میرے پاس ہی علم کو لیکر کیا کرونگا جیسے ابوجہل اور اور کافر مشرک اپنے مال دولت مین مغرور ہوکر
رہے اللہ رسول کے کلام کو خاطر مین نہ لائے قرآن حدیث نہ سنے اس دین کی قدر نہ بوجھی کافر
رہے مشرک رہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نکر سکے کئی دن جیسے کھائے پئے آخر کو مر گئے سیدھا
دوزخ مین چلے گئے اور اس آیت مین یہہ ہدایت ہی آدمی کو چاہیے جانے دنیا آخرت کی خیر خوبی
علم کی راہ مین ہی مال ہوئے یا نہووے جو دانا عالم فاضل ہر حال مین اچھا ہی اور جو نرا مال ہووے اور علم نہووے
تو ہر جاگہہ دنیا مین یا آخرت مین خراب ہو وے خوار ہو وے یہہ بات بھی اس آیت سے نکلتی ہی
* کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی * یعنی تحقیق مقرر آدمی بے فرمانی مین جاتا ہی مغرور ہوتا ہی
گمراہ ہوتا ہی بدراہی مین پڑتا ہی جب آپ کو بے نیاز دیکھتا ہی مال کے ہونے سے آپ کو غنی جانتا ہی

بہ عادت ہی خصلت ہی آدمی کی جو علم نہووے اور مال ہووے تو خواہ مخواہ گمراہی کی ابھری کی بلا
میں پڑتا ہی اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خواری میں جاتا ہی عقلمندوں کو چاہیے جو
اس بات کو سمجھ کر ہر طرح دین کا علم جو کچھ حاصل کر سکیں تغافل نہ کریں مال کے حاصل کرنے کی جیسی
فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ دین کے علم حاصل کرنے میں تغافل کرتے ہیں مال کے حاصل کرنے کی جیسی فکر
رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہووے اور مال ہووے تو علم کی
برکت سے مال سے بھی بہت فائدے دنیا آخرت کے ہاتھ آتے ہیں اور جو مال ہووے اور علم نہووے
تو اس مال میں کچھ خیر و برکت نہیں بلکہ ہزاروں طرح کے فساد و برے کام اس سے پیدا ہوویں گے
نادانی جہالت کی راہ سے دین ایمان کی کچھ خبر نہیں پکڑ پروردگار کی شکر گزاری نہ کریگا سوائے بے فرمانی کی
راہ کے اور راہ میں چل سکیگا پھر دنیا میں بدنام رہ کر آخرت میں عذاب میں دوزخ کی آگ میں
جا رہیگا * اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی * تحقیق مالک پروردگار کی طرف تیرے یا محمد بازگشت ہی آخرت
کو سب کوئی بھلا برا اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوگا اپنے کئے کی ہر کوئی جزا سزا پاویگا اسوقت
معلوم ہوویگا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کے عمل کام آتے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہی کچھ
کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا کا سب اموال کسی کے پاس ہووے مرنے میں کام آتا ہی تو گور کے کنارے میں
رہ جاتا ہی ساتھ جانے والی چیز نہیں تمام جھوٹی ہے والی چیز سوائے علم دین سب کے اور عمل کے اور کچھ نہیں
کوئی چیز نہیں جو دنیا میں جن کنہوں نے دین کے علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل
کیے خدا رسول کے فرمانے کے موافق کام کیے اچھے عمل کیے ہمیشہ ہمیشہ فائدے نفع خوشحالیاں آرام
پاتا رہیگا بہتر جزا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جس کنہوں نے بے فائدے علم سیکھے سحر جادو نجوم
طلسمات اور برے کام بے فرمانی کے عمل کیے نالایق کام کیے ظلم زیادتی مار ڈالنا لوٹ لینا بتوں کا پوجنا
قبروں کو سجدہ کرنا شراب پینا کھانا حرام اور بد عمل کیے اور اور بندوں کو خدا کی بندگی سے
منع کیے ہمیشہ ہمیشہ غم میں بدحالی میں ناخوش درد دکھ عذاب میں گرفتار رہیگا وہی برے کام اسکے
آگے آرہینگے بہ سزا ہی خدائے تعالیٰ کی طرف سے سب کوئی اس ٹھکانے میں جزا سزا پانے کی
جاگہ میں خدائے تعالیٰ کے حکم سے جا پہنچیگا سب کی حساب ہو رہیگا * ارایت الذی ینھی عبدا
اذا صلی * کیا دیکھا تونے ای دیکھنے والا ایسے آدمی کو جو منع کرتا ہی ایک بندے کو جسوقت نماز
پڑھے وہ بندہ نماز پڑھتا ہی خبر میں آیا ہی ابوجہل کافر نے حضرت رسول صلعم کو منع کیا اور کہا تم کعبے

سے حرم میں کعبے کی گرد نواحی میں آس مسجد میں نماز پڑھا کرو حضرت عم اُس کی بات بجز خاطر مبارک
میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر ایک دن ابوجہل نے اور کافروں سے کہا جو میں محمد کو
نماز پڑھتا مسجد میں پاؤنگا رکھونگا اپنا پاؤں ایک قدموں سے اُس پاک گردن کو توڑ ڈالونگا مگر دن بیچ
پاؤں رکھکر مار ڈالونگا یہ خبر مشہور ہوئی سب اصحاب حضرت کے یہ بات سنکر ناخوش ہوئے
دل گیر ہوئے حضور کے جناب میں عرض کی اور کہا حضرت اس مسجد میں تشریف لیجانے میں
مجادلہ تو بہتر ہی وہ کافر بے ادبی کیا چاہتا ہی حضرت عم نے فرمایا کچھ وسواس نہیں اللہ تعالی ہمیشہ
حافظ ہی وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول عم خاطر جمع سے تشریف لے گئے نماز پڑھنے میں
مشغول ہوئے سجدہ کیا سجدے میں بہت دیر کی کافروں نے دیکھکر ابوجہل کو خبر دی وہ سنکر بڑے
غصے سے آیا حضرت کی طرف بے ادبی کی نیت سے چلا جب حضرت کے نزدیک پہنچا اُسی
وقت پیچھے پاؤں سے بھاگا سو منہ زرد ہوگیا بدن کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا
تب اُس نے کہا میں نے اپنے اور محمد کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اُس میں آگ جلتی ہوئی
تھی اور ایک اژدہا آگ سے سر نکال کر منہ پھیلا کر میری طرف دوڑا اور اُس نے کہا جو
تو نے ایک قدم آگے رکھا تو تجھ کو نگل جاؤنگا کھا جاؤنگا اور بہت جانور پرند دیکھے پر دم پر ملائے
ہوئے کھڑے تھے اُس سبب میں اُلٹے چلن بھاگا بھاگا پھر یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت نے فرمایا
جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا کر دیتے پھر یہ معجزہ دیکھکر
بھی وہ بدبخت ایمان نہ لایا ایمان نہ لانا یہ ضروری تھی مال کی اور وہ اندھا تھا جہالت کا
نادانی کا یہ بات فرمائی اللہ تعالی نے آدمی جب آپ کو غنی مالدار دیکھتا ہی اور علم کا نور آنکھوں میں
نہیں ہوتا تو سرکشی کرتا ہی بے فرمانی کرتا ہی اُس مرتبے میں نافرمانی کے پہنچتا ہی جو اللہ تعالی کی بندگی
عبادت کی راہ چھوڑ دیکر اور بندوں کو بھی بندگی سے منع کرتا ہی خدا کے بندوں
سے دشمنی کرتا ہی پھر ایسا بدبخت کسی نے دیکھا ہی جو ایسے نالائق بندے کو محمد
رسول عم کو خدا نے تعالی کی بندگی کرنے سے منع کرتا ہی دشمنی کرتا ہی کیا یہ بدبخت ہی
سخت عذاب کے لایق ہوا ہی کیا اپنی سزا کو پہنچیگا * ارایت ان کان علی الهدی * کیا دیکھتا
ہی تو ای دیکھنے والا کیا جانتا ہی تو ایسا جاننے والا کیا خوب ہووے اگر وہ وقت پر یہ منع
کرنے والا ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاوے پروردگار کی بندگی میں قائم ہوجاوے * او امر بالتقوی

یا حکم کرے اوروں کو تقویٰ کا پرہیزگاری کا جب آپ نے ہدایت کی اور اوروں کو ہدایت کی راہ
سے منع نہ کرے ایمان لاوے ہدایت کی راہ پر قایم ہو جاوے اور اُس درجے میں پہنچ جاوے کہ جو
ہدایت کی راہ بتاوے محمد صلعم کی پیروی کرے پورا تابع ہووے تو کیا ثواب پاوے کیا بڑی تعریف
کو پہنچے * اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی * کیا دیکھا ہی تو جانتا ہی تو جو جتاوے بعد تھا کہ سچ کہنے
والوں کو جھوٹا جان کر مسلمانی کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان کے قبول کرنے سے ہدایت کی
راہ سے ایمان نہ لاوے ابوجہل کا پورا تابع ہووے تو کس بڑے سخت عذاب میں پڑے کس طرح
کی خرابی اُس کے اوپر آوے آخر اور جمع ہونے بازگشت سب کسی کی ہے ورنہ گاؤ کہ حضور میں
ہوتی ہی جو لوگ ہدایت کی راہ پر قایم ہیں اور اوروں کو ہدایت کرتا ہی جیسے محمد صلعم خدا اُن کا
جو لوگ پیرو تابع ہیں کیسے اچھے درجوں کو پہنچینگے اور جو کوئی آپ بھی گمراہ ہی اور اوروں کو بھی
گمراہ کیا چاہتا ہی جیسے ابوجہل اور جو اُس کے تابع ہیں کیسے عذاب میں جا پڑینگے کیا حال ہوویگا
اُن کا * اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی * کیا نہیں جانتا ابوجہل بدبخت اور جو کوئی ایسا بدبخت ہی
اُس کو خبر نہیں اِس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی ہر حال کو ہر کام کو نیکوں کے اچھے
حالوں کو عبادت نیکو کو بھی دیکھتا ہی برے کاموں کو برے حال اُن کو بری نیتوں کو بھی دیکھتا ہی ہر طرح
کی جزا سزا دیتا ہی جیسے کو تیسا بدلہ پہنچ رہیگا ذرہ ذرہ ہر ایک کی حقیقت معلوم ہی اور خبر میں
آتا ہی جو حضرت رسول صلعم حرم میں نماز پڑھتے تھے ابوجہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں نماز
پڑھتے ہو میں نے تمکو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھنے سے باز نہیں آتے حضرت محمد صلعم نے اُس کے
اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتا ہی جو ایسی باتیں کرتا ہی جب اُس
ملعون نے کہا تو مجھکو اپنے خدا سے ڈراتا ہی میں اپنی دستگیری جمع کر سکتا ہوں جو تمام مکان سواروں سے
اور پیادوں سے بھر جاوے کسی کی مجلس میری مجلس کے برابر نہیں اور اسی طرح کی احمق پن کی
باتیں کہتا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں بھیجیں * کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ * یعنی تحقیق باز نہ
آویگا ابوجہل اُس شوخی کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے البتہ ہم مقرر پکڑینگے ہم اُس کے
بال پیشانی کے خوار کرکے ذلیل کرکے زمین میں گھسیٹ کے ذلیل کر دیوینگے قیامت میں فرشتوں سے
فرماوینگے جو اُس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیویں * نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ
* پیشانی جھوٹی خطا کار کی جھوٹے بدکار کی * فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ * پھر بلاوے اپنی مجلس کو جمع کرنے

ایسی مجلس کے لوگوں کو سوا اپنیاد سے خویش قرابتی مدد کرنے والے کو * سندع الزبانیة * شتاب ج
ہی تھوڑی آپ مدت ہی جو بلا وینگے ہم [illegible] دوزخ کے داروغوں کو دربانوں کو عذاب کے فرشتوں کو
جو لے جاوینگے اور ایسے کافر بدبخت کو گھسیٹ کر خواری سے کھینچ کر دوزخ میں عذاب میں [illegible]
* کلا * نالایق ہیں اسکی بات بلکہ تجھکو منع کرتا ہی [illegible] گھمسانیاں [illegible] * لا تطعه *
اسکی اطاعت کرو دشمن کا یعنی ابو جہل کا حکم جو منع کرتا ہی نماز سے بندگی کرنے سے تم جو
اسکے کہنے کا خلاف کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو * واسجد واقترب *
اور ہمیشہ سجدہ کرو اور قریب چاہو اپنے پروردگار کے حضور تربیت میں یعنی بندے کو عاجزی کرو
اسی راہ سے بندگی کی [illegible] اپنے پروردگار کے نزدیک ڈھونڈھو اس آیت میں اشارت ہی
جو الله تعالی کی قربت کا درجہ نزدیک ہونیکا بندگی عاجزی کی راہ میں ہی سجدہ کرنا زمین میں سر
رکھنا اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار کے حضور میں نہایت درجہ کی بندگی کا اسی سبب سجدے
میں نہایت قرب حاصل ہوتا ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہی * اقرب ما یکون العبد
من ربه وهو ساجد فاکثروا فیها من الدعاء * یعنی بڑا قرب کا بہت نزدیک ہونے کے
وقت بندے کا اپنے پروردگار سے وہ وقت ہی جس وقت سجدہ کرتا ہی اپنے پروردگار کو زمین میں
سر رکھتا ہی [illegible] کے واسطے پھر چاہئے جس وقت جو کوئی تابعدار سجدہ کرے تو بہت دعا کرے
تو بڑا استجابت کا اید [illegible] اسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہو جاوے یہ
آیت بھی سجدے کی ہی چودھویں سجدہ ہی قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے سنے اس آیت کو چاہئے
سجدہ کرے یہ سجدہ واجب ہی اور ان آیتوں میں یہ ہدایت ہی جو ہر مسلمانوں کو چاہئے خدا
تعالی کی بندگی سے یاد سے خدمت سے الله تعالی کے حکم سے خیر کی راہ سے کسی طرح کبھی نہ
پھیرے کوئی دشمنی کرے ناخوشی کرے اس راہ سے ہاتھ نہ پھیرے کسی کے منع کرنے سے خیر کا کام
موقوف نہ کرے دشمنوں کی بات نہ سنے شیطان کا نفس کافر کا تابع نہ ہو رہے خدا تعالی کے حکم کا فرمان کا
تابع فرمان بردار ہو رہے اپنا مددگار حافظ نگہبان یاری دینے والا ہر حال میں پاک پروردگار کو
بوجھے حضرت محمود رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ہر کام میں ہر عادت میں عبادت میں پیرو
ہووے اسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کریگا الله تعالی کے فضل سے مقصود کے منزل
میں پہنچ رہیگا ہمیشہ کی دولت اسکو مل رہیگی وہ پاک پروردگار اس عاصی گنہگار کو اور سب

مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشئے اور محمد رسول اللہ کی راہ میں ثابت رکھے قائم رکھے
آمین آمین ثم آمین * سورۂ قدر مکی ہے پانچ آیتیں تیس کلمے ایک سو بارہ حرف ہیں تفسیر در
میں لکھا ہے جو سبب نازل ہونے کا اس سورت کے یہہ ہے جو بنی اسرائیل کی قوم میں ایک
بندہ تھا شمعون اُس کا نام تھا بعضے کہتے ہیں شمسون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات
کو نماز پڑھتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا اور کافروں کے ساتھ جہاد کو لڑتا تا کافر اس کے ہاتھ سے تنگ
آئے تھے ایک بار ان کافروں نے مصلحت کر کر شمعون کی بی بی کو بہلایا اور اس سے کہا تیرا
خاوند تجھ سے کچھ کام نہیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو عبادت کرتا ہے تجھکو کیا فائدہ
ہے تو ایک حیلہ کر کر اُسے باندھ کر ہم اُسکو پکڑ کر ساتھ ایک گھر میں بند کر دیویں گے ہمیشہ تو
آرام سے رہیگی جورو کی ناقص عقل ہوتی ہے یہہ بات قبول کی ایک موٹی رسی بانوں کی بانٹ کر اُس
بی بی کے حوالے کئے جو اُس رسی سے اُسکو باندھیو ایک رات شمعون کو کچھ نیند آئی تھی بی بی نے
اُن کے ہاتھ پاؤں باندھ لئے شمعون جاگ اُٹھا کہا کیا کرتی ہے کیوں باندھی مجھکو اُس نے کہا میں تیری
قوت زور آزماتی ہوں شمعون اُس رسی کو توڑ ڈالا کہا میری قوت اُس سے بھی زیادہ ہے
پھر بی بی نے کافروں کو خبر دی حقیقت کہی پھر کافروں نے لوہے کی زنجیر لا کر دی دوسری رات
خاوند کو زنجیر سے باندھی اُسکو بھی توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اُس سے بھی زیادہ ہے کافروں کو خبر دی
کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی سخت چیز نہیں تو اُسی سے پوچھ جو تجھکو کس چیز سے باندھے جو تو
توڑ نہ سکے بی بی نے اُن سے پوچھا شمعون نے کہا جس چیز سے کوئی مجھکو باندھے تو توڑ ڈالوں سوائے
میرے سر کے بال کے جو کوئی میرے بالوں سے مجھکو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اُس بی بی نے کسی طرح
اُس کے سر کے بال لیکر رسی بنا کر اُسکو باندھی اُن نے کہا کھول دے جورو نے کہا میں نہیں کھولتی تو
توڑ ڈال جس طرح اور چیزوں کو توڑتا تھا انھوں نے کہا میں نے تجھ سے کہا تھا میں اُن کو
توڑ نہیں سکتا اُس بی بی نے کافروں کو خبر دی ایک اُن کو پکڑ لیا اور وہ قول مقرر جو اُس احمق
بی بی سے کیا تھا کچھ نہ کیا شمعون کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے کے آگے ڈال
دیا جو خراب ہو کر مر جاوے رات کو جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا شمعون نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ
میں مناجات کی دعا مانگی کہا اے پروردگار تو جانتا ہے تیری راہ تیری دوستی میں ان کافروں نے میرے
ساتھ یہہ معاملہ کیا ہے تو قادر ہے مجھکو اچھا کر دیوے میری مدد کرے حق تعالیٰ نے شمعون کی دعا قبول کی

اُسی وقت ہاتھ پاؤں سب کچھ تھک گئے اور جو کچھ اُسکی قوت تھی زور نہادہ بھی دیا اور اُتنی
قوت اور زیادہ بخشی اُٹھ کر کھڑا ہوا شہر کے دروازے کے پاس آیا لوہے کا دروازہ تھا قفل بند تھا
پکڑ کر اُکھاڑ ڈالا اندر پیٹھ کر ہر گھر میں جاکر گھروں کے ستون پکڑ پکڑ کر کھینچ لیتا تھا چھتیں
گھروں کی گر گر پڑتی تھیں سب کوئی چھتوں کے نیچے آپ گر گر کر مرجاتے تھے اِسی طرح اُسی
رات میں سب کو ہلاک کیا مار ڈالا پھر حق تعالی نے شمعون کو ہزار مہینے کی عمر اور بخشی
ہزار مہینے تک دن کو روزہ رکھتا کافروں سے جہاد کرتا رات کو نماز پڑھنے میں مشغول رہتے ایسے
کام کرنے اتنے ثواب پاتے تھے حضرت جبرئیل عم نے ایک دن یہہ قصہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا حضرت نے سب یاروں اصحابوں کی روبرو فرمایا یاروں نے
سن کر اُس کے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور کہا رسول اللہ ہماری عمریں تھوڑی
ہیں اُن تھوڑی عمروں میں ایسے عملوں ہم کیوں کر کرسکیں ایسے ثواب کس طرح سے پاویں ایسی
بڑی دولت کو کیوں کر پہنچیں اُس بات کے اوپر حق تعالی نے یہہ سورت بھیجی اور فرمایا تمکو
ایک رات ایسی دی ہی جو اُس رات کو جاگو بندگی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ
ہی بہتر ہی فرماتا ہی اللہ تعالی * * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ * *
* اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ * تحقیق ہم نے نازل کیا ہی بھیجا ہی قرآن کے تئیں اُتارا ہی اُسکو * فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
* شب قدر میں تمام قرآن اُس رات میں لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان پر ایک بارگی آیا
اور بیت العزت میں جو چوتھے آسمان میں ایک گھر ہی فرشتوں کے حوالے ہوا پھر جبرئیل
عم اللہ تعالی کے حکم سے بیئس برس میں آیت آیت سورات سورت ہر وقت مصلحت
کے موافق لائے حضرت محمد رسول اللہ کے پاس اِس طرح سے قرآن پہنچا * وَمَآ اَدْرٰكَ
مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ * اور کس نے بتایا تجھ کو کیا جانتا ہی تو کیا بڑی چیز ہی شب قدر کیسی عزت
کی اور بڑائی کی رات ہی یہہ رات شب قدر کے دو نام لیلتہ المبارک اور لیلتہ العظام
برکت کی اور سلامتی کی رات ہی اور لیلتہ القدر اِس واسطے اُس رات کا نام ہی جو قدر تقدیر
کے اندازے کے معنی ہیں اُس رات میں ایک برس تک کا جو کچھ تقدیر اللہ تعالی نے بندوں کے حق میں ہوتی
ہی کہ کا کیا نصیب ہی کیا پہنچیگا کیا نہ پہنچیگا کیا ہو دیگا کیا نہو دیگا کون پیدا ہوویگا کون جیتا رہیگا کون مریگا
یہہ سب کچھ فرشتوں کو جو کام کو سنوالے فرشتے ہیں اُنکو معلوم ہوتا ہی برسوں تک اُسی طرح کام کرتے

رہی

ذخیرہ لیالی میں داخل کرے ستمبر دن صدیقوں کے ساتھ اللہ محبت کو اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں
* تنبیہ انقلابہ * کے معنی اس طرح بھی کہتے ہیں جو تنگی کی رات ہے اس سبب سے رات کہتے
تنگی ہی جو اس رات میں اترتے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین کے اوپر آتے ہیں تمام دنیا فرشتوں کے
بہتایت سے تنگ ہو جاتی ہے بعضے بزرگ بڑے لوگوں نے کہا ہے جو شب قدر سب تمام برس کی
راتوں میں ایک رات ہے اور بہت لوگ بزرگ بڑے آدمیوں نے کہا ہے اور کہتے ہیں یہہ
رات رمضان ہی کی راتوں میں ہے پھر یہہ لوگ جو رمضان کی راتوں میں مقرر کہتے ہیں بعضے
ان لوگوں میں سے کہتے ہیں تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی اول کی
دس راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں اور کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت
علما نے فرمایا ہے جو آخر ہی کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں سے اکیسویں تیئسویں
پچیسویں ستائیسویں انتیسویں حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہے * التمسوها فی العشر الاواخر فی
الاوتار من رمضان * یعنی ڈھونڈو اور طلب کرو شب قدر کو آخر کی دس راتوں میں طاق
راتوں سے رمضان کی بعضے اصحاب اور امام شافعی اور ان کے لوگوں میں اکیسویں رات مقرر
کی ہے اکثر بزرگوں نے اکیسویں تاریخ رمضان کی شب قدر پائی اور اکثر اصحابوں نے اور
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستائیسویں رات
اختیار کی ہیں بے انہی دلیلان اس طرح لاتے ہیں جو لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت
میں تین بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے نو حرف جو تین بار آئے ستائیس ہوئے یہہ اشارت ہے جو ستائیسویں
رات ہے بہت بزرگوں نے ستائیسویں رات میں شب قدر پائی ہے اور یہہ بات ہے جو اس
سورت میں تیس کلمے ہیں ستائیسویں کلمے ہی کا لفظ ہے جو * ہی حتی مطلع الفجر * خبر میں آیا ہے
اور ہی کا لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے یہہ بات بھی اشارت ہے جو وہ ستائیسویں رات
ہووے اور خدا تعالی بہتر جانتا ہے کونسی رات ہووے جس کو نصیب ہوتی ہے کسی رات میں
پاتی رہتی ہے بہت چیزیں اللہ تعالی نے چھپا رکھی ہیں کتنی چیزوں میں کتنی چیزیں پوشیدہ کی
ہیں جمعے کے دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی پاوے جو دعا کرے اس وقت قبول
ہو جاوے پھر اس ساعت کو جمعے کے تمام ساعتوں میں چھپا دیا ہے صلوۃ الوسطی کو پانچ نماز دن میں
چھپایا ہے اسم اعظم جس کے پڑھنے سے سب مطالب حاصل ہو جاتے ہیں تمام اسماء میں اپنے چھپایا ہے

بادشاہون کا بادشاہ ہم کون ہی پھر اُس وقت جواب دیگا الا کوئی نہوگا پاک پروردگار
اپنا جواب آپ دیویگا فرماویگا * لله الواحد القہار * یعنی اللہ تعالیٰ کا ہی ملک بلا شبہون کا بادشاہ
قایم دایم اللہ تعالیٰ ہی ایک ہی نہ اوسکا کوئی شریک اُس کے ملک میں بادشاہی میں سب طرح
کے کمال ہین اور کوئی نقصان نہین ہی ہر بات میں سب جگہ اُوپر سب کے ہین اُوپر اُس کے حکم کے
آگے کسی کا کچھ چارہ نہین ہوتا کوئی دم نہین مار سکتا پھر چالیس برس تک عالم نیست نابود
رہیگا نام نشان سب چیز سب کسی کی مٹ رہیگی جہان تمام ویران ہو جاویگا پھر چالیس
برس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام پیدا ہووینگے صور کو عرش کے
نیچے سے ہاتھ میں لیکر حکم ہوویگا دوسری بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ہلنے لگیگی آدمی
جتنے مر گئے اپنی قبرون سے اُٹھ جاوینگے * واخرجت الارض اثقالها * اور باہر نکالیگی زمین
اپنے اندر سے اپنے بھاری بوجھون کو جتنے مردے زمین مین گڑے ہین اول اللہ تعالیٰ کے حکم سے
جی اُٹھینگے اور جو کچھ زمین کے اندر ہی باہر نکالیگا * وقال الانسان ما لها * اور آدمی اس وقت
کہیگا آدمی کیا ہوا ہی اس زمین کو جو آدمی کافر ہین اُنکو اس حقیقت کی خبر نہین تھی دوبارہ جی اُٹھنے
مین حیران ہو کر کہینگے کیا حال ہی زمین کا ہلنے جنبش مین ہول ہیبت کو دیکھ کر حیران ہو جاوینگے
کیا ہوے کیا ہوویگا کیسا ہوویگا کرتے پھرینگے اس طرح کہتے کہتے ہول سے مر جاوینگے اور دوسری
جنبش مین دوسرے ہلنے مین بھی جب سب کوئی قبرون سے نکل جاوینگے کافر آدمی جی اُٹھ کر
اس حال کو دیکھ کر تعجب کرینگے حیرت مین رہینگے کہینگے یہ کیا حال ہی کیا حقیقت ہی کیسی
بات ہی کیا ہوا ہی زمین سے کچھ اپنے اندر سے نکالے دیتی ہین سب بھی مردے نکلتے جاتے ہین
اُٹھے جاتے ہین اور جو کوئی آدمی مومن ہین مسلمان ہین بے حقیقین دیکھ کر معلوم کر لیگے آگے یہ سب
باتین قیامت کے آنے کی جو جو حقیقت ظاہر ہونے والی ہی اللہ تعالیٰ کے کلام سے قرآن حدیث سے
معلوم کیا تھا ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے ایک ایک یاد سب جو کچھ باتین جو خبرین دی گئی
ہین ہونے والی ہین البتہ خواہ مخواہ ہوویگی اُن جانون کو دیکھ کر کہینگے * هذا ما وعد الرحمن
وصدق المرسلون * یعنی یہ جو کچھ احوال ظاہر ہوئے ہین قیامت کے ہونے کے آثار ہین قیامت کی
نشانیان ہین اور عجب قرآن سے باہر نکلے تمام جہان کا اور رنگ دیکھے زمین مین سے مردون
کو نکلتے دیکھینگے کہینگے یہ وہ دن ہی جو رحمان مہربان خاوندنے وعدہ کیا تھا اُس دن کے ظاہر

کرنے کا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا قیامت کا دن ہوویگا وہ دن بھی جس کا ذکر ہی * یَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا * اس دن بیچ قیامت کے دن میں بہت سے احوال بے حقیقتی ظاہر ہووینگے
باتیں کرینگے اُس دن تقریر کرینگے زمین تھے اپنے خدا تعالی کے حکم سے خبریں اپنی کہینگی
جس وقت اللہ تعالی سب بندوں سے سوال کریگا پوچھیگا دنیا میں اچھا برا کس نے کیا کام کیا
تھا بہت آدمی اپنے برے کاموں سے منکر ہو جاوینگے کہینگے ہم نے کام کچھ نہیں کیے تب زمین کو حکم
ہوویگا جو کچھ خبر دیوے تیرے اوپر کس کس نے کیا کیا کام کیے تھے زمین بولنے لگیگی خبر دینے لگیگی جس کسی نے
جس جس جاگہ جہاں جہاں جو جو کچھ کام کیا تھا سب کچھ کہیگی ذرہ ذرہ خبر دیویگی دنیا میں بھی زمین کو
اللہ تعالی نے علم بخشا ہی جب آدمیوں کے گناہ بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدا تعالی کی درگاہ
میں زمین فریاد کرتی ہی روتی ہی اور چلاتی ہی کبھی زمین کو صبر کا حکم ہوتا ہی کبھی عذاب آدمیوں کے
اوپر آجاتا ہی جیسے بھونچال زلزلہ آنا بہونکا گرنا غارت ہوجانا آسمان سے اولوں کا برسنا بجلی کا
پڑنا پانی کا نہ برسنا قحط اکال کا ہونا دشمنوں کی فوجوں کا آنا لوٹ مار قتل عام بہتیرا آزار دنیا
کے سب کچھ دنیا میں عذاب آتے ہیں گناہوں کی شامت سے ہیں اور جب دنیا میں مومن مسلمان بہت
ہوتے ہیں زمین کے اوپر اللہ تعالی کی بندگی بہت ہوتی ہی زمین خوش ہوتی ہی دعا کرتی ہی مومنوں
کے واسطے خیر برکت آسمان سے اترتی ہی کھیتی اچھی پیدا ہوتی پانی وقت پر اچھی طرح برستے
ہیں ملک میں آبادی ہوتی ہی ارزانی ہوتی ہی امن چین رہتا ہی اور مومن مسلمان جب مرتا ہی
تو اُن کے عمل موقوف ہونے سے زمین سب روتی ہی اور کافر بدکار کے مرنے سے خوش ہوتی ہی
اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھیگا سجدہ کریگا چالیس دن آگے وہ زمین اور
زمینوں کے اوپر اپنا فخر کرتی ہی اپنی بڑائی کرتی ہی کہتی ہی میں ایسی جاگہ ہوں جو میرے اوپر
خدا تعالی کی بندگی ہوویگی سجدہ ہوویگا اور جس زمین میں مومن مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا ہی
سجدہ کرتا ہی وہ مکان اُسکے مرنے کے پیچھے چالیس رات دن جدائی میں روتی ہی حضرت انس
رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں جو ہر صبح ہر شام زمین کا ہر ایک مکان جاگہ جاگہ
آپس میں پوچھتے ہیں ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہی تیرے اوپر کوئی خدا تعالی
کا یاد کرنے والا گذرا ہی کتنے آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہی کسی مصلی نے نماز پڑھی ہی کوئی مکان
کہتا ہی ہمیں گذرا نہیں پڑھی کوئی مکان کہتا میرے اوپر خدا تعالی کے یاد کرنیوالے نے قدم رکھا

میزان کے پلّے برابر ہو جاوینگے * فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ * پھر جو کوئی بھاری ہووینگے پلڑے اُس کے پھر وہ اچھی زندگانی میں اچھی گذران میں رہیگا اُس دن عذاب سے [illegible] دن میں جب [illegible] کے عمل تولے جاوینگے بھلا برا جدا ہو لے گا جس آدمی کا وزن اچھے عملوں کا بھاری ہو ویگا یعنی عمل کا پلا ترازو کا زیادہ ہو ویگا برے کاموں سے اچھے کام بڑھ جاوینگے وہ آدمی اچھی [illegible] اچھا خوب جیسا اُس کو ملیگا راحت کا آرام کا خوشی کا جیسا بہشت میں جس میں کسی طرح کا غم غصہ نہ ہوگا ویسا پاویگا * وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ * اور جو کوئی کہ ہووینگے ہلکے پلڑے اُس کے پھر رہنے کی جاگہ اُس کی دوزخ ہو ویگی اُس دن میں عمل تولنے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہو ویگا وزن اچھے عملوں کے سبب سے یعنی برے کاموں کا پلا ترازو کا بھاری ہو جاویگا اچھے کاموں سے برے کام [illegible] ایسے آدمی کا ٹھکانا رہنے کی جاگہ ہاویہ ہو ویگا [illegible] دوزخ کا نام ہے [illegible] دوزخوں میں سے ہے * وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ * نَارٌ حَامِيَةٌ * کیا جانتا ہی تو کیا ہی وہ ہاویہ دوزخ ایک [illegible] ہی جلتی ہوئی کس نے خبر دی ہی تجھ کو ای خبر پوچھنے والے کس نے بتایا ہی تجھ کو ای خبر پوچھنے والا کیا پوچھتا ہی تو کیا بڑی بلا ہی وہ ہاویہ کیسے کس طرح سخت عذاب کا گھر ہی وہ [illegible] آگ ہی بے نہایت مرتبے میں جلنے کے جلانے کے بیچ رہی ہی اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے مومنوں مسلمانوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت میں جاگہ بخشے اپنے

* * رحم کی پناہ میں رکھے آمین آمین آمین *

سورۂ التکاثر کی ہی آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں اِس سورے میں بڑی نصیحت ہی عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہی عقل [illegible] سچی بات بوجھ سکتا ہی اور خاص اُن لوگوں کو نصیحت ہی جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گھر رہے ہیں پھنس رہے ہیں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں اور مومن مسلمان دنیادار انکو بھی نصیحت ہی جو دنیا میں بہت مشغول ہو کر چاہیئے جو آخرت کو نہ بھولیں اور بیان ہی جو دوزخ کے بیچ دیکھنا ہو ویگا اور قیامت میں نعمتوں کا ہر کوئی سوال کیا جاویگا اِس بات کو سمجھیں اور سوجھیں

* بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ *

* اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ * مشغول کر رکھا ہی تم کو بہتایت نے یہ بات دنیا کے لوگوں کی طرف خطاب ہی [illegible] آدمی جو دنیا میں گھر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں خدا تعالی

فرماتا ہی * الہٰکم التکاثر * یعنی پہیر رکہا ہی تمہارے تئین خدا کی بندگی سے خدا کی یاد سے اور
محبت عقبیٰ کی جہالت نے دنیا کی بہت محبت نے دنیا کی زیادہ لالچ حرص نے تمہارے تئین بہلا دیا ہی
تمہارے تئین اُس جہان کی خوبیان سے آخرت کی نعمتون سے دنیا کے بہت کاروبار نے دنیا کی بہت مشغولی
نے آگے نہین آنے دیا تم کو ہمیشہ کے آرام کی طرف دنیا کا مال اور اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت
کا چاہنا تمہارا آپس مین ہر کوئی چاہتا ہی مین ہی بڑا ہون مال مین دولت مین اولاد مین سب
چیز مین اور اُن سے مین زیادہ ہو جاؤن ایک دوسرے کے اوپر دنیا کے مال متاع کی زیادتی مین فخر
کرتا ہی بڑائی کرتا ہی ساری عمر اسی طرح کی باتون مین انہین کامون مین رہتے ہو * حتی زرتم المقابر *
جب تک آئے تم قبرستان مین گور جاتے مین، یعنی دنیا دنیا کرتے کرتے مر گئے اور دنیا کو دنیا کے مال و اسباب
کو یہین چہوڑ گئے * کلا * ایسا نہ چاہئے عقلمند کو جو دنیا ہی پر تکیہ کر جاوے دنیا کے مال کی بہتایت
مین اپنی بڑائی ڈہونڈہے یہ اچہی بات نہین اچہی سمجہ نہین لوگ سمجہتے ہین مال اولاد گہوڑے ہاتہی
کہتے ہی کسی کے پاس ہونا سبب سے ہو وین اُس ہونا بہت سے اللہ تعالیٰ کے پاس کچہ فضیلت نہین
ملتی بڑائی نہین ہاتہ آتی جس بات سے جس کام سے بندہ اُس پاک خاوند کے حضور مین بڑائی پیدا
کرتا ہی اُس کے دربار مین اُس کی درگاہ مین بڑا بزرگ ہو جاتا ہی بندگی ہی تقوا ہی اور برے کام
برے بات سے پرہیزگاری ہی ہمیشہ کی دولت اِس بات مین ہاتہ آتی ہی لایق نہین ہی کسی
سمجہ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچہے پہر کر آخرت کو فراموش کرے بہولوے کہ اُس فانی بے وفا شتاب
جانی رہنے والی دنیا مین گر کر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ کی باقی رہنے والی خوبیون نعمتون کو کہو دیوے
ایسی بڑی نعمت کو ہاتہ سے ڈال کر خالی ہاتہ چلا جاوے * سوف تعلمون * شتاب ہی جانو کہ
کیسی غلطی مین پڑے تہے اب تو غفلت کی نیند مین سوتے ہو اپنے بہلے برے کی بات کچہ نہین سمجہتے
کچہ نہین بوجہتے آخر کو مرنے وقت جانوگے جو اِس دنیا کے مال کی املاک کی اسباب کی زیادتی کا چاہنا
بے حاصل بات تہی کیا بے فایدہ کا کام تہا پہر قبر مین معلوم کروگے جو دنیا کی زیادتی چاہ کر دنیا کا مال
لیکر دنیا کی دوستی ہمیشہ دل مین رکہہ کر کیسی خواری مین عذاب مین تنگی مین تاریکی مین جسم مین
حسرت مین پریشانی مین پڑے کیسا آرام کیسی عزت کس طرح کی دولت دوستی خوشی خورمی
ہاتہ سے اُن کے جاتی رہی دنیا کی محبت مال اولاد زمین باغ باڑی کچہ کام نہ آئے سب یار دوست
گور کے باہر ہی رہ گئے پہنچا کے ہاتہی گہوڑے تخت چہتر کوئی چیز دنیا کی گور کے اندر نہ آئی دنیا کی

کبھی چھوٹے کچھ فائدہ نہ کیا دنیا کا آرام سب بے آرام ہو گئے سب طرح خوشیاں ناخوشیاں
پر بن گئیں * ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ * پھر اس کے پیچھے مقرر تحقیق شتابی ہی جانوگے تم
قیامت کے دن میں جس وقت تمھارے عملوں کا حساب ہوویگا سوال ہوویگا پوچھے جاؤگے کیا کیا کام
دنیا میں کئے تھے سنبھالے ہوئے عملوں کی حقیقت ظاہر ہونے لگیگی ترازو عملوں کے تولنے کے قائم ہوویگی دنیا کے
بندوں کے جو اکثر کی مدد بھی سمجھی عذاب کے ان گناہوں پر بیگے جن لوگوں نے خدا رسول سے کچھ کام
نہ رکھا تھا ان کا ان بھی کوئی کام نہ آویگا خدائے تعالی کی یاد بندگی آخرت کے کام بھول گئے اس دن میں
ہی خدا کی رحمت ملیگی ڈر پر بیگی خبر خوبی خوشی خورمی سے بھول جاوینگے غم غصہ رکھ بھی مانے لگیگا
اس وقت میں جاوینگے کیسی مال دنیا سے اپنے اوپر لگا لائے کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا جو کچھ
پر کمائی کی بادشاہی ہمیشہ کی مفت ہاتھ میں آئی تھی خاک میں چھپے میں پتھر میں ڈال دی معلوم کرینگے
کیا لیا کیا نہ لیا کیا کیا کیا نہ کیا اب خبر لینا پچھتاوینگے سر پر اپنے خاک ڈالینگے کوئی فریاد انکی نہ سنیگا انکے
حال کو نہ پوچھیگا تم کون ہو کہاں کے ہو رونا پیٹنا ان کا فائدہ نہ کریگا وہ مال جس مال کی محبت میں
خدا کی محبت چھوڑ دیا تھے خدا کا حکم نہ مانا تھا زکات اس مال کی نہ دی تھی وے مال آگ کا
برا سانپ زہر مالا ہو کر آوینگے گلے میں لپٹ کر بڑے غصے سے کاٹا رہیگا تب جانینگے اس دنیا کے
جھوٹے کی قدر نہ خدا کی بندگی کی قدر خدائے تعالی کی یاد کی محبت کی قدر * كَلَّا * نہ چاہئے ایسا کسی
مومن مسلمان کو جو خدا کی یاد کی محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمان کا علم اپنی آخرت
کے بھلے کا علم اور عمل نہ سیکھ کر دنیا کے مال کی زیادتی میں رہیں مال متاع کی بہتائت میں اپنا
فخر برائی کرتے رہیں * لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ * جو جانو تم جاننا یقین کا جو بے سمجھیں تمھاری کیسی بری
سمجھ ہیں اس طرح کے رہنے میں کیا برا ہوویگا مرنے کے پیچھے خواری آگے آویگی ہرگز ابھی
سمجھیں نہ سمجھو ایسا کام نہ کرو دنیا کے مال متاع میں فخر کرنے کو برائی کرنے کو برا جانو دین کے
علم حاصل کرنے کی قدر بوجھو اللہ رسول کے حکم کے موافق عمل کرنیکو برا جانو ایمان میں مسلمانی میں اپنی
برائی بوجھو مسلمانی ہی کے کاموں کو بھلا جانو اللہ تعالی کی یاد میں بندگی میں مشغول رہو * لَتَرَوُنَّ
الْجَحِيمَ * البتہ البتہ دیکھوگے دوزخ کو مرنے وقت قبر میں پھر حشر کے میدان میں دور سے
جس وقت دوزخ کو فرشتے کھینچ لاوینگے * ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ * پھر البتہ البتہ دیکھوگے
دوزخ کو دیکھنا آنکھوں سے جو شک شبہ نہ رہیگا تم کو اس دیکھنے میں دنیا کے برتنے جاننے والے

جس وقت دوزخ کے اندر داخل کیے جاؤگے * ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ * پھر البتہ
اللہ پاک پوچھے جاؤگے تم سب سوال ہوویگا تم سے اس دن میں اُن نعمتوں کا اول حساب کے
وقت جو ہزاروں نعمتیں عام خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی کو دیئے ہیں سوال ہوویگا تم نے
ہماری اُن نعمتوں عام خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی کو بخشے ہیں سوال ہوویگا تم نے ہماری
اُن نعمتوں کا احسان مانتا تھا شکر بجالایا تھا یا کفر کرتا تھا نعمتوں کا کہاں گیا تھا یہ سب نعمتیں لیکر دنیا
میں کیا کام کئے اچھے برے اُن خواہشوں کو کن کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی
میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتوں کا تذکرہ کرنے کی طرف اشارت ہی جو ہزاروں نعمتیں
اللہ تعالی کے بندوں میں موجود ہیں اور بہت آدمی اُن نعمتوں کی کچھ قدر نہیں بوجھی بہت نعمتیں
ایسی ہیں جو بہت بڑی نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں اُن نعمتوں کو نہیں لاتا اور جو کوئی نعمتیں گم
ہو جاتی رہتی جاتی کیا خوب خبر نہی لیا کرتی نعمت تھی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا
سوال ہوویگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہوویگا صحت ہلانی
ہی بدن کی ہاتھ پاؤں کی اور امن چین ہی حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہی بیان اُس حدیث کا
یہہ ہی جو کوئی صبح کو ایسے حال میں اُٹھا جو جان اُس کی قید سے محنت سے مارے جانے سے امان
میں ہی اور بدن میں صحت ہی عافیت ہی مرض بیماری کچھ نہیں اور اُس کے پاس ایک دن
کی قوت بھی ہی یہہ ایسی بڑی نعمت ہی جیسے کہ جس نے تمام دنیا کا مال خزانہ جمع کیا ہی اور
خرید کر میں آیا ہی جس کسی نے گیہوں کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیا یہہ بھی ایک بڑی نعمت
ہی اُس کا بھی سوال ہوویگا شکر نعمت کا کرتا تھا یا نہ کیا تھا شکر کی تین طرح سے ہی ایک شکر دل کا
ہی دل میں بوجھے خوش ہوئے جانے جو یہہ نعمتیں سب اللہ تعالی ہی کی بخشش ہی اور کسی کی نہیں
اور دوسرا شکر زبان کا ہی زبان سے الحمد للہ کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھہ کر سمجھہ کر
زبان میں لاتا رہے شکر کرتا رہے اور تیسرا شکر تمام بدن ہی جو نعمت بندے کو بخشی ہی چاہیئے دیکھہ کر
سمجھہ کر اُس نعمت کو اُس کام میں لگا دے جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا ہوئی ہی اور حکم ہی تن
بدن ہاتھہ پاؤں آنکھہ کان عقل شعور دل جان مال دولت یہہ سب نعمتیں ہیں اُن نعمتوں کو
جو حکم میں خدائے تعالی کے خرچ کرے تو شکر ہی اور جو بے حکمی میں خرچ کرے تو ناشکری ہی ہر چیز کا آخرت
میں سوال ہوویگا جن بندوں نے نعمتوں کے تینوں طرح کے شکر ادا کئے ہیں نعمتوں کی قدر

بوجھی ہی اُن کی بہتی نہ پروردگار کے حضور میں بہت ہونگی اور بہت نعمتوں کی زیادتیاں پاینگی
بڑے مرتبوں کو پہنچینگے عزت کے ساتھ بہشت میں داخل ہونگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی
کی کافر رہے نعمتوں کا کفران کیا ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالی سوال کریگا پوچھیگا فرماویگا
میں اپنے فضل و کرم سے کس کس طرح کیسی کیسی نعمتیں تم کو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان
عقل شعور جان پہچان کھانا پینا اور ہزاروں نعمتیں کام کی جو شمار ہونی گننے میں بندوں سے نہ
آسکیں مفت تمہارے تئیں دیں وے سب نعمتیں اسباب وسیلہ آخرت کی دولت کا ہمیشے
کی دولت کا پانے کا تم نے کیا سمجھ کر ایسی بڑی نعمتوں کو خاک میں ملایا فانی دنیا کے پیچھے اُن نعمتوں کو
ایسی بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا باقی دولت ہمیشے کی دولت آخرت کی اپنے ہاتھوں
سے کھوئے خداے تعالی کے فضل کرم احسان کو مہربانی کو بھول کر کافر رہے مشرک رہے منافق رہے
اللہ تعالی و رسول کے حکم کے اوپر ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا ہمیشے بے فرمانی ہی میں
لگے رہے خداے کے حکم سے ضد رکھے خلاف کرتے رہے اب تم کو اُس جہان میں آگ کے سوا
خاک بھی نہ ملیگی جو کوئی اپنے نعمت دینے والے کے ضد میں رہے ہمیشہ دشمنی خلاف کرتا رہے
اپنے پیدا کرنے والے روزی رزق دینے والے کے حکم کا اُلٹا کرے اُس کی سزا یہی ہی اور کچھ نہیں پھر
جب یہ لوگ دوزخ کی آگ میں جلنے لگینگے رو دینگے پیٹینگے ہاے ہاے کرینگے عذاب کے فرشتے
اُس سے سوال کرینگے پوچھینگے خداے تعالی نے تم کو دل دیا تھا عقل دی تھی جو اللہ تعالی
اور رسول کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے خداے تعالی کی توحید پڑھتے خداے
تعالی کے معبود برحق ہونے پر رسول کے سچے ہونے پر گواہی دیتے ہاتھ پاؤں نہ دئے تھے قوت قدرت
نہ دی تھی عمل کرنے کے واسطے صحت تندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی خاطر آنکھیں نہ دیں
تھیں اچھی نیک راہ دیکھنے کے واسطے کان نہ دئے تھے دین کی اچھی باتیں سننے کے واسطے اچھا
کھانا پینا سونا بچھونا سایہ اور سب طرح کے آرام نہ بخشے تھے تم کو ایسی بڑی مہربانیوں کی بھی
شکر گذاری ہوتی ہی اپنے نعمت دینے والے کی مہربانی کرنے والے کی اُن خوبیوں کا مہربانی کا بدلا یہی ہوتا
ہی جو تم نے کیا تم کو سب طرح کی نعمتیں بغیر تمہارے محنت کے اللہ تعالی نے دنیا میں بخشیں تم نے
اُس پاک خاوند کا شکر نہ کیا احسان نہ مانا جو نعمت جس کام کے واسطے بخشی تھی اُس کام میں
نہ لگا کر اُس کا اُلٹا کیا بہشت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب دوزخ کے حاصل کرنے میں لگائے

پھر پیغمبرون کو تمھاری راہ بتانے کے واسطے بھیجا اُس کا کہا نہ مانا اُسکی بات نہ سنی محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتین خوبیان اُن کے تئین دیکر تمھارے اوپر
بھیجا تم نے اُن کا حکم قبول نہ کیا قرآن خدا تعالی کا کلام بھیجا تھا اُس کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتانے والون
کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی قدر نہ جانی کچھ کام اچھا نہ کیا ایسی بے خبری بے قدری کی
جس سے بڑی جانتے رہو ایسی آگ میں گاتے وہ جب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہین تسلی دینیوالا
نہین عذاب میں پڑتے رہو جب دوزخی یہہ باتین فرشتون سے سنینگے ایک غم ہزار غم ہو جاویگا اپنا
سر پیغمبرون سے دیدیا وینگے سر دھرا ایک واویلا مچاوینگے یہہ سب رونا پیٹنا کچھ کام نہ آویگا کوئی بات
کو پوچھیگا اللہ تعالی مومنون مسلمانون کو اپنے غضب سے پناہ مین رکھے اپنی نعمتون کے شکر کی توفیق
بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں محبت میں قایم دایم رکھے آمین آمین آمین *
سورۃ العصر کی ہی تین آیتین ہیں چودہ کلمہ اڑسٹھ حرف ہیں تفسیرون میں لکھا ہی جو ایک دن
حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہہ چلے جاتے تھے جو راہ میں آگے سے کلاہ
بن اسید کافر جسکو ابو الاشدین بھی کہتے ہیں بڑا زور آور تھا آتا تھا اُس کافر نے حضرت ابو بکر
کو دیکھکر کہا * خسرت یا ابا بکر حیث ترکت دین ابائك * یعنی خسارے میں پڑا زیان کیا اپنا تو نے
ای ابا بکر اپنے باپ دادون کا دین چھوڑ کر اور دین اختیار کیا لات عزا کا پوجنا موقوف کیا
حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جن کنہیون نے حق کو قبول کیا حق کے رسول
کے تابع ہوا اچھا کام اختیار کیا وہ خسارت میں نقصان میں کس طرح پڑا اُسکا زیان کیون کر
ہوا زیان میں نقصان میں وہی آدمی پڑا ہی جو بت پوجتا ہی خدا تعالی کی بندگی میں غیر کو شریک
کرتا ہی اللہ تعالی نے حضرت ابو بکر کے قول موافق یہہ سورت نازل کی ہی اس سورت میں
اشارت ہی جو خسارت میں کافر ہی اور ابو بکر خسارت سے نقصان سے دور رہا ہی اور بیان
ہی جو سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمانی کے خسارت میں زیان میں ہیں سوائے اُن لوگون کے جو ایمان
لائے اور اچھے کام کیئے * * بسم اللہ الرحمن الرحیم * *
* والعصر * قسم ہی عصر کی زمانے کے پیدا کرنیوالے کی قسم ہی زمانے کی کیا کیا باتین کس کس طرح کی
حقیقتین کیا کیا خوبیان زمانے میں پیدا ہوتی ہیں سوگند عصر کے وقت کی نماز کی بہت بڑی نماز ہی رسول
اللہ عم نے فرمایا ہی جس کسی کی عصر کی نماز فوت ہوئی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اُسکا جیسے کسی کا

ملی مال غارت ہوا اُلٹ گیا * من فاتته صلوٰة العصر فکانما وتر اهله وماله * قسم ہی ہر پیغمبر کے زمانے کی قسم ہی تیرے زمانے کی یا محمد سب زمانون سے یہ تیرا زمانہ ہی بہت اچھا وقت ہی جواب قسم کا یہ ہی * اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ * تحقیق سب آدمی البتہ زیان مین ہی خسارت مین ہی اپنے نقصان کرنے مین رہتے ہین سب کسی کی یہ حقیقت ہی جو کوئی غور کر کر سمجھ کر دیکھے تو معلوم کرے جانے آدمی جب سے پیدا ہوتے ہین دنیا کی باتین سیکھتے ہین دنیا ہی کی باتون مین رہتے ہین دنیا ہی کے کام کرتے ہین دنیا کے لوگون سے دنیا ہی کے مذکور سنتے ہین دنیا کی خوبی ڈھونڈتے ہین دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہین اُس جہان کی آخرت کی باتین کسی سے نہین سنتے کوئی نہین کہتا اُس سبب اُس جہان کا بھلا نہین جانتے دین کا بھلا اپنا نہین چاہتے ہین آخرت کی خرخوبی ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام نہین چاہتے اِس دنیا کے کام مین خیال مین رہ کر ایسے کام کرتے ہین جو آخرت مین خواری مین بڑتین عذاب مین آگ مین گرین دوزخ مین جاتے رہین جو ایسے آدمی ہین ایمان نہین لائے خدا ے تعالی کو بھول گئے ہین سب طرح کی خسارت ہین زیان ہین نقصان ہین * اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا * مگر اُن لوگون کے جو اللہ رسول کے اوپر ایمان لائے اللہ تعالی کو اپنا معبود برحق جانا ایک جانا رسول کو خدا کا برگزیدہ پیغمبر جانا قرآن کو خدا ے تعالی کا کلام جانا آخرت کے دین پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی اُسکو سچ جانا اُس بات کے اوپر ایمان لایا یقین کیا شک شبہہ اللہ رسول کی خبر مین کچھ نہ کیا جو کچھ کرنے کو فرمایا ہی کرنا اُس کا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اُسکا قبول کیا * وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ * اور اچھے کام کئے جو کچھ اللہ رسول نے کرنیکا حکم کیا ہی بجا لائے کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکات دی خدا کے بندونکا بھلا چاہا جو نکرنے کو کہا ہی نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نکی * وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ * اور آپس مین اُن مومنون مسلمانون نے ایک دوسرے کو اچھے کامون کی حق باتون کی نصیحت کی نماز پڑھنے کو قرآن کتاب پڑھنے کو دین کا علم سیکھنے کو رغبت دلائے خدا ے تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کی راہ بتائی خیرخیرات کرنا خدا کے بندون کے اوپر سلوک کرنا عدل انصاف کرنا بتایا * وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ * اور نصیحت کی آپس مین صبر کرنے کے اوپر ایک دوسریکو اللہ تعالی کی بندگی مین یاد مین صبر دلایا خدا ے تعالی کی بے فرمانی گناہ نہ کرنے کے اوپر صبر سکھلایا بیماری مرض مصیبت مین صبر کرنے کہا ایسے آدمیون کے ایسے اچھے کام ہین ایسا خوب طریق ہی وہی آدمی دنیا دین آخرت مین سب طرح کے زیان سے نقصانون سے نجات

آپس مین دشمنی کروا دیتا ہی جدائی ڈال دیتا ہی زبان اپنے ہاتھہ سے زخم لگاتا ہی پھر اُن بری
نشانیون کے ساتھہ * الَّذِي جَمَعَ مَالًا * وہ شخص ہی وہ برا آدمی ہی جو جمع کیا اُس نے دنیا
کے اُس مال کو * وَعَدَّدَهُ * اور شمار کیا بہت گنا اُس نے اُس مال کو * يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ
* گمان کرتا ہی اپنے دل مین یقین کرتا ہی حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا ہوا اُس کا ہمیشہ رہیگا اُس کے
ساتھہ یہہ بات دنیا کے بندون کی حقیقت ہی یہہ لوگ دنیا مین دنیا کے کام مین دنیا کے مال مین
مال کے جمع کرنے مین دنیا کی معاملون مین مال کے حساب کتاب مین اپنے کو ڈالے ہوئے رہتے ہین جو
آخرت کو بھول گئے ہین یہی جانتے ہین جو مرنا نہین ہوویگا ہمیشہ اُسی طرح دنیا ہی مین رہینگے
مال بھی اُن کا ہمیشہ اُن کے پاس رہیگا * كَلَّا * البتہ یہہ بات نہین جیسا کچھہ اُن لوگون نے
دنیا کے بندون نے اپنے دل مین بوجھہ رکھا ہی گمان کرتے ہین جو مال ہمیشہ اُن کے ساتھہ رہیگا ایسا
نہوویگا اُن کا مال اُن کے ساتھہ نہ جاویگا آخر کو کچھہ کام نہ آویگا * لَيُنْبَذَنَّ * البتہ ڈالا جاویگا وہ
آدمی جو عیب کرتا ہی غیبت کرتا ہی مال کو جمع کرتا رہتا ہی دنیا ہی کے کامون مین رہتا ہی گرا دیا
جاویگا * فِي الْحُطَمَةِ * اُس دوزخ مین جس کا حطمہ نام ہی ایسی سخت آگ ہی اُس دوزخ
کی جو کچھہ اُس مین پڑے لوہا پتھر پہاڑ اُسی وقت جل جاوے پگھل جاوے * وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ
* اور کن نے بتایا ہی تجھہ کو کیا جانتا ہی تو ای سننے والا کیا ہی حطمہ کیا چیز ہی کیسی سخت جلانے
والی ہی وہ دوزخ * نَارُ اللهِ الْمُوقَدَةُ * اللہ کے غضب کی آگ ہی خدا کے قہر سے جلائی گئی
ہی سات ہزار برس تک حکم سے دوزخ کے فرشتون نے اُس کو جلائے ہین دھونکتے رہے ہین جس
آگ کو خدای تعالی کے غضب نے جلایا ہی تیار کیا ہی پھر اُس کو کس کی قدرت جو بجھا سکے
* الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ * وہ آگ ایسی آگ ہی جو اُٹھتی ہی بلند ہوتی ہی شعلہ کرتا
ہی پہنچتی ہی دلون کے اوپر دلون کو جلاتی ہی جن دلون مین کفر ہی شرک ہی نفاق ہی برے
عقیدے ہین بری خصلتین ہین مال کی محبت ہی دنیا کی دوستی ہی خدا کی یاد محبت اخلاص اُن
دلون مین نہین خدا کے رسول کی مسلمانون کی مسلمانی کی دوستی نہین آخرت کے اُس جہان کے
اپنے بھلے کی کچھہ فکر نہین اُن دلون کو سوختہ کرتی ہی جلاتی ہی بھونتی ہی ایک طرف سے بھنتے
ہین پھر نئے ہوتے ہین پھر جلتے ہین بھنتے ہین اِسی طرح سے ہمیشہ ہمیشہ ایسے حال مین رہینگے
* إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ * تحقیق وہ آگ وہ دوزخ اُن کافرون کے اوپر باندھی گئی ہی بند کی گئی

ہی ٭ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ٭ لمبے لمبے بڑے بڑے ستونوں میں ستونوں میں موسلوں میں جب مسلمان
گناہ گار دوزخ سے شفاعت کے سبب نکل چکینگے تب حکم ہوویگا جو دوزخ کے دروازے بند کر دیویں
اور دروازوں کے پیچھے لمبے لمبے ستونوں موسلی لگا دیویں ایک ایک موسل تمام دوزخ
کے دروازے کا اونچائی ہماری دنیا کے آدمی لشکر دوزخ کھولنے چاہیں اپنے جگہ سے تفاوت
کریں ہرگز نہ سکیں پھر کے وے دروازے کھولنے تک کے جہنم دوزخی نا امید ہو جاوینگے ہمیشہ ہمیشہ
کافر اس آگ میں جلتے رہینگے اللہ تعالی اپنے فضل کرم سے سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب
سے دوزخ سے پناہ میں رکھے پیغمبر کے صدقے سے اپنی رحمت میں جنت میں جگہ دیوے اپنے
دیدار کا جمال کا مشاہدہ نصیب کرے آمین آمین آمین یا رب العالمین ٭
سورۂ فیل مکی ہی پانچ آیتیں ہیں بیس کلمے ہیں اور ستانوے حرف ہیں تفسیروں میں قرآن مجید
کی مذکور ہی بیان کیا ہی جو ایک حبشی ابرہہ اس کا نام تھا یمن کے ملک کا بادشاہ تھا نجاشی حبش کے
بادشاہ کی طرف سے یہ دونو بادشاہ نصرانی تھے حضرت عیسی کی امت میں تھے ابرہہ نے حج کی موسم
میں دیکھا بہت خلق بہت لوگ ہر طرف سے کعبۃ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں حج کرتے ہیں یہہ
بات اس کو بہت بری لگی حسد کیا اس نے چاہا جو کعبے میں زیارت کو کوئی نجاوے پھر اس نے نصب [?]
سے ایک گھر بنایا اس گھر کے دروازوں میں دیواروں میں سونا روپا بہت لگایا موتی جواہر سے
اسکو جڑاؤ کیا پھر ہر طرف کے لوگوں کو زبردستی سے تاکید کر اپنے اس گھر کی زیارت کرنے کے
واسطے بلایا اور کعبے مبارک کی طرف جانے سے سب کو منع کیا یہہ بات شہر کے رہنے والوں کو مکے کے
رہنے والوں کو بہت بری لگی ایک آدمی مکے کے رہنے والوں سے یمن کے شہر میں گیا اس گھر کی
زیارت لی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اعتبار بہت
بڑھایا پھر ایک دن وقت پاکر اس گھر کی دیواروں کو نجاست سے گندگی سے آلودہ کیا پھر
وہاں سے بھاگ آیا یہہ خبر ہر طرف پہنچی لوگوں کے دل اس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کے
رجوع سانے رہے [?] پھر وہ گھر کسی طرح جل گیا اس میں آگ لگ گئی اس سبب وہ بادشاہ
بہت ناخوش بہت بیزار ہوا مقرر جانا جو یہہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہی اس واسطے ایک لشکر
جمع کیا بارہ ہزار ہاتھی لیکر ایک ہاتھی بہت بڑا محمود نام تھا لیکر کعبے کے گرانے ڈھانے کے واسطے چلا
وہاں پہنچ کے مکے کے گرد پیش آس پاس لوٹ مار غارت کیا مکے کے رہنے والوں نے خوف سے شہر کو

جاہلی بکر کا باعث کوئی پہاڑ دن کے اونٹ پر چڑھ گئے۔ آدمی رستے عبد اللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا ضعیف ناتوان تھا رہ گیا اور دوسرے عبد المطلب حضرت رسول علیہ السلام کے دادا تھے اُن سے اور اُس بادشاہ سے آشنائی تھی یمن میں سوداگری کے واسطے جایا کرتے تھے ملاقات تھی اُس آپنی آشنائی کے سبب لے بیٹھے میں رہ گئے تھے پھر جب اُن کا فروں نے حرم کے گرد پایش لوٹ کر عبد المطلب کے دو سو اونٹ اُس لوٹ میں چلے گئے یہہ خبر سنکر عبد المطلب ابرہہ کی ملاقات کے واسطے گئے بادشاہ سے جا کر ملے ابرہہ اُن کو دیکھ کر بہت عزت حرمت کی بہت باتیں پوچھیں عبد المطلب نے اُس کو اچھے اچھے جواب دئے وہ بہت خوش ہوا اُن سے کہا اپنا جو کچھ مطلب ہوئے کام ہوئے مجھ سے کہو میں وہ کام تمہارا کر دوں عبد المطلب نے کہا میرے دو سو اونٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہاری لشکر والوں میں حکم کر دو کہ اونٹ میرے حوالے کر دیویں ابرہہ نے سنکر کہا میں تجھکو بہت عقیل سمجھتا تھا اِس بات سے جانا جو تجھکو عقل تھوڑی ہے میں کعبے کے ڈھانے کے واسطے آیا ہوں تمہارا شرف فخر بزرگی بڑائی اُسی گھر سے ہے تمہارا رہنا اُس جگہ میں اُس گھر کے سبب سے ہے میرے دل میں ہے جو اُس گھر کو ویران کر دوں جڑ سے اُکھاڑ ڈالوں پھر تمہارا اُتھکانا نہ رہیگا جاکے کہاں رہوگے میں تجھ سے کہا تو اپنا ہی مطلب کہتا اُس گھر کی کچھ شفاعت کرتا تو میں معاف کر دیتا درگذر کر تا چلا جاتا تو نے اُس گھر کی کچھ بات نکہی اپنے اونٹ مانگے اونٹ کیا چیز تھی جو میں اُس گھر کو گرانے سے معاف کرتا تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور تمہارے اونٹ اور سب کا مال میں بخش دیتا تو نے یہہ بات بہت کم فہمی کی بات کہی عبد المطلب نے جواب دیا کہا میں اپنے اُن اونٹوں کا مالک ہوں اُس گھر کا مالک اور خداوند میں نہیں ہوں اُس گھر کا مالک خداوند تعالی ہے وہی اپنے گھر کی آپ حفاظت نگاہبانی کرنیوالا ہے کرلیوےگا میں کون ہوں جو اُسکے درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ حاجت نہیں میرے اونٹ مجھے منگادے ابرہہ نے لوگوں سے کہا جو اُن کے اونٹ حوالے کر دیویں اور رخصت کیا رخصت کے وقت کہا کل کو اِس واسطے میں سوار ہو کر آونگا جو کچھ ہوویگا سو دیکھوگے عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر گھر میں چلے آئے خاطر جمع کر بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہہ حقیقت کہی اور کہا کل کو ابرہہ بنفس خود سوار ہوکر آویگا پھر عبد المطلب اور ابن ام مکتوم کا دادا دونوں کعبۃ اللہ کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے پروردگار میں اُمید بہت

رکھتا ہوا ابرہہ بڑا ہی امیدوار ہوا اُس گھر کی تو حمایت کر یہہ گھر تیرا گھر ہی کعبے کا دشمن
تیرا دشمن ہی اُس لشکر کے ہاتھ سے یہ مناجات کر کر اُس جا کو وہین بیٹھے دوسرے دن ابرہہ
فوج کو تیار کر کر سوار ہو کر مکے کی طرف چلا اور ہاتیون کو آگے رکھا ایک بہت بڑا ہاتھی تھا
مردانہ محمود اُس ہاتھی کا نام تھا اُس کو سب ہاتیون کے آگے کیا ایک آدمی کو گرد پیش کے
آدمیون سے پکڑ کر راہ بتانے کے واسطے آگے کیا اُس طرح سے چلے جب حرم کے پاس پہنچے محمود نے
اُسی وقت اپنے خداوند تئین کو دغا کر کے رخ کیا کعبے کی طرف اللہ تعالی کو سجدہ کیا اور سجدہ
کر کر پیچھے کو بے اختیار ہٹتا جاتا تھا اور سب ہاتھی اُس کے پیچھے بھاگے مہاوت اُن کے جتنا جتنا
مارتے تھے جو شہر کی طرف پھیرین تو ممکن نہ تھا لشکر کی طرف جاتے تھے محمود کو جتنا جتنا انکس مار
مار کر حرم کی طرف لیتے تھے بیٹھ بیٹھ جاتا تھا اور شتابی سے اُٹھ کر پیچھے کو پھر جاتا تھا ابرہہ نے
اُس حال کو دیکھ کر بہت محنت بہت زور کیا کسی طرح ہاتھی آگے چلا نہین کچھ نہ ہوا صبح سے
لیکر آخر دن تک اُسی قصے مین رہے آخر کو وہ کافر عاجز ہو رہا اور قریش مکے کے لوگ پہاڑ اون
کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے خدا اپنے گھر کو کسی طرح سے بچاویگا جب وقت یہ وقت ہوا آمن
اُم کلثوم کے دادا نے عبد المطلب سے کہا تو نے کہا تھا کہ فوج آویگی اب تک کوئی نہین آیا کیا
ہوا اجر لیا چاہیئے عبد المطلب باہر نکل کر ایک اونچی جگہ اوپر چڑھ کے دیکھنے لگے اُس دیکھنے مین
نظر اُن کی جدے کی طرف پڑتی تھی ایک شہر ہی دریا کے کنارے پر ہر ایک باب اُن کی نظر مین آیا
دیکھا جو ایک بڑی فوج پرند جانورون کی طرح جدے کی طرف سے دریا کے کنارے سے آتی ہی اور
مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کی طرف جاتی ہی یہہ دیکھ کر اُس بڑھیے سے بیان کیا اُن نے کہا کام
چور آیا خدا تعالی کے مددیے پیچھے جا کر حقیقت دیکھو کیا ہوتا ہی عبد المطلب نے وہان نزدیک جا کر
دیکھا جو اُن جانورون کے کالے سیاہ پنجے چھپر گردنین ہین اُن کہا اُس کافر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک
کے پاس تین تین پتھر تھے دو پتھر دو پنجون مین اور ایک پتھر منقار مین چونچ مین اُن کافرون کو
پتھرون سے مارنے لگے ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کافر کا نام لکھا تھا جس کو مارتے تھے
سر مین اُس کے لگ کر ہاتھی کے پیٹ مین ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی کو مار رکھتا تھا اسی طرح
سب سب کو مارا کوئی نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود ہاتھی تھا جو اُن نے
خدا تعالی کو سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر حبش کے ملک کو

نجاشی کے پاس چلا گیا کہتے دونوں میں وہاں پہنچا بادشاہ کو چھوٹی روبرو کیا نجاشی نے اُس کو اُس
دال میں اکیلا دیکھکر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول سے آخر تک بیان کیا نجاشی بہت حیران ہوا
حیرت میں رہا اُس سے پوچھا کیسی صورت کے تھے وے جانور ابرہہ نے اُس وقت اُوپر کو اپنی نظر
کی ایک جانور اُس کے ساتھ چلا آیا تھا سر کے اُوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اُسی کے اُوپر پڑتی دیکھ
کر کہا یہی جانور ہی نجاشی اُسکو دیکھتا تھا جو وہ جانور ابرہہ کے نام کے کنکر سے جو اُس کے پنجے میں تھے
مارے ابرہہ کے سر میں لگ کر نیچے سے پار ہو گئے نجاشی کے روبرو مرکر زمین میں گر پڑا سب
دیکھنے والوں نے تعجب کیا پھر مکے میں جب سے سب لوگ مرے اُن کا سب مال خزانہ پڑا
رہ گیا عبد المطلب نے جو کچھ نقد و جنس پایا لیکر اپنے گھر میں پہنچا خاطر جمع کر کر اور لوگوں کو جا کر پہاڑ
میں خبر دی سب لوگ اُتر کر آئے جو کچھ اُن کا مال متاع باقی رہا تھا اُنھوں نے لوٹ لیا غارت
کیا عبد المطلب کو اُس وقت سے مال بہت ہوا دولتمند ہو گئے اللہ تعالیٰ اُس قصے کو فرماتا ہی تو
سب کوئی جانے وہ خداوند ایسا قادر ہی جن نے ہاتھی کی فوج کو چھوٹے پرند جانوروں کے ہاتھوں سے
مار ڈالا تو پھر کوئی اُس پاک خداوند کی درگاہ میں بے ادبی نکرے جو کوئی بے ادبی کریگا ویسا ہی مارا جاویگا

** بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ **

* اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ * کیا نہیں جانا تونے یا محمد نہیں دیکھا کیا کیا کیسا کیا تیرے پروردگار نے
* بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ * ہاتھی والوں کے ساتھ * اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ * کیا نہ کر دیا برباد
خدا نے اُن کے مکر فریب گمراہی کے درمیان اُن کی تدبیر و ناو جو کعبے کے ڈھانے کے کعبہ کے توڑنیکے واسطے
کرتے تھے وے سب اُنکی تدبیریں خوار بے خرابی کے درمیان گرادیں جو خرابی اُنھوں نے خدا تعالیٰ کے
گھر کے واسطے چاہتے تھے سو وہ خرابی اُنھیں کے اُوپر پڑی آپ ہی مارے گئے خراب ہوئے * وَّاَرۡسَلَ
عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ * اور بھیجے اُن کے مارنے کے واسطے جانور اُڑنے والے گروہ گروہ فوج فوج
ابابیل اُن کا نام تھا * تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ * مارتے تھے وے جانور اُس لشکر کے تین پتھروں
کروڑے پتھر تھے سجیل سے بنے ہوئے تر خاک کے بھیگی مٹی سے گچ کے چھلے خشک ہوئے سخت
روایت ہی حکم ہوا پروردگار کا ابابیل جانوروں کو ہزاروں فوج جانوروں کے اول اُڑ کر دریا
کے کنارے گئے وہاں سے پھر ایک جانوروں نے دریا کے کنارے پر مٹی پچھلا دو پنجوں میں ایک
منقار چونچ میں اُٹھا لیا باد کو حکم ہوا اُس مٹی کو جو اُن کے ہاتھوں میں پنجوں میں تھے خشک کر دیوے

وہ مٹی خشک سے بگڑی پتھر ہو گئی تھی ہر ایک پتھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا وہ پتھر جس کا نام اُس پتھر میں لکھا ہوا تھا اُسی کافر کے سر میں گولی کی طرح لگتا تھا لوہے کے خود کو توڑ کر پیچھے سے گذر جاتا تھا ہاتھیوں تک پاتون کو پھوڑ دیتا تھا وہ پتھر کے لوگون نے اُٹھا رکھے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک باقی بہت رہے تھے ایک ماسن بھرا ہوا حضرت عبداللہ بن ماہو کے گھر میں تھا اور ایک ماسن بھرا ہوا بی بی اُمہانی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی بہن کے گھر میں تھا حکیم بن حزام جو ایک اصحاب ہیں وے کہتے ہیں میں نے وہ پتھر دیکھے تھے سرخ تھے چنے سے چھوٹے مسور سے بڑے جو وے پتھر کے پتھر ہوتے تو میں انہیں جمع کر لیتا جو مسجد میں تمام قریش اور عالم بیٹھے تھے پتھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری گئی * فجعلھم کعصف ماکول * پھر کر دیا خدا ے تعالی نے اُن ہاتھی والون کو اُن کافرون کی فوج کو پتھروں کے مارنے کر جیسے گھاس کھائی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے کوئی جانور بیل بھینس گھاس کو کھانے میں چبانے میں ذرہ ذرہ کر دیتا ہی اسی طرح سے خدا ے تعالی کے غضب کے قہر نے اُن کو چاب ڈالا نیست نابود کر دیا یہ قصہ اصحاب فیل کا بہت بڑی دلیل ہی کعبۃ اللہ کی بزرگی کی خدا کے گھر کی بڑائی کی اُس فوج کی مارے جانے سے اور حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد ہونے سے باون دن کا پہلے اور دو دن کا تفاوت تھا باون دن کے پیچھے حضرت نبی صلعم تولد ہوئے یہہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کی بھی برکت تھی خود شمن اُس مکان کے جس مکان میں حضرت نبی صاحب کا تولد ہوا چاہتا تھا اس طرح سے مارے گئے اللہ تعالی نے قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں یہہ قصہ مشہور ہوا سب لوگون نے جانا خدا ے تعالی نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اُس سبب سے مکے میں رہنے والون کی سب خلق کے پاس بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی **

سورہ لایلاف مکی ہی چار آیتیں سترہ کلمے تہتر حرف ہیں بعضے قرائت والے الم تر کیف میں اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دونوکو ایک ہی صورت کہتے ہیں لایلاف کے لام میں اور ماکول کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابی بن کعب کے مصحف میں دونو سورتون کے بیچ فصل نہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے سرے پر نہیں لکھے دونو کو ایک صورت کر کر لکھا ہی اور حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں اُن دونون سورتون کو ایک رکعت میں پڑھا تفسیرون میں لکھا ہی قریش مکے کے رہنے والے سوداگری کے واسطے

دو سفر کرتے تھے جاڑے کے دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے
ملک جاتے تھے راہ میں چور ٹھگ بہت تھے تصدیع پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط سے اچار
دونو سفر کرتے تھے جو سفر نہ کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکے میں کچھ کھیتی زراعت نہیں تھی تصدیع
پاتے ور نہ سکتے سب سے اللہ تعالی نے اُن ہاتھی والون کی فوج کو اس طرح سے مار اپنے گھر کو بچایا
تب سے قریش جہاں جاتے وہاں کے لوگ اُن کی بہت تعظیم کرتے حرمت والے مکے کے رہنے والے ہیں
کے واسطے اُن کی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک شہر کے آدمی قریش کو کہتے ہیں حرم مکے کے لوگ ہیں
خدا کے گھر کے لوگ ہیں راہ میں کوئی چور ٹھگ اُن کے پاس نہ جاتا سب کوئی اُن کا ادب کرتے پھر
قریش خوب کمائی کرکے سوداگری سے بہت نفع لیکر اپنے گھر دونوں کو آتے خوشی میں کھاتے اپنے
بتوں کی نذریں قربانیاں کرتے اونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالی نے
یہہ سورت بھیجی تو وہ لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں احمقوں کو پوجنے اپنی ناشکری کے اوپر
تعجب کریں اپنی بیخبری کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت
بھر خوبی خدا تعالی کی طرف سے پاویں اور بندگی بتوں کی نہ کریں خدا تعالی کی بندگی کریں
خدا تعالی کو بھول رہیں اس خاوند کی نعمت دینیوالے کی بھر خوبی مانیں بڑائی دینے والے کا
شکر بجا لاویں اللہ تعالی فرماتا ہے

* بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ *

* لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ * قریش کی اُلفت دینے کے واسطے کہ رہنے والون کے ملاپ کے واسطے
حرمت دی سب لوگوں کے دلوں میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کو کعبے کو گھر کے دشمنوں کو
دور کیا مار ڈالا بہت لوگوں کے دلوں میں اس گھر کی اُلفت بخشی اس گھر کی برکت سے بہت لوگوں کے
دلوں میں اس گھر کے رہنے والوں کی بھی اُلفت بخشی * إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ *
ملاپ اُن قریش کا سفر میں بھی جاڑے کے دنوں میں اور گرمیوں کے دنوں میں شہروں کے لوگ
اُن سے اُلفت کرتے ہیں اس سبب سے اپنی تجارت سوداگری کرکر بہت مال متاع حاصل
کرکر اپنے گھر آتے ہیں پھر اُن کی یہہ دولت جمعیت اُن کے آپس میں اخلاص کی دوستی کا
اُلفت کا سبب ہوتا ہے پھر بڑا عجب ہے بڑی تعجب کرنے کی بات ہے ایسی نعمتیں خدا
تعالی کی طرف سے لیکر بتوں کو پوجیں بتوں کی بندگی کریں اپنے صاحب کی نعمت دینیوالے

کیا بندگی کریں اپنے خاوند کو بھول رہیں * فَلْیَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ * پھر یہ بات جو بوجھیں تو چاہیے جان سے اور دل سے مال سے بندگی کریں اس گھر کے خاوند کی کہ صاحب تھی جس گھر کی بزرگی ہر تانی ان سبھی قوموں کی بڑائی ہی * اَلَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ * وہ صاحب وہ خاوند جنس نے کھانا دیا اسباب کھانے کے دیئے ان کو اپنی دونو سفر کرنے کے سبب سے آمد و رفت پھر دیا ان کا ان کو بھوک سے بچا دیا * وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ * اور امن چین دیں رکھا ان کو اس گھر کے سبب سے اس گھر کی بزرگی کو سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے ان کو چھڑا دیا جس خاوند نے ان کے ساتھ یہ سب احسان کیئے چاہیئے کفرا ان نعمتوں کا نہ کریں ناشکر نہ ہوویں بتوں پر ستی چھوڑ دیویں حق تعالی کی بندگی کریں ایمان لاویں مشرک نہ ہوویں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جس کے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی اس کے تابع ہوویں اس کے اوپر ایمان لاویں دو نو جہان کی خوبی پاویں مومن مسلمان کو چاہیے جو اس صورت کی نصیحت کو سمجھ کر حق تعالی کی نعمتیں جو ہر ایک طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو بخشیں ہیں اپنے اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجا لاوے ایمان کو محکم کرے اپنے پالنے پروردگار کی بندگی تن سے دل سے جان سے مال سے بجا لاوے وہ خاوند کھانا پہنانا ہر طرح سے پرورش کرتا ہی امن چین دیتا سب کو رکھتا ہی صحت بیماری بخشتا ہی بڑی بے انصافی ہی جو بے نعمتیں اس خاوند کی دیویں اور بندگی نفس کی شیطان کی طبیعت کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے رہیں سچ معبود کو خاوند کو بھول جاویں شکر ان نعمتوں کا یہی ہی جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ اپنی پالنے پروردگار کی بجا لاتے رہیں اور ان سب نعمتوں کا وسیلہ دنیا کی دین کی ظاہر باطن کی خیر خوبی کا حضرت محمد رسول علیہ السلام ہیں ان کے طفیل سے سب کچھ پیدا ہوا ہی اللہ ایمان دین قرآن کتاب علم عمل دوزخ سے چھوٹنا بہشت میں داخل ہونا سب حضرت محمد رسول اللہ علیہ السلام کے صدقے سے ہی ان کے ہر طرح تابع ہو رہیں اللہ و رسول کی پیرا استاد کی متابعت کیا کریں دوستی رکھیں دنیا آخرت کی دولت پاویں * * سورہ ارایت الذی مکی ہی چھ آئتیں پچیس کلمے ایک سو پچیس حرف ہیں آدھی سورے میں کافروں کی حقیقت کا بیان ابو جہل عاص بن وائل ولید اور کافر مشرک اور آدھی سورت میں منافق کا بیان جیسے عبد اللہ بن ابی اور منافق تفسیروں میں مذکور ہی ابو جہل ملعون قیامت کے دن کو مانتا نہیں تھا اور مسلمانی کے دین

کو جھوٹھہ جانتا تھا یتیموں کے مال کو لیکر آپ تصرف کرتا اور اُنکو مارتا دور کرتا اور غریبوں کو آپ
کھانا نہ دیتا اور لوگونکو غریبوں فقیروں کے کھانا کھلانے سے دینے سے منع کرتا اللہ تعالی اُسکی حقیقت کے بیان
میں اور ایسے لوگونکی بدخوئی کے بیان میں یہہ سورت بھیجی * * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ * *
* اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ * دیکھا تونے اُس کافر کو جانا تونے اُس برے بدبخت آدمی کو جو دین کو
جھوٹھہ کہتا ہی دین کو جھوٹا جانتا ہی روز قیامت کو جھٹلاتا ہی مسلمانی کے دین کو ایسے سچے دین کو
ابوجہل بے ایمان بلیہ عقل نہیں مانتا جز اکے دنکا * فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ * پھر یہہ کافر بدبخت کی وہ
بدخوئی ہی جو سختی سے ستم سے دور کرتا ہی یتیم کو جھڑکتا ہی اُسکو مارتا ہی * وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ
* اور رغبت نہیں دلاتا ہی اپنے یار آشنا خویش قرابتوں کو نہیں کہتا کسی کو فقیروں غریبوں
مسکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہی نہ اَوروں کو دینے دیتا ہی اُلٹا منع کرتا
ہی اور اُن کو دینے نہیں دیتا یہہ بدخوئی ایسی بری خصلت مسلمان کی نہیں ہوتی ہی خصلتیں
کافروں کی ہوتی ہیں اس بات میں اشارت ہی نصیحت ہی مسلمانوں کو جو سمجھیں بوجھیں یہی خو
بہت بری خوئیں ہیں مسلمانوں کے یہہ کام نہیں مسلمان کو یہ خصلتیں نچاہئیں جس کسی میں یہہ خصلت
ہی بے ایمانی کی نشانی ہی ایسے ہی آدمی کو آخرت کے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہی یقین نہیں
اُس دن کو جھوٹھہ جانتا ہی جو کوئی جیسا کریگا آخرت میں ویسا پاویگا چاہیئے ایسا کام نہ کرنا یتیمون
کے اوپر مہربانی کرنا فقیروں مسکینوں کو کھانا کھلانا جز اپنا غریبوں کے حال پر رحم کرنا جو اُس سبب
سے آخرت میں اللہ تعالی اُس کی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے حدیث میں آیا ہی جو کوئی یتیم کے
سر کے اوپر ہاتھہ شفقت سے پھیرتا ہی جتنے اُس کے سر میں بال ہیں ہر ایک بال کے شمار میں
نیک عمل اُسکے عملنامے میں لکھے جاتے ہیں اُتنا ہی ثواب پاویگا اور حدیث میں آیا ہی ایک آدمی
تھا بنی اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا بہت برس ہوئے تھے اُس کو بندگی کرتے ہوئے ایک دن ایک
عورت خوب صورت کسی کام کے واسطے اُس کے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اُسکے پاس
نہیں تھا اُس زاہد کو شہوت ہوئی بے اختیار ہوکر اُس سے نکرنے کی بات ہوگئی پھر اُس کام
کے پیچھے زاہد کو بہت ندامت ہوئی اپنے اُس کام کے اوپر بہت ناخوش ہوا غمگین ہوا پھر ایک
تالاب میں غسل کے واسطے گیا غسل کر چکا تھا جو مرنے کا وقت اُس کا آن پہنچا تالاب کے اندر رہی
جان نکلنے لگی اُسی وقت ایک فقیر آیا اُس کو اُس کے حال پر خبر نہوئی کچھ سوال کیا خیرات

نگاہیں اُس زاہد کی چادر میں ایک روٹی تھی مانند جیسے اشارت کی چادر سے اُس روٹی لیوین فقیر نے وہ
روٹی لے چلا گیا ادھر وہ زاہد مر گیا اُس کی روح کو فرشتوں نے بحکم اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچایا حکم
ہوا اُس کے عملون کو نیک بد ترازو میں رکھیں تو ترازو میں ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی
اور زنا حرام کام اُس کا ایک طرف رکھا بھاری پڑا ایک عمل اُس کام کے آگے سبک ہو گیا
تا آمیزہ ہوا جانا دوزخ میں پڑنے کا حکم ہوا جو وہ ایک عمل آخر وقت کا اُس کا فقیر کو روٹی دی تھی اُن
عملوں کے ساتھ رکھ کر تولا تو اُتنی خیرات اس کے اور سب کاموں کے ساتھ اُس گناہ پر بھاری
پڑی نیکیوں کا پلا اُس کا بھاری ہو گیا مغفرت پائی بخشا گیا بہشت کے داخل کرنے کا حکم ہوا روٹی دینے
کا ثواب مسکین کے کھانا کھلانے کا فائدہ ایسا کچھ ہی اور جو کوئی کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا
ہی اور اُس حال میں بخیلی کرتا ہی وہ مرا آدمی بخت ہی دلیہم ہی مسلمانی کا کام نہیں کرتے ہی آئین کافرون
کا اور کافرون کی خصلتوں کا بیان تھا آگے منافقوں کا بیان ہی * فَوَیْلٌ * پھر یہ بات ہی اُس بات
کو جانا چاہیئے ویل ہی سختی ہی عذاب کی خواری ہی خرابی ہی دوزخ کی آگ ہی * لِلْمُصَلِّیْنَ
اَلَّذِیْنَ هُمْ * اُن نماز پڑھنے والوں کو وے نماز پڑھنے والے جو وے اللہ تعالیٰ کی بندگی کی قدر نجان کر اپنے
بعد اکر بسوالی کی پالنے والے کی عبادت کی خوبی پر بوجھکر آخرت کے عذاب ثواب دوزخ بہشت
اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے اُوپر ایمان نہ رکھ کر * عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ * اپنی نماز سے بے خبریں بھولنے
والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے نہیں جانتے کیا پڑھتے ہیں ادب کھوئے ہونے میں رکوع سجدے میں
نہیں کرتے اُسی طور میں قرآن کی اچھی طرح ٹھہر کر نہیں پڑھتے ہیں نماز کے ارکان شتاب شتاب کر
جاتے ہیں اپنے دل کو نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں جانتے کسکی بندگی کرتے ہیں کسکے آگے کھڑے
ہیں کس کے واسطے سر اپنا جھکاتے ہیں کسکو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں بوجھتے نماز کی تعظیم
کچھ نہیں کرتے * اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَاءُوْنَ * وے لوگ ہیں وے جن کے واسطے ویل ہیں عذاب کی سختی
ہی جو ریا کرتے ہیں لوگوں کے دکھلانے کے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کی لالچ میں نماز پڑھتے ہیں خدا کے
واسطے نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے * وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ * اور زکات مال کی نہیں
دیتے اور وے چیزیں جو آپس میں ایک دوسرے کے کام آوین دیگچہ پیالہ توا نقارہ پیالہ کالی
سوئی ڈول گدال آگ پانی نمک منع کرتے ہیں نہیں دیتے یہ سب خصلتیں بری خصلتیں ہیں
بے ایمانی کی نفاق کی ہیں منافقوں کی ہیں مسلمانوں کو چاہیئے اُن خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالیٰ اُن

باتون سے ناخوش ہی بیزار ہی * فویل للمصلین * اول سے لیکر آخر تک منافقون کا احوال بہی
اس مین اشارت ہی جو منافقون کا شیوہ مذہبی دین مین آکر ظاہر مین ہوتا ہی فقیرون کو بہرسے کرتا
ہی اللہ تعالی سے دغابازی کرتا ہی مسلمانون کو دہوکہے مین ڈالتا ہی مسلمان کہلاتا ہی اور مسلمانون مین
مشرب ہی ملے پہرتا ہی اسواسطے حق تعالی ایسے لوگون کے حق مین فرمایا ہی ہے نصیحت
مذہب مین گمراہی کی اون لوگون کے بہر دی اللہ تعالی مسلمانون کو ریا سے نفاق سے پناہ مین رکہیو یا رب
آمین آمین * سورہ کوثر مکی ہی تین آیتین پارہ کا ہے بیالیس حرف ہین تفسیرون مین
لکہا ہی ایکدن حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کی مسجد سے نماز پڑہکر اپنے
دولت خانہ کو جاتے تہے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی عاص نام تہا ابن وائل کا
بیٹا لعنت خدا کی ہو اس کے اوپر اون نے کچھ بات کہی کوئی مسجد کے اندر آیا اور کہی کافر سے
درمیان بیٹہے تہے انہون نے اس سے پوچہا کس کے ساتہ باتین کرتا تہا اون نے بی ادبی کیا یعنی ابتر
سے بات کہتا تہا ابتر عرب کی زبان مین اس آدمی کو کہتے ہین جسکے بیٹا نہووے پیچہے اوسکے
کوئی نرہے اور حضرت رسول اللہ صلعم کا ایک فرزند طاہر نام بی بی خدیجہ سے تہا انہین دنون
مین وفات پائی تہی اس کافر کی بی ادبی کی خبر حضرت رسول علیہ السلام کو پہنچی مبارک دل
حضرت کا غمگین ہوا اللہ تعالی نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر تسلی کے واسطے یہہ سورت بہیجی

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *
* انا اعطینک الکوثر *

تحقیق ہم نے دیا تیرے تئین یا محمد بخشا تجہکو بہت کچھ ہر ایک طرح کی خیر خوبی کی نہایت دنیا مین
آخرت مین اولاد کی نہایت ظاہر کی اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبرون کی امت سے تیری
امت کی نہایت سب خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سب کے عمل سے تیرے عملون کی نہایت
سب کے عملون کے ثواب سے تیرے عملون کے ثواب کی نہایت اللہ تعالی کے ذکر کے پیچہے زمین
آسمان مین تیری یاد ہی تیرے ذکر کی مذکور کی نہایت دونون جہان مین تیرے دوستون کی نہایت
اور قرآن دیا تجہکو قرآن مین ہر طرح کے فایدون کی نہایت ہی اور حوض کوثر دیا تجہکو حدیث مین
آیا ہی کہ کوثر ایک ندی ہی بہشت کے اندر کنارے اس کے سونے کے ہین موتی اور یاقوت اوس
مین جڑے ہین ایک روایت مین ہی کنارے اس حوض کے زمرد کے ہین فراخی لنبا اور چوڑا اوسکا
ایسا ہی جیسے صفا سے عدن تک صفا اور عدن دو شہر ہین اون دونون شہرون مین تفاوت بہت

ہی خاک اُس کی مشک سے زیادہ تر خوشبو ہی اور پانی اُس کا برف سے زیادہ تر سفید ہی اور
شفاف ہی شہد سے زیادہ تر میٹھا ہی اور اُسکی ہر طرف کنارون کے اُوپر موتی کے بنا حسن بنا ہے آبخورے
کوزے ہر طرح کے زر و سیم کے ہونے کے دھرے ہوتے ہیں شمار میں ہزاروں لاکھوں اُتنے ہیں جتنے آسمان
میں ستارے بلکہ بہت زیادہ امت کے مسلمانوں کی تعداد اُنکو حوض کے موافق شمار ہیں قیامت کے دن جب
خلق سے گرمی اور پیاسے نہایت بیتاب ہووینگے بے اختیار پانی مانگینگے تب اللہ تعالی کے حکم سے ایک ایک
فرشتہ اُنکی پیٹھ کے اوپر رکھکر قیامت کے میدان میں حاضر کریگا جہان حضرت رسول اللہ
صلعم فرماونگے وہان رکھیگا جہان کوثر بہشت سے بہیگی جو حوض بھی بھرا جاویگا جو مومن مسلمان
اُسکا پانی پیویگا جب پیرا ایک ہو جاویگا پھر کبھی پیاسا نہ ہوویگا ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیگا
* فصل لربک وانحر * پھر نماز پڑھ تو یا محمد اپنے پروردگار کی بندگی میں رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے
اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمد تجھکو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالی نے بخشی ہیں
تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے خداوند کی طرف مشغول ہو اور اس کے فضل کی راہ تو اُنکو کچھ خاطر
میں نہ لا اور غمگین مت ہو * ان شانئک ہو الابتر * تحقیق دشمن تمہارا برا کہنے والا وہی
ہی دم کٹا ہوا اسکی خیر خوبی دو نو جہان کی کٹ گئی ہی اُسکی اولاد نسل نہ رہیگی اور
تمہاری اولاد ظاہر کی باطن کی تمہاری خیر خوبی بڑی بڑائی عزت عزت قیامت تک ہمیشہ
باقی رہینگی خدا تعالی کی رحمت درود اور سلام حضرت محمد رسول علیہ السلام پر اُسکی اور
ابد الاباد چلا جاویگا اُس دولت کو کبھی نقصان نہ آویگا اس سورت میں نماز پڑھنے کو اور قربانی کو
حکم فرمایا بدن کی دل کی عبادت ہی اور قربانی مال کی عبادت ہی اُس میں اشارت ہی جو تمہارے
اوپر اللہ تعالی کا بہت بڑا فضل ہی بڑا احسان ہی بہت کچھ تم کو بخشا ہی بہت نعمتیں بخشی
ہیں اُن نعمتوں کا شکر ادا کرنا اسطرح سے جو ہر طرح سے بندگی میں جو حق ہے بجا لاتے رہو
پھر اس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے واسطے رکھی ہیں بار ہیں کسی
دشمن کی بات کچھ خاطر میں نہ لاؤ ناخوش مت ہو تمہاری دولت ہمیشہ رہنے والی ہی دشمنون
کی خیر خوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب ہوئی اور اُس حکم میں نماز کی قربانی کی فضیلت بڑائی کی
طرف اشارت ہی ایسی بڑی نعمتیں جو اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو بخشی ہیں اُن نعمتوں کا بدلا شکر
احسان کا کسی طرح سے ادا نہو سکتا آپ نماز پڑھیے کہ فرمایا اُس بندگی میں اپنی نعمتوں کے شکر کا ادا

کرنے کی راہ بتائی اُس شکر کو قبول فرمایا مومن مسلمان کو چاہیئے جو حضرت پیغمبر صلعم کی متابعت
میں اپنے اُوپر اللہ تعالی کی بڑائی دن نعمتوں کو بوجھ کر شکر کی بہت بڑائی قدر بوجھے اور ادب
سے اخلاص سے فرض واجب سنت نفل نماز میں پڑھتا رہے اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر کا ادا ہونا
انہیں عملوں میں بوجھے اُنکے ثواب کی کچھ حد نہیں سب طرح کے عملوں میں اُس عمل کے کوئی برابر
عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صحیح میں عید الاضحی میں مقرر ہوئی ہی بہت بڑا ثواب لی حدیث
میں آیا ہی یہہ قربانی ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہی ہر ایک بال کے بدلے نیکی
قربانی میں ہی بکری گاے اونٹ نیکی کے عمل نامے میں لکھی جاتی ہی اور حدیث میں آیا ہی حضرت
رسول صلعم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اٹھو اپنی قربانی کے ذبح کرنے میں حاضر ہو
دیکھو پہلا قطرہ لہو کا جو قربانی سے نکلیگا اُس قطرے کے لگنے میں گناہ اگلے پچھلے بخشے جاوینگے اور کہو
* ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین * پھر اصحابوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہہ ثواب قربانی کا آپ کا خاص ہمارا اور تمہارے اہل بیت ہی کا ہی یا تمام مسلمانوں کو بھی یہی
ثواب ہی فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کریگا یہی ثواب ہی اور حدیث میں آیا ہی
اگر کوئی آدمی مسلمان بکری یا گاے عید کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اُس قربانی کے
پوست میں چمڑے میں سونا روپا بھر کر صدقہ دیوے خیرات کرے اُس خیرات کا ثواب
اُس قربانی کے ثواب کو نہیں پہنچتا اور حدیث میں آیا ہی * سمنوا ضحایاکم فانہا علی الصراط
مطایاکم * موٹا کرو اپنی قربانی کو یہہ قربانیاں آخرت میں پل صراط کے اوپر تمہاری سواری
کے گھوڑے ہو جاوینگے آسانی سے پار اُتر جاؤ گے اللہ تعالی کی نعمتیں محمد رسول علیہ السلام کے طفیل
مومنوں مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں بے نہایت ہیں کہاں تک کوئی بیان کر سکتا ہی سب کچھ
کوثر کی حقیقت ہی اللہ تعالی نے حضرت رسول اللہ علیہ السلام کو یہی اچھے فضل کرم سے بخشا ہی
اور اُن کے طفیل سے اُن کی اُمت کو بھی نصیب ملا ہی اور آخر تک ہمیشہ ملا جاویگا *
* سورہ کافرون مکی ہی چھہ آیتیں ہیں چھبیس کلمے ہیں ننانوے حرف ہیں روایت ہی ایک
کافروں کی گروہ ابو جہل عاص ولید اُمیہ حضرت عباس کی زبانی حضرت نبی صاحب کی خدمت
میں صلعم کے تمام اپنی بیوقوفی سے صلح کرنے لگے کہا یا محمد ایک برس تم ہمارے
خداؤں کی بندگی عبادت کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کرینگے اور ایک

روایت میں یہ ہے کہ جب کہ حضرت عباس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور اُن کو کہا تم جا کر کہو اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو ہماری بات قبول کریں یہ بات کہیں جو یہ بت ہماری شفاعت خدا کے پاس کر دا دینگے اور جو یہ ایک دن اُن کے معبودون کی بندگی کریں تو ہم ایک دن محمد کے معبود کی بندگی کرینگے اور جو وے ایک ہفتہ اُن کے خداوندکو پوجیں تو ہم ایک مہینے تک محمد کے خدا کو پوجینگے اور جو وے ایک مہینے تک یہ کام کرینگے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہینگے حضرت عباس نے آن کر یہ پیغام پہنچایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چپکے ہوئے اُس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالی نے یہ سورت بھیجی *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

* قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ * کہو یا محمد اُن گروہ کافرون کو یہ کہ * لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ * بندگی نہیں کی میں نے کبھی پچھلے وقتون میں اور اب بھی بندگی نہیں کرتا اُس چیز کی جس چیز کی تم بندگی کرتے ہو اُن بتون کی بندگی جو کرتے ہو میں نہ کبھی آگے کی ہی نہ ایسی کرتا ہوں * وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ * اور نہ تم پوجنے والے ہو بندگی کرنے والے ہو آگے کو اُس پاک پروردگار کی جس کی اب بندگی کرتا ہون پوجتا ہون میں * وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ * اور نہ میں پوجنے والا ہون بندگی کرنے والا ہون کبھی آگے کو جسکو پوجا تم نے جس کی بندگی کی تم نے اُن بتوں کو جو تم آگے سے پوجتے آئے ہو میں کبھی اُن کو پوجنے والا نہیں * وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ * اور نہ تم بندگی کرنے والے ہو اب بھی اور کبھی جس کی بندگی کرتا ہون میں ہر زمان ہر وقت میں * لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ * تم کو لایق ہی دین تمہارا اور مجھکو سزاوار ہی بہتر ہی دین میرا تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں میں بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑنے والا نہیں تمکو تمہارے دین کی جزا ملیگی بدلا ملیگا خواری عذاب آگ دوزخ اور مجھکو میرے دین کی جزا ملیگی بدلا پاونگا عزت دولت رحمت بہشت دیدار خدا تعالی کا اس سورت کا حکم جب جہاد کرنیکو لڑائی کرنے کو کافرون کے ساتھ مومنون کے تئین فرمایا منسوخ ہوا یہ بات کہا جو تمہارا دین تمکو ہمارا دین ہمکو موقوف ہوا حکم ہوا اللہ تعالی کا جو اُن کافرون مشرکون کو کہو ایمان لا دیں اور نہیں تو اُن کو مار ڈالو قتل کر ڈالو اور اُس آیت میں مومنوں کو یہ فائدہ ہی جو ہر طرح اپنے دین ایمان کے اوپر قایم رہے مضبوط رہے کوئی کسی طرح سے راہ سے بیراہ کیا چاہے ہرگز اُس کا تابع نہووے اُس سے بھی نکے تو پیٹے

بہ راہ چاہتا ہوں اپنی راہ دوش جاتا ہوں آئینکہ بری راہ میں کچہہ کام نہین اور آیہ سورت اوس وقت نازل ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی کبھی ہوا ے خداے تعالی کے اور کسی معبود کی پوجا نہین کی جیسے اور اصحاب مسلمان ہونے سے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت رسول اللہ صلعم اول سے آخر تک اللہ تعالی ہی کی (معرفت) رکھتے تھے خداے تعالی کی عبادت کرتے رہے اور اس سبب اللہ تعالی نے آپ کی کافرون کے جواب مین فرمایا جو آپ نے کہی ہو مین نہ آگے ایسا کام کیا ہی نہ اب کرتا ہون نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ خداے تعالی کی بندگی کرنی میرا دین ہی مین اپنے دین پر قایم ہون تم تو اور تمہارا دین اور یہہ خطاب اُن کافرون کے ساتھہ ہی جو ہمیشہ کافر رہے کبھی مسلمان نہوے اللہ تعالی مومنون مسلمانون کو اپنے رسول کے طفیل سے دین ایمان مین قایم رکھے محکم رکھے آمین آمین آمین ** ** سورہ اذا جاء مدنی ہی

اوس مین آیتین تین کلمے سترہ حروف ستتر ہین یہہ سورۃ مکہ کی فتح کے پیچھے نازل ہوئی جب دین مسلمانی کا خوب قایم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج آنے لگے مسلمان ہونے لگے اوس نعمت کی شکر گزاری کیلیے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے فرماتا ہے ** **

** بسم اللہ الرحمن الرحیم ** ** اذا جاء نصر اللہ والفتح **

جس وقت آئی یا محمد یاری دینی اور مدد خدا کی اور فتح مکے کی اور لوگون کی فتح * ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا * اور دیکھا تونے آدمیون کو داخل ہوتے ہین خدا کے دین یعنی مسلمانی مین گروہ گروہ فوج فوج بہت جتہہ * فسبح بحمد ربک * پھر اس مدد اور فتح کی شکر گذاری مین سبحان اللہ والحمد للہ کہو یا محمد پاک جانو اللہ کو جو تجہہ کہنے سے جھوٹھا وعدہ کرنے سے پاک سبہ کہو خداے تعالی کو سب عیبون سے سب نقصانون سے شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کا جو ایسی بڑی بڑی نعمتون کا دینے والا ہی ظاہر باطن کی فتح کشایش بخشنے والا ہی تم کو اور تمہاری امت کو حمد کرو ثنا صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالی کے وعدون کے سچ کرنے کے اوپر اس آیت مین اشارت ہی جو مومنون کو چاہئے اللہ تعالی کی تسبیح کے ساتھہ حمد بھی ملا دین سبحان اللہ کو الحمد للہ کے ساتھہ کہین اور دل بہہ بات جانین یقین کرین وہ پاک پروردگار تمام خلق سے بے نیاز ہی سب طرح کی غرضون حاجتون سے پاک ہی کسی بات کا محتاج نہین سب خلق کو جو پیدا نہ کرتا نہ بناتا تو اس کی خدائی مین کچھہ ایک ذرہ نقصان نہوتا اور اب چاہے تو ایک دم

بخشیں اور بخشایش مانگتے رہیں اپنا کہ حق اللہ تعالی شانہ کی بندگی کا شکر ادا کرنا کار کا ثابت نہ کرین
ہمیشہ اُس پاک پروردگار کا حق فضل کا کرم کا احسان کا جس طرح کی نعمتوں کا جان مال میں
بوجھتے رہیں اپنے دین کو درست اور مستحکم طرح سے سمجھ کر گناہوں کی معافی مانگتے رہیں آسی را دیں تو فضل
کرم کی امیدوار رہیں اور اُس صورت میں یہ اشارت ہی جو یہ مسلمانی کا دین اللہ کا دین ہی
اِس دین کو دین اللہ فرمایا یقین جانا چاہیے جو اب مقبول دین یہی دین ہی اور دین اب کوئی مقبول
نہیں جو کوئی مسلمانی کے دین میں رہ کر مسلمانی کا کام کریگا اُسی کو قبولیت خدا تعالی کی حاصل
ہوویگی سب مقصود دین کو آپ سے آپ اُمتی دین کا صاحب پہنچا دیویگا اور جو کوئی اور دین کا کام
کریگا کیسا ہی نیک ہو تو بھی پانی کے اوپر جلے بتاشیں نہ اُترے آخر کو ڈوبیگا پیچھے مکر دیگا خوار ہوویگا نامقبول
ہوویگا لیکن اُس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے محبوب کو محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی اور اُن کے طفیل سے تمام اُمت کو بخشی اُس نعمت کی شکرگزاری
سب کے اوپر لازم تھی پھر اُس نعمت کی شکرگزاری میں جو کچھ تقصیر ہو جاوے
اُس واسطے استغفار کا حکم ہوا اُس حکم میں سب کو لازم ہی جو اپنے دین ایمان کی
سلامتی کا شکر کرتے رہیں اور اُس نعمت کے شکر کرنے میں شکر حق ادا کرنے میں آپ کو
تقصیروار بوجھتے رہیں ہمیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن
کی سورتوں میں آخر نازل ہوئی ہی آخر کی سورت اُترنے میں بھی سورت ہی ابن عباس رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں جب یہ سورت اُتری پیغمبر صلعم ایک دن کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے اور فرمائے ایک
بندے کے تئیں خدا تعالی نے اختیار دیا دنیا میں رہنے کا اور وفات کا چاہے دنیا میں رہے چاہے وفات
پاوے اُس بندے نے وہ بات اختیار کی جو آپ کو حق تعالی کی طرف پہنچاوے حضرت امیر المؤمنین
ابوبکر صدیق نے سنکر اُس بات کو سمجھے جو حضرت اپنی بات فرمائے ہیں سمجھ کر جدائی یاد کرکر روئے
پھر دو برس کے پیچھے حضرت پیغمبر صلعم نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا اُن دنوں میں یہ آیت
نازل ہوئی * الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا *
اس آیت کے اُترنے میں اور وفات میں حضرت کی اسی دن کا تفاوت تھا پھر یہ آیت اُتری
* یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ * اِس آیت سے اور وفات سے پچاس دن کا
فرق تھا پھر اُس کے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی * واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ * تقوا

لڑائی کروانی مسلمانون کی باتین لگتی پھرتی یہہ بہت بری خصلت تھی جس میں یہہ خصلت بھی وہ ایسا ہی جیسے کوئی آگ جلانیکے واسطے لکڑیان ڈھونڈھ لاکر آگ مین ڈالتا جاوے آگ بھڑکاتا جاوے اسی طرح سے مرد وہ جن مین عورتین ہوتیان ہین ادہر اُدہر کی لگاکر دشمنی کی آگ آپس مین جلاتی ہین اس سبب اپنے گور مین آگ لگاتی ہین اسواسطے یہہ اُس بدبخت عورت کو * حمالة الحطب * لکڑیان ڈھونیوالی ایسی باتین کہہ فرمایا اور پھر بھی یہہ بات ہی اُس بدبخت کو اُن کامون کے سبب اُن کامون کے عذاب مین دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیان پہاڑ برابر بوجھا باندھ کر ہ آپ کے فرشتے اُس کی گردن پر پیٹھ پر رکھینگے دوزخ کی آگ مین اُس سے ڈہلاوینگے اور دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیر جن مین ستر ستر گز کی اُس کے حلق مین ڈال کر نیچے کی راہ سے نکال کر اُس کے گلے مین پھانس کر دوزخ مین گھسیٹتے پھرینگے اسی طرح سے ہمیشہ ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اُس کا گلا دبی سے گھونٹ گھونٹ کر عذاب کرینگے مومنون مسلمانون کو چاہئے جو ایسی بری خصلتون سے جو کسی مین ہووین یہہ خصلتین توبہ کرین کسی مسلمان کو آزار نہ دیوین غیبت سخن چینی چغل خوری جھوٹھ تہمت اور جو بری خوئین بد خصلتین ہین چھوڑ دیوین مسلمانی کے اچھے کام اچھی باتین اچھی نیک راہ اختیار کرین عذاب مین دوزخ کے گرفتار نہووین بہشت مین پہنچین خوبیان پاوین آرام پاوین آمین آمین آمین

* سورہ قل هو الله مکی ہی چار آیتین تعداد کلمے پندرہ سنتالیس حرف ہین تفسیرون مین لکھا ہی بعضے آدمی حضرت موسی کی اُمت یہود حضرت نبی صاحب کی خدمت مین آئے سوال کئے پوچھے اے ابو القاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی صفت کر تعریف کر ہم بوجھین سمجھین تو اُس خدا کے اوپر ایمان لاوین ہم توریت مین خدا کی صفت دیکھی ہی ہم جانتے ہین تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہی کیا پیتا ہی کاہے کا ہی کس چیز کا بنا ہی سونے کا ہی یا روپے کا ہی اُس نے کسی کی میراث پائی اُس سے کس کو میراث پہنچیگی اُس بات کے جواب مین یہہ صورت نازل ہوئی * بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ *

* قُلۡ هُوَ اللهُ اَحَدٌ * کہو یا محمد اُن لوگون کے جواب مین خدا ے تعالی کی صفت پوچھتے ہین وہ خدا ایک ہی اپنی ذات مین صفات مین اور کوئی دوسرا خدا ے تعالی سا نہین کوئی اُس کا شریک نہین نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہی نہ صفت کسی کی خدا کی سی صفت ہی * اَللهُ الصَّمَدُ * الله تعالی صمد ہی بے نیاز ہی کسی بندے کا کسی چیز کا محتاج نہین کھانے کی پینے کی اُسکو

حاجت نہین سب کو اُس کی اور سب کچھ اُس کے محتاج ہین وہم اور فہم اُنہوں کی معرفت مین اُس کی
پہنچتا نہین عقلین عاجز ہین عقل اُس کی پہچانت سی اور صفت کے کمالون کو خوبیون کو تمام پا نہین سکتی بے حد
خوبیان ہین اُس کی ذات مین بے نہایت کمال ہین اُس کی صفتون مین جتنا اُسنے آپ کو بتایا ہی
اُتنا ہی عقلون نے پایا ہی * لم یلد * نہین جنا اُسنے کسی کو کوئی اُس کا بیٹا نہین نہ عزیر علیہ السلام
جیسے یہودی نادانی سے کہتے ہین نہ عیسی علیہ السلام جیسے نصارے بھی کہتی ہین * ولم یولد * اور
نہین جنا گیا کسی کا وہ باپ یعنی پروردگار بیٹا نہین کسی کا نہ اُس کو جنا کسی نے وہ ہمیشہ آپ سے آپ ہی
نہ اُس کا کوئی ماں باپ ہی نہ کوئی اُس کا بیٹا ہی نہ جورو ہی نہ فرزند ہی سب کوئی اُس کے پیدا کیے ہوئے
ہین بنائے ہوئے بندے ہین اور جو کوئی ماں باپ جورو اور فرزند رکھتا ہی وہ خدا نہین خدائی کے لایق نہین
خدا تعالی سب طرح کے عیبون سے نقصانون سے پاک ہی * ولم یکن لہ کفوا احد * اور نہین
ہی خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا ہی بے مانند ہی ایسا ہی نہ ویسا ہی یہان ہی وہان نہین ایسی بات کو
اُس کی ذات اور صفات مین راہ نہین جو اُس سے جورو سے جفت سے پاک ہی اُس پاک خاوند
کی برابری کسی طرح کسی چیز کو سزاوار نہین اُس صورت مین تمام حقیقت توحید کی اور معرفت کی
ہی اور سب طرح کی صفتون کا بیان ہی پروردگار کی ایک صمد کے نام مین سب طرح کا بیان ہی
بے نیاز ہی وہ پروردگار ہر طرح سے جو بے نیاز ہی تو ہر طرح کے کمال اُس مین چاہئین علم حیات قدرت
سمع بصر کلام رحم کرم اور سب صفت مین اور سب خوبیان بے نیاز کو لازم ہی ہی اور جو
ایک صفت کمال کی نہووے تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا جاوے اور سب طرح کے عیبون سے پاک چاہیے
جو ایک بھی عیب ہووے تو کسی طرح کا بے نیاز نہ کہا جاوے صمد کا نام فرمایا جس مین سب طرح کی
بات ہی اور اُس صورت مین بہت بیان دلگا ہی جنت کچھ باقی بھید کی بھری ہوئی ہین
حدیث مین فرمایا ہی سورہ اخلاص کے پڑھنے کا تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہی
یعنی باہر پڑھنے مین تمام قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہی اور اُس بات کا ایک بھید یہ ہی جو
بزرگ لوگون نے ہی کہ فرمایا ہی قرآن کے سب طرح کے بھید ہزار مین بھید ہین وے کل بھید
تین قسم ہین ایک قسم بیان ہی اللہ تعالی کی معرفت کا توحید کا ثبات صفت کا ہی دوسری قسم شریعت کا
حکم احکام کا بیان ہی قصے مطالب سب اُس قسم مین داخل ہین اور تیسری قسم بیان ہی آخرت کا وعدہ
وعید بہشت دوزخ اور جو کچھ اُس جہان کی بات ہی اِن تین قسمون مین ایک قسم کی بات سورہ

مذکور توحید ہے نہ معرفت پروردگار کی اس سورۃ میں تمام ہی اسواسطے تہائی حصہ کے برابر
ہے قرآن مجید کے اس کے پڑھنے کی بڑی ثواب اور بہت فضیلت ہی حدیث میں بہت فضائل
اس سورۃ کی فرمائیں ہیں فرمایا نبی نے جو کوئی قل ہو اللہ احد ہر روز پڑھے دس بار پڑھے ایک
دس بار کے پڑھنے میں ایک محل بہشت میں پڑھنے والے کے واسطے تیار ہوتا ہی اللہ تعالی
اس سورۃ کی برکتیں ہم سبھوں کی نصیب کرے آمین آمین آمین ۔

سورۃ فلق ۲ پہر سورۃ ناس مدنی ہیں سورۃ فلق پانچ آیتیں ہیں اس کا شان نزول یہ ہیں تفسیروں
میں بیان ہی ایک یہودی تھا لبید اعصم کا بیٹا اس لبید کی تو بیٹیاں تھیں بڑی ساحر تھیں جادوگریاں
تھیں انہوں نے حضرت رسول علیہ السلام کے اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور کسی کے
اوپر ہوتا تو شتاب مرجاتا حضرت نبی صاحب کی طبیعت کے زور سے تھوڑا سا اثر ہوا بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چھ مہینے پیغمبر صاحب اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے
میں اس طرح ہوتے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہی پھر ایک دن اس طرح ہوئے جو اکثر
لیٹے رہتے اٹھنے کی طاقت کم ہو گئی پھر ایک دن حضرت فرماتے ہیں میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا
تھا جبریل علیہ السلام اور ایک فرشتہ جو اس فرشتے کو میں نے کبھی دیکھا نہیں تھا آکر جبریل
میرے سرہانے کی طرف بیٹھے اور وہ فرشتہ پائینتی کو بیٹھا اس فرشتے نے حضرت جبریل سے
پوچھا کیا ہوا ہی کیا آزار ہی ان کے تئیں جبریل نے کہا جادو کیا ہی کسی نے پھر اس فرشتے نے پوچھا
کن نے جادو کیا ہی جبریل نے کہا لبید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہی پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا
ہی کس طرح کیا ہی کس جاگہ پر کہا جبریل نے کہا حضرت کی کنگھی کرتے ہوئے دو ایک
گرے ہوئے بال رکھا تھا اس بال میں ایک صورت بنائی ہی کمان کے چلے میں اور سب کو جمع کرکر
گیارہ گرہیں دی ہیں پھر ایک کھجور کی لکڑی میں رکھ کر ذروان کوئے میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا
ہی پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا چاہئے جو یہ آزار جلد رہے جبریل علیہ السلام نے کہا کوئی آدمی وہاں
جاوے اس کوئے سے وہ سب نکال لاوے وہ گرہیں کھلیں تب چنگے ہو ویں یہ بات کہہ کر دونوں
فرشتے غائب ہو گئے حضرت پیغمبر صاحب نے یہ باتیں تمام سنیں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ کو بلا کر فرمایا اس جاگہ جا کر کوئے سے وہ سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین حکم کے موافق جاکر
وہ سب چیزیں نکال لائے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا تھا اسی طرح پایا پھر وہ گرہیں کھولنے

لگیں

لگین تہہ گرون نے بہت چاہا کہ کھلین جبرئیل علیہ السلام اُس وقت یہہ دو تعویذین لائین اللہ تعالیٰ نے
اُس بیماری کے دور ہونیکے واسطے یہہ دوا اُن بھیجی یعنی یہی دونون سورتین اُن مین گیارہ آئتین ہین
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت آیت پڑھتے تھے ہر ایک آیت کے پڑھنے مین ہر ایک
گرہ کھلتی جاتی تھی آپ کو اُس سے کھل جاتی تھی گیارہ آئتون کے پڑھنے مین گیارہ گرہین کھل گئین
اُسی وقت حضرت پیغمبر صاحب کا نام آزار جاتا رہا اس طرح معلوم ہوا جس طرح کوئی بند مین
زنجیرون مین بندھا ہوا تھا چھوٹ گیا اُن سورتون کی برکت سے سب بلائین بھاگ گئین *

* بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ *

* قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * کہو یا محمد پناہ پکڑتا ہون مین فلق کے پروردگار کی جسنے رات اندھیاری
سے صبح کا سپید نکالا اندھیارے سے اُجالا کر دیا اور ہر ایک بند کا کھولنے والا وہی ہے جو دانون سے
پیڑ بن نکالتا ہی تخم سے درخت نکالتا ہی تخم مین درخت بند ہین پھر زمین مین پڑے ہین بند ہونے ہین
درختون کو نکالتا ہی حکم سے ہر بند کا کھولنے والا ہی کھیتیان پیدا کرتا ہی ابر سے مینہ برستا ہی بند
وہان سے باران کھولتا ہی حیوان کو خلقت آدمیون کی پیدایش اول کہین بند تھی کھول دی پھر
ہر آدمی ایک وقت اپنے باپ کی پیٹھ مین بند ہی وہان سے کھول کر اُس کی ماکے پیٹ مین
پہنچاتا ہی پھر پیٹ مین بھی بند ہے ایک دن جسے اوس درجے مین لاکر باہر دنیا مین نکالتا ہی اُس قید سے
چھڑاتا ہی پھر لڑکائین مین قید مین رہتا ہی کچھ کام نہین کر سکتا قوت بخشتا ہی زور بخشتا ہی جوانی
کے درجے مین پہنچاتا ہی سب کام کے لائق کر دیتا ہی پھر اُس حال مین بھی بہت قیدون مین بند ہوتا
ہی دنیا کی حاجتون کی قید مین کھانے پینے کی ہر چیز کی حاجت مین بند پڑتا ہی پھر اُن بندون کو بھی وہ
خاوند کھول دیتا ہی سب کا کام کر دیتا ہی روزی رزق کی راہ بتا دیتا ہی ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا
دیتا ہی پھر یہہ قیدون مین بند ہی جہالت کے نادانی کے کوئی بڑا ہوا ہی اپنے پیدا کرنے والے کو روزی
دینے والے کو نہین پہچانتا ہی اُس کے اُوپر ایمان نہین لاتا ہی اُس کی بندگی نہین کر سکتا اُس راہ
کے بتانے والے جو پیغمبر ہین امام ہین پیغمبرون کے خلیفے ہین ہادی ہین پیر ہین مرشد ہین اُن کو نہین
پہچان سکتا اُن کے اُوپر ایمان نہین لا سکتا مرنے کے پیچھے کی بات سے غافل ہی آخرت کی کچھ خبر
نہین اُس جہان کا کیا بُرا ہی کیا بھلا ہی کچھ نہین سمجھتا دنیا ہی کے برے بھلے کو سمجھتا ہی دنیا کے بھلے کا
جو اپنی طبیعت کے موافق ہو دین نفس کی خوشی ہاتھ لگے وہی کام کرتا رہتا ہی یہہ قید ایسی بڑی قید

بلائین اُسی وقت نکلتی ہین جو رات بھوت ناگ بچھو سانپ بھیڑیے سب جو اندھیارے
مین وات کے ظاہر ہوتی ہین اپنا کام کرتی ہین اسی طرح جہان کہین جہالت ہی علم کا نور ایمان کا نور
نہین اور نور جس نور قرآن سے سوجھتا ہی نہین جہل کا نادانی کا بے ایمانی کا اندھیارا اُس دل
مین چھا رہا ہی ایسے ہی دلون مین ایمان اور مسلمانی کی سستی بری خوئین بد خصلتین شیطان چور وسواس
کی طرح آن کر جو کچھ تھوڑا بہت ایمان اور مسلمانی کا خزانہ ہی چرا لیجاتا ہی ہزار ہزار مکر فریب پیچ دیکر
لوٹ کھاتا ہی ایسے اندھیارے مین بُرے خطرات اور نکے سانپ بڑے خیالوں کے بچھو نکل نکل کر آدمی کی
حقیقت کو کاٹتے ہین اب دنیا مین لاکھون کروڑون آدمیون کو کچھ خبر نہین ہی آخرت مین سب درد
دکھ خرابی اور تباہی ظاہر ہوجاویگی ایسی بلاؤن سے اُن اندھیارون کی پناہ مانگتا ہون * ومن شر
النفاثات فی العقد * اور پناہ مانگتا ہون اُس خداوند کی جو کھولنیوالا ہی مبدی برائی ضرر اُن
عورتون سے جو سحر کرتی ہین جادو کرتی ہین منتر پڑھ کے پھونکتی ہین ڈورا تاگا گرہون مین
* ومن شر حاسد اذا حسد * اور پناہ مانگتا ہون پروردگار کی بدی برائی ضرر حسد کرنیوالے جادو
کرنیوالے سے جسوقت وہ اپنے حسد کو دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچانا چاہے اس صورت مین اول ہر
چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شرون کو بدیون کو خاص کیا ایک اندھیاری رات کی بدی بہت
بری ہی شر ہی اندھیاری کا اُسکی کچھ حقیقت معلوم ہوتی ہی ایسا نہین آئی کسی طرح کا اندھیارا
ہووے ہر طرح برا ہی شر ہی دوسری شرارت جادوگری کی یہ شرارت بھی بہت بری ہی
ایمان اور جادوگری آپس مین جمع نہین ہوتی بغیر بے ایمان ہوئے جادو نہین ہو سکتا جس بات سے
ایمان جاوے اُس بات کے اوپر لات مارنی خاک ڈالے اور تیسری بدی حسد ہی یہ بہت بری
بلا ہی آدمی کے درمیان مین پھیلا سب سے بہت بری خرابیان پیدا ہوتی ہین حدیث مین فرمایا ہی
* الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب * یعنے حسد کا نامحسن کسی مین ہوتا ہی اُسکو
خوار کرتا ہی جو کچھ مومن مسلمانون مین ہووے تو اُس کے نیک عملون کو اچھے کامون کو اسطرح جیسے
کھا جاتا ہی دور کرتا ہی یہ حسد جس طرح آگ لکڑیان کو کھا لیتی ہی نیست نابود کر دیتی ہی
جس کسی مین حسد ہی اُسکے نیک عملین جاتے رہتے ہین حسد نشانی ہی قیامت مین خالی ہاتھ جاتیگی
حسرت مین پشیمانی مین افسوس مین پڑینگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین حسد کفر کی
بیخ ہی کافری کی جڑ ہی اول سب گناہون مین تکبر تھا اور حسد تھا شیطان نے حضرت آدم

علیہ السلام کے اوپر تکبر کی اور حسد بھی کیا کافر ہو گیا کئی لاکھ برس کی بندگی اُسکی خاک میں مل گئی جاتی رہی مردود ہو گیا پھر دنیا میں آدمیوں میں پہلا گناہ جو پیدا ہوا حسد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دونو بھائی تھے حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے حسد کر ہابیل کو مار ڈالا کافر ہو گیا اللہ تعالی نے اُسکا ایمان گناہ کے سبب دور کر دیا مردود کر دیا حسد بری صفت بلا ہی مومنوں کو چاہیے اُن سب شرور ان بلاؤں سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتا رہے ایمان اور مسلمانی کے قایم رہنے کی فکر کرتا رہے ظاہر باطن کے گناہوں سے بچتا رہے تو امید ہی وہ پاک اپنی پناہ میں رکھے *

سورہ قل اعوذ برب الناس مدنی ہی بعضے کہتے ہیں مکی ہی چھ آیتیں ہیں بیس کلمے اناسی حرف ہیں

* قل اعوذ برب الناس *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

کہو یا محمد اور جو کوئی حضرت محمد صلعم کی اُمت میں ہیں سبکو خطاب ہی ہر ایک مومن مسلمان کو چاہیے کہے پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے پالنیوالے کی * ملک الناس * آدمیوں کے بادشاہ کی * الہ الناس * آدمیوں کے معبود کی جسکی بندگی سبکو لایق ہی معبود برحق ہی * من شر الوسواس الخناس * بدی سے شرارت سے وسوسے خطرے ڈالنے سے شیطان کے چھپ جانیوالا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے * الذی یوسوس فی صدور الناس * وہ کوئی جو خطرہ دیتا ہی وسوسہ ڈالتا ہی آدمیوں کے سینوں میں دلوں میں * من الجنۃ والناس * جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے جو کوئی اُن دونو گروہ میں شیطان ہیں خطرے میں ڈالتے ہیں راہ سے بے راہ کرتے ہیں مومنوں مسلمانوں کو بہکاتے ہیں بری باتوں میں برے خیالوں میں ڈالکر خدا کی یاد سے بندگی سے غافل کر دیتے ہیں دنیا کی باتوں میں لگا کر آخرت و آخرت کے کاموں کو بھلائے دیتے ہیں اُن سب سے اُس پاک پروردگار کی جو سب کا بادشاہ ہی معبود برحق ہی پناہ مانگتا ہوں وہی پروردگار رکھے اُن شیطانوں کی بدی برائی سے شرارت سے بچا دینیوالا ہی برے خطرات سے چھڑا دینیوالا ہی حدیث میں فرمایا ہی شیطان آدمی کے درمیان میں رگ رگ میں اسطرح پھرتا ہی جسطرح سے لہو رگ رگ میں پھرتا ہی اور فرمایا ہی خناس شیطان آدمی کے دل کے منہ پر جگہہ پکڑتا ہی بیٹھتا ہی اپنے موہنہ کو آدمی کے دل کے اوپر رکھے ہوئے رہتا برے برے خطرے دل میں ڈالا کرتا ہی بری باتیں برے خیال پہنچایا کرتا ہی اُس سبب آدمی کے دل میں آتا ہی زنا کرے حرام کرے شراب پیوے کسیکو مار ڈالے جوا کھیلے اچھی راہ نہ جاوے علم حاصل نکرے اچھی بات نہ سنے ایسی صحبت

مین جہان حرام تراووکی باتونکا چرچا ہووے وہان نہ بیٹھا جاوے تیسرے بیٹھنے والے ایسی باتین سناوے خوار کروا وے
دین دنیا کی خوبی کو بھلاوے پھر جو کیسی مومنون مسلمانون کو خدا تعالی کے ذکر کی یاد کی دولت
نعمت ملی ہی اور دل مین اخلاص سے وہ مومن یاد کرنے لگا ہی اسیوقت وہ بھاگ جاتا ہی شیطان
دور ہو جاتا ہی خدا تعالی کے سچے اخلاص یادونکے آگے شیطان کو طاقت نہین جو کھڑا ہو سکے اس پاس
نام کے ساتھ اس خبیث خناس ناپاک کو مجال نہین ٹھہر سکی جب تک مومن اخلاص سے یاد مین
رہتا ہی شیطان دور رہتا ہی اور جب یاد سے غافل ہوتا ہی اسی وقت شیطان آ چنکتا ہی اسکے دلکو
دکھاتا ہی پھر وسوسے خیال دل مین ڈالنے لگتا ہی جاہل کافر بےایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا ہی بغیر
رہتا ہی ایسے غافلونکا دل شیطان کا گھر ہی شیطانونکا گھر ہی جسطرح شیطان چاہتا ہی اپنا کام کرتا
ہی اپنا گھر وانڈہ بیار اپنا کر وہان ہمیشہ ہوتا ہی ایسے دلونکو خراب کرتا ہی نجس کرتا ہی ناپاک کرتا ہی
جس دلمین ایمان ہی اور خدا تعالی کی یاد نے اخلاص کے ساتھ جاگہ پکڑی ہی ایسے دلمین شیطانکا گذر
نہین وہ دل روشن ہی اجالا ہی تیز وہ دشمن دور سے نظر کرتا رہتا ہی دیکھتا رہتا ہی انتظار مین ہی کب
غافل ہو جاوے یاد سے کچھ نقصانی خطرہ ذرا سا خطرہ آجاوے توبھی اس دل مین جا بیٹھون شتاب دنا جو
جا بیٹھون اور اس دلکو اپنا خاص گھر کر لیون اور اس دلکو اندھیار اکر دون خرابی مین ڈالدون
شیطان مردود اسی کام مین دشمنی مین رہتا ہی پھر ایسی طرح آدمیون کی بری صحبت کی حقیقت ہی
جبکوئی مسلمان مومن کیسی صحبت مین جاتا ہی جہان اللہ تعالی کا کچھ مذکور مین ذکر نہین اور کچھ آخرکے بھلے
کی باتین نہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور راہ ور دنیا کی باتین خیر کی باتین اور دنیا کی
دے باتین جو دین کے کام آوین آخر کے کام کی باتین ہووین نہین بے فایدے باتین ہوتی ہین گپ شپ ہنسی
ٹھٹھا غیبت بدگوئی فحش بلا جھتی جھوٹ تخت کفر قریب ایسے ہمراہ دہر کے نالایق قصے ہوا کرتے ہین ایسی
صحبتین بھی بہت بری صحبتین ہین ایسی صحبتون بیٹھ جانے سے شیطان بہت خوش ہوتا ہی آپ خاطر جمع
کر کر بیٹھتا ہی جو کام اسکو کرنا چاہیئے سو بے لوگ اخطر کے آدمی آپس مین وے کام کر بیٹھے ہین غفلت کے
دروازے کھل جاتے ہین دلونکے اوپر بے ایمان اور مسلمانی کے نور چھپ جاتے ہین جہالت کا نادانی کا
اندھیار پڑ جاتا ہی اعتقاد مسلمانی کے بگڑ جاتے ہین اچھی خصلتین دور ہوتی جاتی ہین بری خصلتین دلمین
بیٹھتی جاتی ہین دل مرجاتا ہی اندھا ہو جاتا ہی خبر کی راہ گم ہوتی ہی گمراہی ہوتی جاتی ہی جو
بیٹھنے والے ایسی صحبتون کے اسی طرح کی صحبتون سے توبہ اور استغفار کر کر اٹھین تو کچھ

* * * * * خاتمۃ الطبع * * * * * *

الحمد للہ کہ اس مالک پروردگار نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اپنی
توفیق بخشی جو تفسیر خدا کی نعمت تصنیف حضرت مولانا شاہ مراد اللہ سنبھلی قدس سرہ العزیز کی
مورخہ [illegible] ماہ [illegible] بروز [illegible] سنہ ۱۲۴۲ بحکم [illegible] نصیر الدین کے اہتمام میں اور
مولوی [illegible] مولوی یوسف علی صاحب کی تصحیح سے شہر کانپور کے مطبع [illegible] میں [illegible]
گے چھاپی گئی اور حضرت قدس سرہ نے اس کی تفسیر اس خوبی سے ہندی زبان میں بیان فرمائی ہے کہ
جیسے بہتر سے بہتر کوئی ایک واعظ منبر پر بیٹھ کے وعظ کہتا ہے اور ہر ایک زن و مرد چھوٹا بڑا
بخوبی سمجھ لیتا ہے اور گرویدہ ہو جاتا ہے اور اس تفسیر کا نام نامی [illegible] خدا کی نعمت لقب
پایا اور اس تفسیر کو تفسیر فتح العزیز اور تفسیر حسینی اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کشاف کی
استعانت سے تصحیح کر کے چھپایا اور صاحبان فہیم و کرم کی خدمت میں امیدوار ہوں کہ اگر
بمقتضائے بشریت کے کہیں سہو و خطا اس عاصی سے واقع ہوا ہو بمقتضائے شرافت ذاتی بہ نیت
ثواب و ارادہ عیب پوشی [illegible] کے قلم صحت کا اس پر جاری کریں اعوذ باللہ من شر
الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس * * *

* تمام شد کار من نظام شد *